سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(منگل5، بدھ6، جمعرات7، جمعتہ المبارک8، سوموار11-اکتوبر2010)

(یوم الثلاثہ25، یوم الاربعاء26، یوم الخمیس27، یوم الجمع28شوال، یوم الاثنین
2-ذیقعد1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20:(حصہ اول):شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیسواں اجلاس

منگل،5۔اکتوبر2010

جلد 20:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5-	دعائیہ کلام ------------	12
6-	چیئرمینوں کا پینل ------------	13
	حلف	
7-	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف ------------	13
	تعزیت	
8-	سابق ممبر اسمبلی انیس الدین فاروقی (مرحوم)، سانحہ کربلا گامے شاہ لاہور کے شہداء، سیلاب سے ہلاک ہونے والوں ڈرون حملوں میں جاں بحق ہونے والوں اور اسسٹنٹ سیکرٹری پنجاب اسمبلی نعیم اختر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت ------------	14
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	21
10-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	52
11-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	82
	پوائنٹ آف آرڈر	
12-	پنجاب کے تعلیمی اداروں کو پرائیویٹ کرنے پر طلباء و اساتذہ کا احتجاج ------------	84
13-	وزارت داخلہ کا علماء کی زندگی کو خطرے سے حکومت پنجاب کو مطلع کرنا ------------	85
14-	تعلیمی اداروں میں ریشنلائزیشن پالیسی سے اساتذہ کو پریشانی کا سامنا ------------	92
15-	تعلیمی اداروں میں نئی پالیسی کے تحت کئی سال قبل بھرتی ہونے والے ہزاروں اساتذہ صرف تھرڈ ڈویژن کی بنیاد پر ترقی سے محروم ------------	95
16-	زرعی ترقیاتی بنک کی جانب سے قرضہ جات نہ ملنے کی وجہ سے پنجاب کے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا ------------	100
	تحاریک استحقاق	
17-	ڈی ایس پی شاہکوٹ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ ------------	104

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	ایس ایچ او مڈھ رانجھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ -----------	107
	تحاریک التوائے کار	
19۔	اعظم مجید میڈیکل کمپلیکس فیصل آباد کے ڈاکٹر کی غفلت اور لیبارٹری کی غلط رپورٹ سے سینکڑوں مریضوں کی جان کو خطرہ (۔۔۔جاری) -----------	110
20۔	بیرون ممالک سے ایم بی بی ایس کرنے والے اکثر طلباء یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ٹیسٹ میں فیل ہونے سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا-----------	112
21۔	جائیداد کی خرید و فروخت میں زبانی انتقالات کے طریقہ کی قباحتیں -----------	115
22۔	تحصیل بورے والا میں نصب صاف پانی کے ٹیوب ویل ٹی ایم اے کے عدم تعاون کی بناء پر چالو نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا-----------	116
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
23۔	امریکہ اور مغربی ممالک سے دہشتگردی کی جنگ میں تعاون کے باوجود سویلین نیوکلیئر انرجی اور گیس سے محروم ہونے کی بناء پر پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ -----------	119
24۔	کالاباغ ڈیم کی جلد از جلد تعمیر کا مطالبہ -----------	122
25۔	عربی زبان کو کلاس اول سے لازمی قرار دینا -----------	126
26۔	صوبہ کے شہروں اور قصبوں میں بننے والے بائی پاسوں سے ملحقہ ایریا کو کمرشلائز نہ کرنے کا مطالبہ -----------	128
27۔	صوبہ میں بی اے تک تعلیم مفت کرنے کا مطالبہ -----------	133
28۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	138
	قرارداد	
29۔	ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ میں دی گئی سزا کی پُرزور مذمت -----------	139

30۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 142

قرارداد

31۔ مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت اور آزادی کشمیر
کی تحریک کی مکمل سفارتی واخلاقی حمایت کا اعلان ------------ 143

32۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 146

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

بدھ،6۔اکتوبر 2010

جلد 20: شمارہ 2

33۔ ایجنڈا ------------ 149

34۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 151

35۔ نعت رسول مقبولﷺ ------------ 152

سوالات (محکمہ آبکاری ومحصولات)

36۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------ 153

37۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 191

تحاریک استحقاق

38۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ 217

تحاریک التوائے کار

39۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بورے والا میں میڈیکل سپیشلسٹ نہ ہونے کی وجہ
سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------ 218

40۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بورے والا کو حکومت کی منظوری
کے باوجود اپ گریڈ نہ کرنا ------------ 219

41۔ شوگر ملوں کے مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں
کو بروقت ادائیگی نہ کرنا ------------ 220

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
42۔	جڑانوالہ کے شہری صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے موذی بیماریوں میں مبتلا -----------	226
43۔	میو ہسپتال لاہور کا گیٹ بند ہونے سے لواحقین اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا -----------	227
44۔	قصابوں کی جانب سے لاہور میں مضر صحت، مردار، بیمار، کم عمر جانوروں اور پانی ملا گوشت فروخت کرنا -----------	228
45۔	شمالی لاہور میں عوام کی سہولت کے لئے روٹ جاری کرنے اور بسیں چلانے کا مطالبہ -----------	229
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
46۔	پنجاب کے امور کے متعلق پالیسی اصولوں کی پاسداری اوران پر عملدرآمد کی رپورٹ برائے سال 2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	230
47۔	پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2008 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	230
48۔	پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	231
49۔	ادارہ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	231
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
50۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2010 -----------	231
	بحث	
51۔	سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث -----------	232

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)(۔۔۔جاری)

52۔ تحاریک استحقاق بابت سال09-2008اور2010کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 257

53۔ مسودہ قانون (ترمیم)جنگلات مصدرہ2010کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فاریسٹری وفشریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 258

54۔ سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------- 258

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
55۔	19۔جولائی2010کو جاری ہونے والے اعلامیہ میں وضع کردہ مواد پر ہونے والی بحث کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	262
56۔	سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	263

جمعرات،7-اکتوبر2010

جلد 20:شمارہ 3

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	ایجنڈا -----------	284
58۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	286
59۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	287
	تعزیت	
60۔	سابق ممبر اسمبلی چودھری لیاقت علی کے والد اور ڈاکٹر ہارون الرشید کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	288

	سوالات (محکمہ امداد باہمی)	
61۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	288
62۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	327
	توجہ دلاؤنوٹس	
63۔	(کوئی توجہ دلاؤنوٹس پیش نہ ہوا) ------------	343
	تحاریک استحقاق	
64۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	343

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
65۔	سینٹ ڈینس گرلز ہائی سکول کشمیر پوائنٹ مری کو جلائے جانے سے سینکڑوں بچیوں کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	344
66۔	حکومت کی جانب سے بادشاہی مسجد لاہور سے چوری ہونے والے نعلین مبارک کی بازیابی کے لئے ٹھوس اقدامات نہ اٹھانا ------------	345
67۔	چک عمر سکھالا دھوکا (دیپالپور) میں تعینات نہری پٹواری کا پانی کی وارابندی میں من مانی سے چھوٹے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا ------------	346
68۔	میو ہسپتال لاہور کی طرح لاہور اور صوبہ کے دوسرے سرکاری ہسپتالوں میں بھی کمپیوٹر سافٹ ویئر لگانے کا مطالبہ ------------	348
69۔	پنجاب میں جنگلات حکومتی عدم توجہ کی بناء پر بُری طرح متاثر اور جنگلات کی زمینوں پر غارت گروں کا قبضہ ------------	350
	پوائنٹ آف آرڈر	
70۔	قذافی سٹیڈیم لاہور میں ٹوٹنی ٹو کرکٹ ٹورنامنٹ کے لئے گیٹ بند	

	کرنے سے ہزاروں لوگوں کا روزگار متاثر ہونے کا خدشہ ------------	352
71۔	حکومتی چیک کیش نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیداروں کو پریشانی کا سامنا ------------	356
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
72۔	مسودہ قانون انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	363
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
73۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	364
74۔	تحریک التوائے کار نمبر 117/09 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	364

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
75۔	سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	365
	جمعتہ المبارک،8۔اکتوبر2010	
	جلد 20: شمارہ 4	
76۔	ایجنڈا ------------	407
77۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	409
78۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	410
	تعزیت	
79۔	ممبر پنجاب اسمبلی جناب عامر حیات خان روکھڑی کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	411

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
80۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	411
81۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	459
	پوائنٹ آف آرڈر	
82۔	پنجاب کے تمام مزارات اور حضرت علی ہجویری رح کے مزار کی سکیورٹی بڑھانے کا مطالبہ ------------	475
83۔	شوگر ملوں کے مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی نہ کرنا ------------	479
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
84۔	تحاریک استحقاق بابت سال 09-2008 اور 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	493
85۔	مسودہ قانون (ترمیم) اریگیشن اینڈ (ڈرینج) اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2008 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	494
86۔	مسودہ قانون (ترمیم) نجی قرض دہی کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2007 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	495
87۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004 ,03-2002 ,01-2000 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں PAC-I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	496
	تحاریک استحقاق	
88۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	502

سوموار، 11-اکتوبر 2010

جلد 20: شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
89-	ایجنڈا	508
90-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	510
91-	نعت رسول مقبول ﷺ	511
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
92-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	512
93-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	552
94-	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	572
	پوائنٹ آف آرڈر	
95-	لاہور میں 8-مارچ کو بم دھماکے میں ہلاک ہونے والے عباس علی کے لواحقین کو مالی امداد کی فراہمی	573
96-	بورے والا شہر میں واٹر سپلائی سکیم میں ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی تحقیقات	573
97-	پینے کے صاف پانی والے ٹیوب ویلوں کی تشہیر کا مطالبہ	574
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
98-	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	576
99-	سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	577
	توجہ دلاؤ نوٹس	
100-	یوحنا آباد نشتر ٹاؤن لاہور کے وکرم مسیح کا دوران ڈکیتی قتل	581

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
101۔	رضامندی کی شادی کے باوجود شورکوٹ کے عمران کے خلاف مقدمہ اور اس کی فیملی پر تشدد ------------	582
	پوائنٹ آف آرڈر	
102۔	بند کئے گئے جان کی دیوی ہسپتال کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ ------------	587
103۔	پروفیسرز ایسوسی ایشن کے ممبران کی وزیر قانون سے ملاقات ------------	587
104۔	نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن کی طرف سے لاہور میں اٹھائیس کنال اراضی غبن کرنے کی کوشش ------------	588
105۔	کوٹ مومن تحصیل ہیڈکوارٹر میں ڈاکٹروں کی عدم دستیابی ------------	589
106۔	جناح ہسپتال لاہور کے ICU اور CCU کے واش رومز کی تعمیر نو ------------	590
	تحاریک استحقاق	
107۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	591
	تحاریک التوائے کار	
108۔	میو ہسپتال لاہور کی جدید پی سی آر (مشین) بند ہونے سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ٹیسٹ کروانے میں دشواری کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	592
109۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بورے والا میں میڈیکل سپیشلسٹ نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	594
110۔	میو ہسپتال لاہور کا گیٹ نمبر 4 بند ہونے کی وجہ سے لواحقین اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	594
111۔	پولیس میں بھرتی سے قبل نگرانی کا نظام رائج کرنے کی تجویز ------------	596
112۔	کورم کی نشاندہی ------------	600
113۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(87)/2010/269. Dated. 27th September, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Tuesday, 5th October, 2010 at 3.00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the SALMAAN TASEER
27th September, 2010. GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،5۔اکتوبر2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور دعائیہ کلام

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(منگل20۔جولائی2010کی نشست کے دوران زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

رانا محمد افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت War on Terror پر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ جو تعاون کر رہی ہے، اس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو40۔ارب ڈالر سے زیادہ نقصان ہو چکا ہے اور ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پاکستان کو اپنی Energy کی ضرورت میں امریکہ اور مغربی طاقتوں سے اسی طرح کا تعاون حاصل کرنا چاہئے جو وہ ہم سے War on Terror پر حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس ابھی تک ہمارے تمام راستے بند کئے گئے ہیں۔ ہمیں سویلین نیوکلیئر انرجی سے محروم رکھا جا رہا ہے اور اب امریکی Sanctions کے ذریعہ پاکستان کی ایران کے ساتھ Gas ڈیل کو بھی پابندیوں کی زد میں لایا جا رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پاکستان کی قومی سلامتی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اہم موضوع سمیت حکومتِ امریکہ سے تمام شعبوں میں اپنے تعلقات Review کرے اور پاکستان کی معیشت اور بنیادی اہمیت کے معاملات بالخصوص ہر قسم کی Energy کی

ضروریات کو اپنی خارجہ پالیسی کا اولین مقصد بنا کر نئے سرے سے مذاکرات کئے جائیں اور اپنا حق حاصل کیا جائے۔ گیس ڈیل اور Civilian Nuclear Power پر ہر قسم کی پابندی کو ختم کروایا جائے۔

4

(موجودہ قراردادیں)

1. ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹرز اور اساتذہ کو دوران ڈیوٹی، سرکاری فرائض بطور طریق احسن انجام دینے کے لئے ہر قسم کا تحفظ، اعتماد اور ماحول دیا جائے۔ اگر کوئی فرد /افراد ڈاکٹرز اور اساتذہ کو دوران ڈیوٹی ہراساں کرتا ہے، ڈراتا ہے، دھمکاتا ہے یا ان پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے یا تشدد کرتا ہے تو اس کے خلاف فوری کارروائی کا اہتمام کیا جائے۔

2. چودھری ظہیر الدین خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ماہرین کے مطابق کالا باغ ڈیم کا بنانا چونکہ قابل عمل اور پورے پاکستان کے لئے سود مند ہے اس لئے اس کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے کے لئے چاروں صوبوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کرے۔

3. ملک محمد جاوید اقبال اعوان: یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عربی زبان کو کلاس اول سے لازمی قرار دیا جائے۔

4. جناب طاہر اقبال چودھری: اس ایوان کی رائے ہے کہ آئندہ صوبہ پنجاب کے اندر بننے والے شہروں اور قصبوں کے bypasses کو Limited Access Road کے طور پر declare کیا جائے اور ان کو Commercialize نہ کیا جائے۔ نیز جو bypasses بن چکے ہیں ان کے ساتھ ساتھ 220 فٹ تک کسی قسم کی عمارت بنانے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ bypasses پر ٹریفک کے smooth flow کو یقینی بنایا جاسکے۔

5. سیدہ ماجدہ زیدی: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ میں طلباء طالبات کے لئے بی اے تک مفت تعلیم کا اہتمام کرے۔

5ء

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	رانا محمد افضل خان	ایم پی اے، پی پی۔66
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف	ایم پی اے، پی پی۔138
3۔	ملک محمد عباس راں	ایم پی اے، پی پی۔201
4۔	محترمہ انبساط حامد	ایم پی اے، ڈبلیو۔359

3۔ کابینہ

1۔ راجہ ریاض احمد : سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*

2۔ محترمہ نیلم جبار چودھری : وزیر بہبود آبادی

3۔ جناب تنویر اشرف کائرہ : وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

4۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک،
صنعتیں*

5۔ جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وانسانی وسائل

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔اکتوبر تا 22۔اکتوبر 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29۔جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔اکتوبر تا 22۔اکتوبر 2010) تفویض کیا گیا۔

6

6۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف اور
بیت المال*

7۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ وعشر

8۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو
سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی
گیری و
جنگلی حیات اور سیاحت وترقی
تفریحی
مقامات

9۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت وسرمایہ کاری

10۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

11۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی
خواتین
اور سماجی بہبود*

12۔ راناثناءاللہ خان : وزیر قانون وپارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*

ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی،

داخلہ، پبلک

پراسیکیوشن*اور مواصلات و

تعمیرات*

13۔ جناب تنویر الاسلام : وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت

14۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و

سکول ایجوکیشن، خواندگی و

غیر رسمی بنیادی تعلیم،

ٹرانسپورٹ*

15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16۔ حاجی محمد اسحاق : وزیر مال و بحالی اور کالونیز

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔اکتوبر تا 22۔اکتوبر 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29۔جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔اکتوبر تا 22۔اکتوبر 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 21,23۔جولائی 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔اکتوبر تا 22۔اکتوبر 2010) تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ طارق کیانی : محنت

2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر	:	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
5۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اوربیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
7۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
13۔	رانا مبشر اقبال	:	
14۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی	:	
16۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
17۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

18۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
20۔	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات
21۔	جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
25۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔	چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)	:	
29۔	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔	محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
32۔	محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت و امور نوجوانان

34۔ محترمہ فائزہ احمد ملک : آبپاشی وقوت برقی

35۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل،5-اکتوبر2010

(یوم الثلاثہ،25-شوال المعظم1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

سُوْرَةُ الْبَقَرَة آیات155 تا157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔(155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157)

وماعلینا الاالبلاغo

حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے دعائیہ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

دعائیہ کلام

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
عطا کر علی کی ولائیت کا صدقہ
کرم کر دے زہرا کی چادر کا صدقہ
رحم کر نبی ﷺ کے نواسوں کا صدقہ
بس اتنی سی تجھ سے دعا مانگتا ہوں
جو کمزور ہیں ان کو قوت عطا کر
جو مفلس ہیں ان کو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا کر
مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں
الٰہی ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں کو ہم سے بہت دور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں
کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب، مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔ رانا محمد افضل خان ایم پی اے پی پی۔66

2۔ ڈاکٹر اسد اشرف ایم پی اے پی پی۔138

3۔ ملک محمد عباس راں ایم پی اے پی پی۔201

4۔ محترمہ انبساط حامد ایم پی اے ڈبلیو۔359

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ تین نومنتخب ممبران ملک غلام رضا، پی پی۔13، جناب اعجاز احمد کاہلوں پی پی۔34، محترمہ حمیرہ اویس شاہد، ڈبلیو۔361 حلف لینے کے لئے چیمبر میں تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ حلف لینے کے لئے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے تینوں نومنتخب ممبران اسمبلی سے حلف لیا)

جناب سپیکر: آپ تمام ممبران کو میری طرف سے اور ہاؤس کی طرف سے مبارک ہو۔ اب آپ اپنے sign کرنے کے لئے table پر تشریف لائیے گا۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبران اسمبلی حلف کے رجسٹر پر دستخط کرنے کے بعد جناب سپیکر سے گلے ملے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ ساجدہ میر صاحبہ!

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی انیس الدین فاروقی (مرحوم) سانحہ کربلا گامے شاہ لاہور کے شہداء، سیلاب سے ہلاک ہونے والوں ڈرون حملوں میں جاں بحق ہونے والوں اور اسسٹنٹ سیکرٹری پنجاب اسمبلی نعیم اختر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہماری ساتھی ایم پی اے محترمہ آصفہ فاروقی جن کا تعلق جھنگ سے ہے، ان کے بھائی انیس الدین فاروقی سابق ایم پی اے کا انتقال ہوا، 21۔رمضان المبارک کو ہونے والے سانحہ کربلا گامے شاہ کے شہداء اور سیلاب سے ہلاک ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب اور پورے پاکستان میں جو افراد سیلاب کی وجہ سے جاں بحق ہوئے ان کے لئے اور ہمارے ایک اسسٹنٹ سیکرٹری نعیم اختر ہیں ان کی والدہ ماجدہ کا بھی انتقال ہوا ہے، ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ڈرون حملوں میں ہلاک ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ کے بھائی کے لئے، سیلاب کی وجہ سے اس دنیا سے رخصت ہونے والوں اور ڈرون حملوں میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم غلام رضا صاحب، محترم جناب اعجاز احمد کاہلوں اور محترمہ حمیرا اویس شاہد کو اپنی جانب سے اور اپنی پارلیمانی پارٹی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان ممبران کی آراء سے یہ معزز ایوان مستفید ہو گا۔ ان ممبران کا منتخب ہو کر اس معزز ایوان کی زینت بننے سے اور ان کی قابلیت سے ایوان کے کام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! میں آج ہی کے دن اسی حوالے سے اس بات پر بھی جناب عارف نظامی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے پرنٹ میڈیا میں آج ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے کہ آج ایک

نئے اخبار "Pakistan Today" کا آغاز کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح سے حمید نظامی صاحب نے قائداعظم کے حکم پر اخبار "نوائے وقت" کا اجراء کیا۔ "نوائے وقت" نے پاکستان کی تخلیق میں اور بعد میں ہمیشہ جمہوری روایات کو پیش نظر رکھا۔ مجید نظامی صاحب اور عارف نظامی صاحب نے اس مشن کو بہت ہی اچھے انداز میں آگے بڑھایا کہ آج انہوں نے ایک نئے اخبار کا اجراء کیا ہے۔ میں اس ہاؤس کی جانب سے انہیں مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کی یہ کاوش جمہوری روایات کو آگے بڑھانے کے لئے اور Rule of Law کو آگے بڑھانے کے لئے مؤثر ثابت ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب غلام رضا صاحب، چودھری اعجاز کاہلوں اور محترمہ حمیرا اویس شاہد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس کے ممبران بنے ہیں۔ میں خاص طور پر اعجاز کاہلوں صاحب کی بات کرتا ہوں کہ جو آزاد منتخب ہوئے اور بعد میں انہوں نے جناب آصف علی زرداری صاحب اور وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ میں اپنی طرف سے، اپنی پارلیمانی پارٹی کی طرف سے اور اپنی قیادت کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ جو ہماری طرف انگلیاں اٹھاتے تھے، وہ لوگ جو پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، وہ لوگ جو آمروں کے ساتھی ہیں، وہ لوگ جو آمروں کے کندھوں پر بیٹھ کر اس ایوان میں آتے ہیں اور وہ لوگ جو رات کے اندھیروں میں ڈاکا ڈال کر جمہوریت کو ختم کرتے ہیں میں ان لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اس ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے جس کو چاروں صوبوں میں عوام کی حمایت حاصل ہے۔ یہ کل کمزور تھی نہ یہ آج کمزور ہے اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی اس کا ستارہ آسمانوں پر چمکتا رہے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف سازشیں کرنے والو! دیکھ لو آج بھی آزاد لوگ جیت کر پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف آ رہے ہیں اور کہیں نہیں جا رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام میں آج بھی ہماری پارٹی زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گی۔ ان لوگوں کو، بے چاروں کو اور ان یتیموں کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اب آپ کی باری کبھی نہیں آنی۔ اس پرویز مشرف کو جو اس ملک کا غدار ہے، جو اس ملک کو تباہ کرنے والا ہے، جو جمہوریت کا قاتل ہے، جس نے اس ملک کے بچوں کو یتیم کیا، جس نے اس ملک کی بچیوں کو باہر کے ملکوں کو دیا، اس بے غیرت کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم پاکستان نہیں آ سکتے۔ پاکستان میں انشاء اللہ تعالیٰ جمہوریت رہے گی، یہاں

جمہوریت کی شمع روشن رہے گی۔ میں ان لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں جمہوریت ختم نہیں ہو گی، یہاں جمہوریت رہے گی، یہاں جمہوری ادارے رہیں گے، یہاں جمہوریت کو ماننے والے رہیں گے، یہاں جمہوریت پر یقین رکھنے والے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ آصف علی زرداری صاحب، وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی کی قیادت میں جمہوریت کا جہاز چلتا رہے گا، اڑتا رہے گا اور آسمانوں تک جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ایک ایم پی اے ساتھی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور یہاں سہولیات بہت کم ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ وقفہ سوالات شروع کیا جائے اور جن لوگوں کا ذکر راجہ صاحب نے کیا ہے اُن لوگوں کو ٹائم نہ دیا جائے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! نہیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں ان کو سب کی طرف سے مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہمارے قائد حزب اختلاف مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بات کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں ان کو ٹائم دیتا ہوں پہلے میری بات تو سن لیں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سوہل صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کی بات سنتا ہوں لیکن ابھی مجھے بات کرنے دیں۔ تمام ممبران تشریف رکھیں قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں ان کی پہلے بات سننے دیں۔ جی، چودھری صاحب! صرف مبارکباد کی حد تک ہی رہئے گا، باقی معاملات کو چھوڑیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے نومنتخب ساتھی حمیرا اویس صاحبہ، غلام رضا صاحب اور اعجاز کاہلوں صاحب کو حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اتحادی حکومت تین بجٹ استعمال کر چکی ہے اس لئے بہت مشکل وقت میں انہوں نے حلف اٹھایا ہے۔ انہوں نے آج حلف یہ بھی اٹھایا ہے کہ وہ ہمیشہ سچ کا ساتھ دیں گے، اس صوبے کے عوام کے لئے کام کریں گے اور Rules and Regulations کو بھی obey کریں گے۔ میں اپنے تینوں ساتھیوں سے یہی گزارش کروں گا کہ اپنے حلف کی پاسداری کرنی ہے باقی جذباتی باتیں تو ہوتی رہتی ہیں اور لوگ کرتے بھی ہیں۔ میں صرف مبارکباد دینے کی حد تک یہ گزارش کرتا ہوں کہ ایک طرف اداروں کی شکست و ریخت کا دور گزر رہا ہے اور ایک طرف سیلاب کی تباہ کاریوں کے ساتھ ساتھ ہر شخص اس وقت سڑکوں پر ہے۔ کیا ڈاکٹر، کیا وکیل، کیا جج، کیا کلرک بلکہ سب لوگ سڑکوں پر ہیں۔ اس ابتلا کے زمانے میں آج یہ تینوں ہمارے ساتھی آئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب و کامران کرے۔ خدا حافظ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد یٰسین سوہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ مجھے ان کو ٹائم دینے دیں جو آج پہلے دن ہمارے اس ہاؤس کے معزز ممبر تشریف لائے ہیں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: سوہل صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔ اس طرح بات ٹھیک نہیں لگے گی۔

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب سپیکر! ایک منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یسٰین سوہل: جناب سپیکر! ہمارے ایک ایم پی اے ذوالقرنین ساہی صاحب کو heart attack ہوا ہے ان کو ہم ہسپتال لے کر گئے ہیں۔ میں آپ کے علم میں صرف یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جس ایمبولنس میں ہم گئے ہیں اس کا horn ہے، hooter ہے، AC ہے اور نہ ہی ہمیں کوئی سٹریچر ملا ہے۔ جس طرح ہم ان کو ہسپتال لے کر گئے ہیں ہمیں اس کا پتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جان بچالی ہے لیکن اگر ان کو کچھ ہو جاتا تو میں یہ سمجھتا کہ آج اس ایمبولنس کی وجہ سے ہونا تھا۔ خدا کے لئے، خدا کے لئے اس کا notice لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو note کیا جائے اور فوری action لیا جائے۔

جناب محمد یسٰین سوہل: جناب سپیکر! notice لینے کے ساتھ ڈاکٹر صاحب سے بھی پوچھیں کہ انہوں نے ایمبولنس خراب کیوں رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ اب ٹھیک ہیں۔ نئے آنے والے معزز ممبران سے میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ کوئی بات کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ جی، پہلے کون شروع کریں گے؟

ملک غلام رضا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اس معزز ایوان میں بیٹھے تمام منسٹر صاحبان، ایم پی اے صاحبان، معزز خواتین اور جتنے بھی لوگ جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے ان سب کو سلام اور خیر سگالی کا جذبہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب اور اپنے حلقے کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح میرے قائدین نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا انشاء اللہ تعالیٰ ان کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔ چونکہ آج کے اجلاس میں میری پہلی حاضری ہے لیکن دکھ کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ اتنے بڑے ہاؤس میں معزز ممبران اسمبلی ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا بھی حوصلہ پیدا کریں، تعمیری تنقید کریں اور ضرور کریں۔ میں اپنی طرف سے اپنے تمام دوستوں اور ممبران اسمبلی کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہمیشہ اچھے سے اچھا تعاون ہوگا اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خدمت کروں گا۔ شکریہ

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ محترمہ! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ میں نے floor نو منتخب ممبر کو دے دیا ہے۔ کاہلوں صاحب! آپ بولیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قابل احترام جناب سپیکر رانا اقبال صاحب، انتہائی قابل احترام سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب اور تمام معزز ممبران! السلام و علیکم۔

جناب سپیکر: و علیکم السلام۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آج اپنے سرگودھا کی غیور عوام کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے باوجود اس کے کہ پنجاب حکومت نے جو روّیہ، جو پالیسی، سرگودھا میں وزراء کی فوج کا ردعمل، سرکاری مشینری کا استعمال اور دھاندلی کے تمام plans کو رد کرتے ہوئے مجھے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان میں پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی چیئرمین شہید ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ شہید بے نظیر بھٹو کے جمہوری استحکام، ان کی ملک و قوم کی خدمت اور ان کی جانوں کے نذرانوں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں عزت مآب صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب، عزت مآب جناب یوسف رضا گیلانی صاحب، پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام قائدین اور ان کے vision کو بروئے کار لاؤں گا۔ میں پاکستان میں اپنے ملک و قوم کی خدمت کروں گا، انشاء اللہ اپنے سرگودھا کے غیور عوام کے ہمیشہ ساتھ رہوں گا اور ان کی خدمت بھی بجالاؤں گا۔ آج پاکستان پیپلز پارٹی میں شامل ہو کر میں نے ایک ضمیر کا فیصلہ کیا ہے اور مجھے اپنے صدر، وزیراعظم اور اپنے قائدین پر پورا اعتماد ہے۔ آخر پر میں تمام بھائیوں کا انتہائی مشکور ہوں کہ مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، حمیرا اویس شاہد صاحبہ!

محترمہ حمیرا اویس شاہد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اقتدار صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ "جو دروازہ میں بند کر دوں وہ کوئی کھول نہیں سکتا اور جو میں کھول دوں اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔" اس کے بعد میں اس ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں یہاں پر میرے بہن بھائی بیٹھے ہیں اور political لیڈر شپ جن کی وجہ سے میں یہاں پر ہوں۔ میں آپ کو کچھ سال پیچھے اپنے پرانے tenure میں لے کر جانا چاہوں گی کہ:

I am extremely and immensely proud of the fact

کہ اس ایوان نے یہ precedent set کیا تھا۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: No cross talk منڈا صاحب! آپ ایسی باتیں نہ کریں اور تشریف رکھیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! اگر سمجھ نہیں آ رہا تو میں repeat کر دیتی ہوں اور اپنے معزز بھائی سے یہ کہنا چاہوں گی کہ اس ایوان کو ایک fish market بنانے کی بجائے ہم قائداعظم صاحب جو اس ملک کے لیڈر اور ایک silent spectator ہیں کی تصویر کی طرف دیکھیں کہ اب تک ہم نے ان کی visions پر کیا implement کیا، کیا ہم نے اپنی ذمہ داریاں اس طرح نبھائیں جیسے کہ نبھانی چاہیئں اور کیا ہم اس طرح کارآمد ہیں کہ نہیں ہیں؟ میری یہ دعا ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اس چیز کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے pride اس چیز کی ہے کہ میں نے پچھلے tenure میں ایک Bill move کیا تھا جو کہ probably historical event کے حساب سے چار سال کمیٹیوں میں رہا، اس کی اٹھائیس میٹنگز ہوئیں اور بارہ دفعہ اس ایوان سے توسیع لی گئی اور جب وہ اس ایوان میں پیش کیا گیا تو اس ایوان نے پارٹی politics سے بالاتر ہو کر اپنے conscious پر اسے ووٹ دیا۔ اسی پارٹی نے عوام کیا، عوام کے مسئلوں کو اہمیت دی اور اپنے personal differences کو defuse کیا اور میں اس چیز کو acknowledge کرتی ہوں نہ کہ میں اپنی credibility یا اپنی credentials یہاں پر گنوا رہی ہوں۔ میں اس کا credit اس ایوان کو دیتی ہوں اور I am extremely proud of the fact کہ ایک پرائیویٹ ممبر نے اس ایوان کی مدد سے اس چیز کو history بنایا کہ اس ایوان پر میری dependency تھی اور انہوں نے یہ history بنائی تو میری دعا ہے کہ ہم سب اپنے ذاتی differences اور پارٹی differences سے اوپر جا کر اس طرح کے precedents set اور کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب میری بات غور سے سنیں کہ میں آپ تمام سے ملتمس ہوں کہ ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہونے والے فیصلوں کے مطابق وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا، تین سے زیادہ ضمنی سوالات نہیں ہوں گے۔ محرک اپنا سوال کرے گا اور وہ دوسرا ضمنی سوال کرے گا اور تیسرا سوال میں جسے اجازت دوں وہ کر سکے گا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا تو آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے چونکہ ابھی وقفہ سوالات شروع نہیں ہوا تو میں نے آپ سے پچھلے اجلاس میں بھی التجاء کی تھی اور آج بھی آپ نے مہربانی کی ہے تو میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں پنجابیوں کے قتل عام ہوتے ہوئے کیا اس اسمبلی کا کوئی اور اس سے زیادہ ضروری کام ہے کہ اس پر توجہ دی جائے؟ پنجابیوں کی املاک لوٹی جا رہی ہیں اور انہیں قتل کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کا نوٹس وہاں کے وزیراعلیٰ نے خود لے لیا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کوئی نوٹس نہیں لے رہا۔۔۔

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مال و کالونیز کے سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں۔ آج کا پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1103 ہے۔

12½ ایکڑ زمین الاٹ کرنے کی تفصیلات

*1103: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 سے 2007 تک محکمہ کالونیز کی اراضی 12½ ایکڑ کے حساب سے مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کالونیز کی اراضی اب بھی تقسیم کی جا رہی ہے؟

(ج) اگر درج بالا سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کس criteria اور policy کے تحت محکمہ کالونیز کی زمینیں ½12 ایکڑ کے حساب سے تقسیم کی گئی ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):

(الف) حکومت پنجاب نے یکم ستمبر 2003 کو کالونی اضلاع میں وزیر اعلیٰ سکیم برائے بے زمین شروع کی جس میں بے زمین مزارعان یا 4۔ایکڑ سے کم کے مالکان کو ½12 ایکڑ الاٹ کی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔5۔2004 دی تھی اور اس تاریخ کے بعد درخواستوں کی وصولی نہیں کی گئی۔

(ج) یکم ستمبر 2003 کی پالیسی کے تحت الاٹمنٹ کی گئی ہے اور اس سکیم کا نام "Land for Landless Tenants" ہے۔

میاں نصیر احمد: میرا سوال تھا کہ 2002 سے 2007 تک محکمہ کالونیز کی اراضی تقریباً بارہ ایکڑ کے حساب سے مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ یکم ستمبر 2003 کو ایک سکیم کا آغاز ہوا تھا اور تقریباً چھ ماہ یہ سکیم چلتی رہی اور پھر اس سکیم کو بند کر دیا گیا۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ چھ مہینے کے بعد اس سکیم کو بند کیا گیا تو کیا اس کے بعد پنجاب کی اراضی ختم ہو گئی تھی یا اس کو لینے والے tenants ختم ہو گئے تھے، یہ سکیم کیوں بند کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ سکیم کیوں بند ہوئی اور کیا لینے والے ختم ہو گئے تھے یا زمین ختم ہو گئی تھی؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): شکریہ۔ جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ نے یہ زمین الاٹ کی اور پھر اسی نے یہ سکیم چھ ماہ بعد ختم کر دی تھی اور اس کے بعد یکم ستمبر 2010 کو دوبارہ یہ سکیم شروع ہوئی ہے جس میں مختلف اضلاع میں کالونی ڈسٹرکٹ میں یہ زمین الاٹ کی جا رہی ہے اور الاٹ ہو بھی چکی ہے جس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جز (ج) میں میرا سوال تھا کہ اگر یہ جواب ہاں میں ہے تو یہ کس criteria اور پالیسی کے تحت چھ مہینے کے اندر زمین الاٹ کی گئی تھی اور اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔ مجھے جواب بتایا گیا ہے کہ اس سکیم کا نام land for landless tenants ہے۔ میں نے سوال میں پالیسی اور criteria کی تفصیل پوچھنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے اندر tenants بتائے گئے ہیں، شہر بتایا گیا، جگہ بتائی گئی اور جگہ کا status بھی نہیں بتایا گیا۔ میں نے سوال کیا ہے کہ مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے کہ وہ کس طرح کے tenants تھے اور وہ کون لوگ تھے جنہیں یہ زمین دی گئی ہے تو وہ list اس ایوان کے اندر کیوں نہیں دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جو بھی landless چار ایکڑ سے کم زمین کا مالک ہو، اسی ضلع اور تحصیل سے اس کا تعلق ہو، اس کو زمین آبادکاری کے سلسلہ میں الاٹ کی جاتی ہے۔ یہی ایک پالیسی ہے جس کے تحت اب یہ زمین دی جا رہی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے پالیسی پوچھی ہے یہ اس کی تفصیل بتا دیں۔ جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ land for landless tenants یہ کیا ہے؟ tenants کا پتا ہے، جگہ کا اور نہ ہی شہر کا پتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! نقل موجود ہے اور ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔ جو بے زمین ہو، مزارع ہو اور پچھلے پانچ سال سے زمین کاشت کرتا ہو، چار ایکڑ سے کم کا مالک ہو تو اسے زمین الاٹ کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے criteria بتا دیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کرنے کا مقصد یہی تھا کہ چھ مہینے کے اندر جن لوگوں نے اس سکیم سے ہاتھ رنگے ہیں ان کے نام اس ایوان کے اندر آنے چاہئیں تھے اور جب میں نے سوال کے اندر پوچھا ہے کہ criteria اور پالیسی کیا ہے اور اس کی تفصیل بیان کی جائے تو کیا یہ تفصیل ہے کہ land for landless tenants? یہ جس شہر میں کی گئی اس شہر کا نام، کس tenant کو دی گئی اس کا نام، کتنی land الاٹ گئی اس land کی تفصیل ہونی چاہئے تھی لیکن اس میں ایک بھی ایسی چیز بیان نہیں کی گئی۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دانستہ طور پر اس طرح کا جواب دیا گیا ہے اس لئے اگر جناب منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی تفصیل ان کے پاس ہے تو اگلے محکمہ کالونیز کا جب دن آئے گا تو اس میں وہ تفصیل ایوان کے اندر پیش کریں۔

جناب سپیکر: چاہئے تو یہ تھا کہ ایوان کی میز پر سوال کا جواب مکمل طور پر رکھ دیتے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا وہ جواب دے دیا گیا ہے لیکن ان کی تفصیل یہاں ایوان کی میز پر لانا تو ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ کچھ اور دیکھنا چاہتے ہیں تو ریکارڈ میں دکھا دیا جائے گا۔ لاکھوں ایکڑز مین ہے ان کا ریکارڈ کیسے لایا جائے گا یہ ممکن نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! دو سال پہلے ایک سوال ہوا اور سوال میں واضح طور پر پالیسی، criteria اور تفصیل پوچھی گئی۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ اگر انہوں نے یہ الاٹ بھی نہیں کی اور ان کو ان کے بارے میں کچھ پتا بھی نہیں ہے تو پھر یہ سوال دو سال تک کہاں پر گردش کرتا رہا اگر یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ چھ ماہ میں کتنی land، کس شہر کی land اور کس کو دی گئی ہے؟ اس کے لئے اگر ان کو ٹائم چاہئے تو کم از کم یہ یہاں promise کریں کہ اسی ایوان میں تفصیل دیں گے۔ میں نے ان کے آفس میں یہ لسٹ لینے کے لئے نہیں جانا، اسی ایوان کے اندر مجھے یہ لسٹ چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی تفصیل آپ ایوان کی میز پر لائیں، آپ کو لانی پڑے گی۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جو موجودہ زمینیں دی گئی ہیں اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: وہ تفصیل آپ دے دیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! تمام زمینیں حکومت پنجاب کی ملکیت تھیں جو پٹہ اور لیز پر دی جاتی ہیں۔

میاں محمد نصیر: سابقہ لسٹ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس کیوں نہیں ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو موجود ہے لیکن انہوں نے ایوان میں منگوائی ہے اور نہ اس جواب میں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر وہ لسٹ پیش کر دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ وہ لسٹ یہاں پیش کر دیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ستمبر میں یہ سکیم دوبارہ چل پڑی ہے۔ میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سکیم دوبارہ چل پڑی ہے تو یہ تمام properties auction میں کیوں نہیں آتیں، اس کو discretion پر کیوں رکھا گیا، میں پہلے بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ کالونیز کی زمین میں گڑ بڑ ہوئی ہے ان سے یہ پوچھا جائے کہ یہ اس کو auction میں کیوں نہیں لا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے کہا ہے کہ یہ ویسے discretion ہے کہ اسے الاٹ کر دیں۔ ان کے علم میں ہے اور ہاؤس کے علم میں ہے کہ جتنی زمینیں بھی پٹہ پر دی جا رہی ہیں اس کی مسجد میں بیٹھ کر نیلامی ہو رہی ہے اور ڈی ڈی او (آر) خود جا کر وہاں پر نیلام کروا رہے ہیں۔ ان کی باقاعدہ ویڈیوز بھی بنی ہوئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا یہ کیا argument ہے کہ مسجد میں ہوتا ہے، کیا مسجد میں سارے کام صحیح ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم صحیح طریقے سے دے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! اس کا اخبار میں auction آنا چاہئے اور اس auction کے تحت باقاعدہ ساٹھ دنوں کا period دیں۔ یہ اس کو باقاعدہ طور پر auction میں لائیں۔ تمام زکوٰۃ کمیٹیاں مسجد میں بنتی ہیں کیا سب میں صحیح کام ہو رہا ہے، یہ کیا argument ہے؟

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2457 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع قصور میں سرکاری اراضی کی تفصیلات

*2457: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کتنی ہے؟

(ب) ضلع قصور میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع قصور میں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کو لیز پر دی گئی؟

(د) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع قصور میں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کو الاٹ کی گئی؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) قصور کی رپورٹ کے مطابق ضلع قصور میں حکومت پنجاب کی کل ملکیت اراضی 60342 کنال 15 مرلے ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں سرکاری اراضی کی موضع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ سال 2003 سے پٹہ داری پر پابندی ہے اس لئے کسی شخص کو بھی ضلع قصور میں سرکاری اراضی لیز پر نہ دی گئی ہے۔

(د) ضلع قصور میں پچھلے پانچ سالوں میں تین فوجی افسران کو موضع رکھ بت تحصیل کوٹ رادھا کشن میں سرکاری رقبہ الاٹ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں سوال کیا تھا کہ ضلع قصور میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں ہے اور کتنی ہے؟ اس میں مجھے جو لسٹ فراہم کی گئی ہے اس میں کئی موضع جات ایسے ہیں جن کی تفصیل مجھے فراہم نہیں کی گئی۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں جن تین فوجی افسران کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان کو زمین الاٹ کی گئی ہے تو وہ زمین کس criteria کے تحت الاٹ کی گئی اور کس رقم کے عوض دی گئی نیز حکومت کو اس سے کیا آمدن ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میرے پاس جو تفصیل جواب کے مطابق ہے اس میں ضلع قصور کی تینوں تحصیلوں چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن کی تفصیل موجود ہے وہ ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے اور میرے پاس سے بھی وہ دیکھ سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس تفصیل موجود ہے تو یہ مجھے موضع ٹھاکرہ کی تفصیل دے دیں اور یہ ضلع قصور کی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو بتائیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! تحصیل قصور کے تمام موضع جات کی تفصیل موجود ہے اور میں ان کو دے دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ شاہ صاحب! ضمنی سوال ادھر سے آئے گا آپ کی طرف سے نہیں آئے گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے اس کے ساتھ ہی یہ سوال کیا تھا کہ جز (د) میں جن فوجی افسران کو زمین الاٹ کی گئی وہ کس criteria کے تحت الاٹ کی گئی تھی، کتنی رقم کے عوض دی گئی تھی اور حکومت کو اس سے کیا آمدن ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جز (د) میں اس کا جواب دیا تو ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! انہوں نے صرف یہ جواب دیا ہے کہ تین افسران کو دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ پانچ سالہ سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ہے اور 4404 کنال چار مرلہ اراضی تنتالیس افراد کو لیز پر دی گئی ہے جس پر 2 کروڑ 32 لاکھ 33 ہزار 405 روپے وصول کئے گئے ہیں جو میرے پاس ریکارڈ میں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال آپ پوچھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! مجھ پر کوئی دھونس تو نہیں ہے کہ آپ ضرور کہیں گے کہ میں پوچھوں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: مغرب کی نماز کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ 6 بج کر 10 منٹ پر دوبارہ اجلاس کی کارروائی شروع ہو گی۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 8 بج کر 13 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہاں ہیں؟

جناب سپیکر: تھوڑا سا انتظار کیجئے۔ منسٹر صاحب آ رہے ہیں۔ ریونیو منسٹر صاحب! اگر اپنے کمرے میں ہیں تو جلدی تشریف لائیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! ابھی تو پچھلے سوال کا جواب بھی آنا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب والا! میں نے تو اس پر ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ اب اس کو نہیں چھیڑا جا سکتا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جیسے آپ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جو دوسرا سوال آئے گا۔ آپ اس کا جواب لیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب والا! میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ختم ہو گیا ہے۔ Next question, no supplementary question on that. جی، انہوں نے satisfy کیا ہے۔ آپ next question بولئے گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں اس جواب سے satisfy نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: بہر حال انہوں نے اپنی بات ختم کر لی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرا اگلا سوال 2458 ہے۔

ضلع سرگودھا میں ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے انتظامات کی تفصیلات

*2458: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کسی بھی ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے حکومت کے پاس کیا انتظامات ہیں؟

(ب) متذکرہ ضلع میں قدرتی آفات یا حادثاتی طور پر رونما ہونے والے واقعات کے لئے 2007-08 میں رکھی گئی رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) متذکرہ ضلع میں کن کن لوگوں کی اس مد میں امداد کی گئی، ان کے نام و پتا جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا کی رپورٹ کے مطابق ضلع سرگودھا میں کسی بھی ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے سول ڈیفنس کے 200 رضاکار ہمہ تن تیار رہتے ہیں علاوہ ازیں خیمے، لائف جیکٹس، سرچ لائٹس اور اس کے علاوہ ناگہانی آفت سے نمٹنے کے لئے مناسب سازو سامان موجود ہے۔اس کے علاوہ پنجاب ایمرجنسی سروس کے تحت ریسکیو 1122 کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں 08-2007 میں کوئی قدرتی آفت یا حادثاتی واقعہ نہیں ہوا۔تاہم چک نمبر 108/ایس بی میں کچا مکان گرنے سے دولت بی بی نامی عورت فوت ہوئی تھی جس کے لواحقین کو امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

(ج) ضلع سرگودھا میں 08-2007 میں فقیر حسین ولد دوست محمد ساکن چک نمبر 108/ایس بی کی والدہ مسماۃ دولت بی بی کچا مکان گرنے سے ہلاک ہوئی اس کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ متذکرہ ضلع میں قدرتی آفات یا حادثاتی طور پر رونما ہونے والے واقعات کے لئے 08-2007 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں ضلع سرگودھا کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ کتنی رقم رکھی گئی تھی؟ اس میں رقم نہیں رکھی جاتی case to case consider کیا جاتا ہے پھر اس سلسلے میں امداد دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں ایک گاؤں جو انہوں نے بتایا ہے کہ چک نمبر 108/ایس بی میں کچا مکان گرنے سے دولت بی بی نامی عورت فوت ہوئی تھی جس کے لواحقین کو امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): جی ہاں ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اگر رقم مختص نہیں کی جاتی تو وہ کس طرح یا کس فنڈ کے ذریعے سے دی جاتی ہے اور میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں انہوں نے جن رضاکاران کا ذکر کیا ہے ان کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ دو سو رضاکار ہمہ تن تیار رہتے ہیں ان کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں اور ان کی ٹریننگ کا کیا کیا انتظام ہے؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں جواب دینا چاہوں گا کہ یہ سول ڈیفنس کے ملازمین ہوتے ہیں اور وہی ان کو تنخواہ دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! رضاکاران ملازمین نہیں ہوتے اور ان کی بھرتی بھی نہیں ہوتی ہے۔

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! سکاؤٹس کی بھرتی نہیں ہوتی، رضاکاران کی ہوتی ہے۔ آپ کو نہیں پتا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ میرے دونوں سوالوں کا کیا جواب دے کر مجھے فارغ کر دیا ہے۔

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! سول ڈیفنس والے رضاکاران کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ والے بھرتی کرتے ہیں، وہی ان کو payment دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! رضاکاران کو کب payment کی جاتی ہے، ایک طرف آپ انہیں رضاکار کہہ رہے ہیں اور ایک طرف ان کو payment کر رہے ہیں؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق): ان کا اعزازیہ ہوتا ہے۔ ناگہانی آفت میں ایمرجنسی میں جو بھی لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں ان کو ان کے مطابق اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: کتنا اعزازیہ دیا جاتا ہے اور کس criteria کے تحت ان کو بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کو ٹریننگ کیسے دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں! وہ trained ہوتے ہیں یا untrained ہوتے ہیں ان کو کیسے ٹریننگ دی جاتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!یہ میرے محکمے سے متعلقہ نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان کو رکھتی ہے یا سول ڈیفنس والوں کے وہ رضاکار ہوتے ہیں، محکمہ ریلیف اور محکمہ ریونیو ان کو نہیں رکھتا۔اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران:ضمنی سوال۔

جناب سپیکر:جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر! شکریہ۔اس میں جواب جو دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ خیمے، life jackets, search lights اور بہت سارے equipments کا انہوں نے ذکر کیا ہے جس کی detail یہ ہے کہ کوئی بھی قدرتی آفت یا کوئی ناگہانی آفت آ جاتی ہے تو اس کو counter کرنے کے لئے یہ تمام چیزیں ہیں لیکن recently ابھی جب flood آیا ہے تو ضلع سرگودھا کی جو تحصیل بھلوال ہے، پھر ساہیوال ہے تو پھر ان تمام تحصیلوں میں یہاں تک کہ شاہ پور میں بھی یہ حال تھا کہ بُری طرح سے سیلاب سے لوگ affect ہو رہے تھے۔یہ چیزیں اگر تھیں تو کہاں تھیں وہ وہاں پر کہیں نظر نہیں آئیں حتیٰ کہ آرمی کے وہ لوگ جو وہاں پر rescue operation کے لئے آئے ہوئے تھے ان کے پاس بھی صرف دو کشتیاں تھیں۔

جناب سپیکر:یہ کب کی بات آپ پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ابھی جو سیلاب آیا ہے میں ابھی کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر:یہ 08-2007 کی بات ہو رہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!اگر یہ 08-2007 میں تھیں تو کیا آج نہیں ہیں؟اگر ہیں تو وہ اس وقت کہاں تھیں جب ابھی سیلاب آیا ہے؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):جناب سپیکر!جس طرح ان کے سوال کے جواب میں آیا ہے کہ ڈی سی او اور جو سابقہ ڈی سی ہیں ان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ان کی ذمہ داری ہوتی ہے اگر کسی جگہ پر ایسی کوتاہی ہوئی ہے تو اس کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔سیلاب کی صورت میں محکمہ سول ڈیفنس ان لوگوں کے under ہوتا ہے۔

محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ:جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گی کہ۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں آپ بعد میں آئی ہیں۔ ہمارا جو فیصلہ ہوا ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک سوال پر۔۔۔

محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ: جناب والا! میں ان کو علاقوں کا نام بتانا چاہتی ہوں کیونکہ سیلاب میرے علاقہ میں آیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! جواب تو وزیر موصوف نے دینا ہے۔ اگر ان کو اتنا شوق ہے تو یہ منسٹر چیمبر میں جا کر ان کو brief کریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ: گورنمنٹ نے بہت امداد کی ہے۔ وہاں پر کشتیوں کا سوال تھا اور نہ ہی وہاں پر کشتیوں کی ضرورت تھی۔ اگر آپ کو علاقوں کا نہیں پتا تو پلیز! فضول سوال نہ کریں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Time is over now. No supplementary question on this. اگلا سوال نوید انجم صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: On his behalf سوال نمبر 2551 (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

مہر اشتیاق احمد: On his behalf سوال نمبر 2551

جناب سپیکر: فیصلہ کر لیں کہ On his behalf دونوں میں سے کون ہے؟ (قطع کلامیاں) تشریف رکھیں۔ No cross talk. جی، آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم دوسرے سوال پر جا رہے ہیں۔

صوبہ میں 6700 کنال اراضی 47 سویلین افسروں کو الاٹ کرنے کی تفصیلات

*2551: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مصدقہ ذرائع کے مطابق صوبہ میں 6700 کنال اراضی 47 سویلین افسروں کو الاٹ کی گئی، جبکہ یہ اراضی شہیدوں کے اہل خانہ اور جنگوں میں شریک رہے فوجیوں کے لئے مختص تھی؟

(ب) یہ اراضی کس کس ضلع میں کتنی کتنی تھی؟

(ج) یہ اراضی جن سویلین ملازمین کو الاٹ کی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، جگہ تعیناتی، ڈومیسائل، پتاجات اور ان کو یہ اراضی کن خدمات کے صلہ میں الاٹ کی گئی؟

(د) کیا حکومت ان سویلین ملازمین کو الاٹ کردہ اراضی کینسل کر کے غریب اور مستحق کسانوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے پاک فوج کو رقبہ سرکار تعدادی 51868 ایکڑ برائے الاٹمنٹ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت منتقل کیا تھا۔ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت الاٹمنٹ کا اختیار پاک فوج کو ہے، پاک آرمی نے 47 افسران کو جس میں زیادہ تر کسی نہ کسی طور پر سکیم کے عملدرآمد میں معاون رہے ان کو بھی یہ اراضی الاٹ کی ہے۔

(ب) 6700 کنال اراضی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

پاکپتن شریف	65 k - 11M
خانیوال	2300K- 00M
ساہیوال	34k- 09M
رحیم یار خان	300K – 00M
مظفر گڑھ	1100K- 00M
بہاولنگر	1500 K- 00M
بہاولپور	1400K–00M
کل	6700 K–00M

(ج) بمطابق پالیسی الاٹمنٹ کا مکمل اختیار پاک فوج کو ہے، بورڈ آف ریونیو پنجاب صرف اس الاٹمنٹ کا عملدرآمد کرتا ہے، تاہم متعلقہ اضلاع سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق 47 افسران / اہلکاران کو الاٹمنٹ کی گئی ہیں، تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی مورخہ 2010-3-22 الاٹمنٹ ہائے منسوخ کر دی ہیں۔ جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، اب یہ زمین دوبارہ آرمی شیڈول میں موجود رہے گی، جس کی الاٹمنٹ مطابق پالیسی آرمی ویلفیئر سکیم ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز احمد خان صاحب! آپ سوال پوچھ رہے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! I'll be grateful. میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ایک مصدقہ ذرائع کے مطابق صوبہ میں سرسٹھ سو کنال اراضی سینتالیس سویلین افسران کو الاٹ کی گئی جبکہ یہ اراضی شہداء کے اہل خانہ اور جنگوں میں شریک رہنے والے فوجیوں کے لئے مختص تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے پاک فوج کو رقبہ سرکار تعدادی 51868 ایکڑ برائے الاٹمنٹ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت منتقل کیا تھا۔ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت الاٹمنٹ کا اختیار پاک فوج کو ہے۔ پاک آرمی میں سینتالیس افسران کو جس میں زیادہ تر کسی نہ کسی طور پر سکیم کی عملدرآمد میں معاون رہے ان کو بھی یہ اراضی الاٹ کی ہے۔ اب جز (د) میں یہ کہا گیا ہے کہ کیا حکومت ان سویلین ملازمین کو یہاں انکار کر رہے ہیں کہ کسی سویلین کو کوئی زمین الاٹ نہیں ہوئی۔ جز (د) میں یہ ہے کہ سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا حکومت ان ملازمین کو الاٹ کردہ اراضی کینسل کر کے غریب اور مستحق کسانوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس میں یہ کہتے ہیں کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی مورخہ اتنے الاٹمنٹ ہائے منسوخ کر دی ہیں اگر الاٹ نہیں ہوئی تھی تو منسوخ کیسے ہوئی؟ ایک ضمنی سوال یہ ہے۔

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو 51868 ایکڑز مین آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت دی تھی۔ میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف ایوان کو بتائیں کہ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت کون سے آرمی کے افسران مستحق ہیں۔ آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ سینتالیس افسران کسی نہ کسی طور پر سکیم پر عملدرآمد کروانے میں معاون رہے۔ میری اطلاع کے مطابق سکیم پر عملدرآمد کروانے والے اس کے مستحق نہیں ہیں۔ آرمی کو جو زمین الاٹ ہوتی ہے یہ discrimination کیوں ہے جبکہ 1965 کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوئی پھر آرمی میں ہونے کی بناء پر عوام کے وسائل آرمی کو کیوں دیئے جائیں؟ وزیر موصوف میرے ان سوالوں کے جوابات دے دیں۔

معزز ممبران: 1971 کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

MR. IJAZ AHMAD KHAN: I am sorry. Thank you very much for correction

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ زمین آرمی ویلفیئر ٹرسٹ کو الاٹ کی گئی ہے۔ اور ان کی باہمی negotiation اور ان کی صوابدید پر الاٹ کی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ زمین حکومت پنجاب سے لی ہے آگے آرمی آفیسر الاٹ کرتے ہیں۔ اگر سویلین کو کوئی الاٹمنٹ ہوئی ہے تو وہ آرمی کے حکم سے ہوئی ہے لیکن اس الاٹمنٹ کو کینسل کرنے کا اختیار بورڈ آف ریونیو کے پاس ہے کہ وہ کسی بھی رقبے کو شیڈول سے نکال سکے یا شیڈول میں واپس لے لے۔ وہ سویلین جو ان کے معاون تھے انہیں بھی جنرل مشرف کے کہنے پر زمین الاٹ کی گئی ہے۔ ان سینتالیس افسران میں سے بارہ کی دفعہ 32(2) کے تحت الاٹمنٹ کینسل کی گئی ہے اور ان کے کیس ہائیکورٹ میں stay کی حالت میں چل رہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! انہوں نے زمین دینے کا criteria نہیں بتایا لیکن جو لسٹ ایوان کی میز پر رکھی ہے اگر غور کریں تو اس میں کوئی ڈی او آر آتا ہے، کوئی ای ڈی او آر آتا ہے اور کوئی پٹواری آتا ہے۔ یہ ساری زمین محکمہ مال کے لوگوں کو ہی دی گئی ہے، جو زمین آرمی کو دی گئی ہے اس میں کوئی ایوان صدر کا مالی ہے اور وہاں کے باقی چھوٹے افسروں میں یہ زمین بانٹی گئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وزیر صاحب اس کا criteria بتائیں۔ وہاں پر جو پرانے ڈی ڈی او آر لگے ہوئے تھے وہ خود ہی بندر بانٹ کر رہے تھے۔ اگر یہ زمین الاٹ نہیں کی جا سکتی تھی اور اب یہ کینسل کی گئی ہے تو جنہوں نے یہ زمین الاٹ کی تھی ان کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے اگر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی تو اب کیا کریں گے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! معزز ممبر کو سوال کے مطابق ہی جواب دیا گیا ہے کہ الاٹمنٹ آرمی کا صوابدیدی اختیار ہے جو انہیں negotiation سے ملتے ہیں۔ جو افسران ان کے معاونین بنے اور انہیں رقبہ دکھایا ان کو حکومت کی ہدایت پر آرمی نے زمین الاٹ کی ہے لیکن ان کی وہ زمین کینسل کرنے کے لئے بورڈ آف ریونیو باقاعدہ ہائیکورٹ میں گیا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی ملکیتی زمین سویلین کو نہیں دے سکتے۔ وہ شیڈول واپس لیا گیا ہے اور ان میں سے بارہ آدمیوں کو notice جاری کئے گئے ہیں۔ اب ہائیکورٹ کے فیصلے کے بعد ہی کارروائی کی جا سکے گی۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اراضی کن خدمات کے صلے میں الاٹ کی گئی ہے، اس میں کیا مذائقہ ہے یہ بتا دیں کہ ان کی کیا خدمات ہیں اور الاٹمنٹ کا کیا criteria ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہاں پر گول مول جواب دے کر وقت کیوں ضائع کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ گول مول جواب ذرا clear کریں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں نے صحیح جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ جب بھی کوئی کسی کا شریک کار ہوتا ہے جس کو جگہ دیتے ہیں یاد دلاتے ہیں، میں اس floor پر بھی کہہ رہا ہوں کہ ان معاونین کا حق نہیں بنتا لیکن یہ زمین آرمی نے الاٹ کی ہے اس لئے یہ آرمی سے ہی پوچھا جا سکتا تھا۔ یہ زمین اس دور میں نہیں بلکہ پہلے دور میں الاٹ ہوئی اور اس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے اور یہ زمین جنرل مشرف نے ان سویلین کو الاٹ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): اس بارے میں قرارداد پاس کی جائے کہ انہیں یہ زمین الاٹ نہیں ہونی چاہئے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): یہ ایوان قرارداد پاس کرے یا فیصلے کرے لیکن بالکل یہ زمین ان کو الاٹ نہیں ہونی چاہئے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: اب ایک ضمنی سوال ہو گا۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر اب فوج ویلفیئر کے لئے ان سے اور زمین مانگے گی تو کیا یہ پھر دے دیں گے؟ جب انہوں نے پہلے زمین دی تھی تو کیا اس وقت کوئی قانون موجود تھا کہ فوج ویلفیئر کے لئے ان سے زمین مانگے اور یہ دے دیں اور کیا آئندہ بھی دے دیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پالیسی بتائیں۔

معزز ممبران: یہ fresh question بنتا ہے۔

رانا محمد افضل خان: یہ Fresh question نہیں ہے۔ میں ریکارڈ کی بات کرتا ہوں جو میرے علم میں ہے، یہ 1935 میں دوران جنگ یا سفر میں اگر کسی جگہ پڑاؤ ڈالا گیا تو وہ زمین بھی یہاں کی آرمی نے acquire کر لی تھی اور اس پر قبضہ کر لیا تھا۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): ابھی تک آرمی کے پاس وافر زمین ہے اس لئے میرے خیال میں انہیں کبھی اور کسی صورت میں بھی الاٹ نہیں کی جانی چاہئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت کون لوگ زمین لینے کے مستحق ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت کون سے اشخاص مستحق ہو سکتے ہیں، اگر آپ کو اس بات کا پتا ہے تو بتا دیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! آرمی کے ارباب اختیار لوگ ہی اس کے حق دار ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3279 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

این آر او کے تحت محکمہ کے آفیسران و اہلکاران کی سزائیں ختم کرنے کی تفصیلات

*3279: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ افسران و اہلکاران کے نام اور ان پر لگنے والے الزامات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) صوبہ پنجاب میں بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے کسی بھی تحصیلدار کی سزا این آر او کے تحت ختم نہ کی گئی ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے لیکن چونکہ آپ کی طرف سے دو ضمنی سوالوں کی اجازت ہے لہذا میں ایک ہی سوال کروں گا اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی رہ جائے تو وہ آپ منسٹر صاحب سے خود ہی پوچھ لیجئے گا تاکہ میرا اگلا سوال بچا رہے۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نصیر احمد: چونکہ آپ نے دو ضمنی سوالوں کی اجازت دی ہے لیکن بعض سوال ایسے ہیں جن میں زیادہ سوالوں کی ضرورت پڑتی ہے تو آپ خود ہی سوال کرکے ذرا تسلی بخش جواب لے لیجئے گا۔

جناب سپیکر: میں خود کیسے سوال کروں؟

میاں نصیر احمد: پھر آپ دو سوال بڑھادیں۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں۔

میاں نصیر احمد: سوال جز (الف) تھا کہ کیا صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں اس میں میں افسر اہلکار، گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ کا پوچھا گیا تھا لیکن مجھے جواب دیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے کسی بھی تحصیلدار کی سزا معاف نہیں کی گئی کیا افسران واہلکاران سے مراد تحصیلدار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): پرنٹنگ کی کوئی غلطی ہوگی لیکن اہلکاران میں صرف تحصیلدار نہیں بلکہ اہلکاران میں تمام لوگ آجاتے ہیں چاہے وہ پٹواری ہو یا کلیریکل سٹاف ہو وہ اہلکاروں میں آئے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھ لیں، کچھ باتیں میرے علم میں بھی ہیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): میرے علم میں بھی ہے اور میں اسی لئے جواب دے رہا ہوں۔ میں نے جو جواب دیا ہے اس پر میں مطمئن ہوں۔

میاں نصیر احمد: ہم نے منسٹر صاحب کی یہ بات بھی مان لی کہ پرنٹنگ کی غلطی ہوگئی ہے۔انہوں نے خود پرنٹنگ کی غلطی کی تصدیق کردی ہے کہ کسی افسر، تحصیلدار یا پٹواری کی سزا معاف نہیں کی گئی۔میرے پاس ایک لسٹ ہے اسی لسٹ کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان نے صدر پاکستان کے سوئس کیسز

کھولنے کے لئے کہا، نیب کی ویب سائٹ پر بھی یہی لسٹ ہے۔اس لسٹ میں ان کے 9 اہلکار ہیں جن میں پٹواری اور تحصیلدار بھی شامل ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پلیز۔

میاں نصیر احمد: میں نے نیب کی آفیشل ویب سائٹ سے یہ لسٹ لی ہے جس میں پنجاب نیب نے لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں نام نہ پڑھیں۔

میاں نصیر احمد: اس لسٹ میں 9 اہلکار بتائے گئے ہیں اور 13 دوسرے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ اس بارے میں آپ کی جو information ہے that is not correct.

میاں نصیر احمد: تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ بڑا sensitive issue ہے لہذا اس سوال کو اس وقت تک pending کیا جائے جب تک کہ اس کا صحیح جواب موصول نہیں ہو جاتا۔

جناب سپیکر: جی، اگر اس سوال کا صحیح جواب نہیں دیا جاتا تو پھر میں اس کو pending کرنے پر مجبور ہوں گا۔اس سوال کا جواب جس نے بھی دیا ہے وہ غلط دیا ہے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں NRO کے تحت بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے افسران و اہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں؟" تو میں نے اس کے جواب میں عرض کیا ہے کہ NRO کے تحت کسی کی کوئی سزا ختم نہیں کی گئی۔ جن لوگوں کو ہائیکورٹ نے سزا دی ہے یا جن کی سپریم کورٹ میں appeals چل رہی ہیں ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔دفتر نے مجھے جو جواب دیا ہے اس میں ان لوگوں کے نام، ولدیت، سزا اور جرمانے کی تفصیل سب درج ہے۔ان کی سزا میں اگر کوئی کمی کی گئی ہے تو وہ سپریم کورٹ کی طرف سے کی گئی ہے۔NRO کے تحت ان کی سزا میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! Ministry of Law and Justice کی طرف سے تین دفعہ یہ فہرست جاری ہوئی ہے جس میں ان کے عہدے، نام اور ان کے crimes کی تفصیل بھی موجود ہے۔اگر وزیر صاحب اس تفصیل کو challenge کرتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو پھر میں اس کو prove کرتا ہوں۔ میں یہ کہوں گا کہ اس سوال کو pending فرمایا جائے اور اس کا صحیح جواب طلب کیا

جائے۔ جن لوگوں نے وزیر صاحب کو غلط جواب مہیا کیا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ صدر پاکستان کو تو استثنیٰ حاصل ہو سکتی ہے لیکن پٹواری اور تحصیلدار کی استثنیٰ میری سمجھ سے باہر ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو مجلس قائمہ برائے ریونیو کے سپرد کر دیا جائے، وہ اس حوالے سے investigate کر لے کیونکہ وزیر صاحب بھی confident ہیں کہ ان کو محکمہ کی طرف سے جو جواب ملا ہے وہ درست ہے اور ہمارے محترم ممبر صاحب بھی اس بات پر بضد ہیں کہ ان کے پاس جو فہرست ہے وہ صحیح ہے۔ ریونیو کمیٹی ان دونوں records کو دیکھ کر فیصلہ کرلے گی کہ صحیح کیا ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ سوال آپ مجلس قائمہ برائے ریونیو کو کیوں نہیں بھیج رہے، اس میں کیا امر مانع ہے؟ ہم بھی اس ہاؤس کے ممبر ہیں، ہماری بات بھی کبھی مان لیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کے کہنے پر نہیں بلکہ قواعد کے مطابق چلتا ہوں۔ محترمہ! sorry تشریف رکھیں۔ میاں نصیر احمد صاحب کے سوال نمبر 3279 کو pending کیا جاتا ہے۔ جب دوبارہ اس محکمے کی باری آئے گی تو اس کا صحیح جواب دیا جائے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! ان لوگوں کو ہائیکورٹ نے سزا دی ہے لیکن سپریم کورٹ نے ان کی سزا کو معطل کیا ہے یا انہیں relief دیا ہے۔ NRO کے تحت کسی کی سزا معاف نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: میں نے یہ سوال pending کر دیا ہے۔ اب آگے چلتے ہیں۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے کیا وہ تشریف فرما ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 3331 ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ ان کے behalf پر سوال نہیں پوچھ سکتے۔ آپ کو بھی اس بات کا علم ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے علم نہیں ہے اگر اس حوالے سے rules میں کوئی ممانعت ہے تو مجھے بتادیں؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ یہ بات اپنے قائد سے پوچھیں جو کہ Business Advisory Committee میں جاتے ہیں، جنہوں نے اس حوالے سے فیصلہ کیا ہوا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر rules میں کوئی ممانعت نہیں ہے تو پھر مجھے یہ سوال پوچھنے دیں کیونکہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ کی مہربانی رہنے دیں۔ یہ سیاسی نہیں بلکہ اصولی بات ہے۔ آپس میں ہمارے جو اصول طے ہوتے ہیں ان پر آپ کو بھی کاربند رہنا چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ نے ان رولز پر عمل نہیں کرنا تو پھر ان کو تبدیل کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ اس کو بھی دیکھ لیں گے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ ان سے اجازت لے کر جایا کریں کہ Business Advisory Committee میں آپ نے کیا بات کرنی ہے اور کیا نہیں کرنی۔ لغاری صاحب! افسوسناک بات ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔ (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3331۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب اللہ رکھا: جی ہاں! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

12½ ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات کی معافی

*3331: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور کو سال 2008 میں سیلاب کی وجہ سے آفت زدہ قرار دے کر ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس اور آبیانہ معاف کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 12½ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات کو معاف کرنے کے کیس صوبائی حکومت کے زیر غور تھے کیا وہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):

(الف) لینڈ ایڈ منسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو50فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز(پریوینشن اینڈ ریلیف)ایکٹ1958کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔	زرعی انکم ٹیکس	2۔	آبیانہ
3۔	ترقیاتی محاصل	4۔	لوکل ریٹ

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

یہ درست ہے کہ سال2008میں سیلاب کی وجہ سے ضلع راجن پور کے 139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے اور فصلوں کو50فیصد سے زیادہ نقصان ہوا ان کو بذریعہ نوٹیفکیشن CR-III/266/2008-486آفت زدہ قرار دے دیا گیا تھا اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس،آبیانہ،ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 12½ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات مبلغ-/65,91,52,451روپے جو کہ علاقہ کے کسانوں نے فصل خریف 2008کے لئے مختلف بنکوں سے لئے تھے کی معافی کے لئے محکمہ خزانہ پنجاب کے زیر غور تھی اور ان قرضہ جات کی معافی کے لئے محکمہ خزانہ پنجاب نے فنانس ڈویژن اسلام آباد سے یہ معاملہ اٹھایا تھا لیکن فنانس ڈویژن اسلام آباد کی ایڈوائس کے مطابق حکومت پنجاب ان قرضہ جات کی معافی کے لئے وزیراعظم پاکستان سے رابطہ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔ یہ پہلا سوال ہے کہ جس کا بالکل صحیح جواب دیا گیا ہے۔ شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا اب میں اس پر ضمنی سوال پوچھ سکتا ہوں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ 12½ایکڑ زرعی اراضی کے قرضہ جات معاف کرنے کے کیس صوبائی حکومت کے زیر غور تھے اور کیا وہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟" اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "محکمہ خزانہ پنجاب نے فنانس ڈویژن اسلام آباد سے یہ معاملہ اٹھایا تھا لیکن فنانس ڈویژن اسلام آباد کی ایڈوائس کے مطابق حکومت پنجاب ان قرضہ جات کی معافی کے لئے وزیراعظم پاکستان سے رابطہ کر رہی ہے۔" یہ جواب 13۔اگست 2009 کو آیا ہے۔ آج 5۔اکتوبر 2010 ہے۔ یہ جواب ایک سال پہلے آیا تھا کہ وزیراعظم سے یہ بات کی جا رہی ہے کہ 2008 والے سیلاب کے سلسلے میں یہ relief دی جائے تو کیا اب 2008 والے سیلاب کے سلسلے میں ان متاثرہ لوگوں کو relief دی جائے گی، کیا اب 2010 کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو بھی اسی طرح دو تین سال انتظار کرنا پڑے گا؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی طرف سے relief کے سلسلے میں آبیانہ اور زرعی انکم ٹیکس کی معافی دی جاتی ہے، جہاں تک زرعی قرضہ جات کا تعلق ہے تو اس حوالے سے فیصلہ وفاقی حکومت کرتی ہے۔ وفاقی حکومت نے اُس وقت زرعی قرضہ جات کو چھ ماہ کے لئے pending کر دیا تھا۔ ان زرعی قرضوں کی معافی کے لئے پنجاب حکومت صرف وفاقی حکومت کو لکھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر: وزیراعظم صاحب کی طرف سے اس حوالے سے آپ کو کوئی جواب موصول ہوا ہے یا نہیں، اگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو پھر آپ نے اس حوالے سے انہیں کوئی دوبارہ request بھجوائی ہے یا نہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے اجلاس میں بھی take up ہوا تھا۔ اس کا جواب اس ایوان میں پیش کرنے کے لئے ہم نے انہیں دوبارہ reminder دیا تھا کہ ان قرضہ جات کی معافی کا کیا فیصلہ کیا گیا ہے؟ ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ کسی ایک آدمی کا معاملہ نہیں ہے بہت سارے لوگوں کا معاملہ ہے۔ پورے پنجاب کے لوگوں کا معاملہ ہے لہذا حکومت پنجاب کو اس حوالے سے وفاقی حکومت سے دوبارہ رابطہ کرنا چاہئے تھا۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ زرعی قرضہ جات کی معافی کے لئے حکومت پنجاب صرف وفاقی حکومت کو لکھ سکتی ہے۔ چار ماہ پہلے اسمبلی سوال کے جواب کے لئے انہیں reminder بھیجا گیا تھا کہ ان قرضہ جات کی معافی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے؟ ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا حکومت پنجاب کا اس حوالے سے وفاقی حکومت کو دوبارہ reminder بھجوانے کا کوئی پروگرام ہے یا نہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! ہم نے جولائی میں وفاقی حکومت کو دوبارہ خط لکھا ہے لیکن اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب آپ کے حکم کے مطابق دوبارہ وفاقی حکومت کو reminder بھجوایا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وزیراعظم کے دفتر کو ہمارے اس ہاؤس کا اس بات پر displeasure convey کریں کہ جب ہمارے ہاؤس کی طرف سے کوئی سوال یا کوئی دوسری چیز جاتی ہے تو وزیراعظم کا دفتر اس کا جواب دینا ہی مناسب نہیں سمجھتا حالانکہ ہمارا یہ ایوان پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کا ایوان ہے۔

جناب سپیکر: Displeasure convey نہیں کرنا بلکہ ان کو دوبارہ request بھیجی جائے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جی، بہتر ہے ان کو دوبارہ request کی جائے گی، reminder بھجوایا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک جہانزیب وارن صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔ dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، جناب محمد یار ہراج صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On his behalf, Question No. 3562 (معزز ممبر نے جناب محمد یار ہراج کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

سال 09-2008، ریونیو کی مقررہ ہدف سے کم وصولیوں کی تفصیلات

*3562: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے دس ماہ میں مقررہ ہدف میں سے صرف 46.23 فیصد ریونیو (receipt recovery) کی وصولی ہو سکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وصولی کا ہدف revenue receipts کی مد میں مجموعی طور پر 50۔ارب 5 کروڑ 70 لاکھ 53 ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا جبکہ یکم جولائی تا 30۔اپریل 2009 صرف 25۔ارب 92 کروڑ 2 لاکھ 98 ہزار کی وصولی ہوئی؟

(ج) ریونیو وصولیوں کا مقررہ ہدف حاصل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے دس ماہ میں وصولی 46.23 فیصد رہی ہے بلکہ اس دوران میں 80 فیصد وصولی کی گئی جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ فنانس نے بورڈ آف ریونیو کو مالی سال 09-2008 میں 50۔ارب 5 کروڑ 70 لاکھ 53 ہزار کا ہدف برائے وصولی دیا بلکہ مالی سال 09-2008 میں بورڈ آف ریونیو کو 20۔ارب 99 کروڑ 2 لاکھ روپے کا ہدف دیا گیا تھا مگر بعد میں revised budget کا ہدف 15۔ارب 7 کروڑ 4 لاکھ روپے کیا گیا ماہ جون 2009 تک بورڈ آف ریونیو نے 16۔ارب 9 لاکھ روپے وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے جو کہ مقرر شدہ ہدف کا 106 فیصد بنتا ہے جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے صوبے کے تمام کمشنر صاحبان، DCO صاحبان اور دیگر افسران کو وصولی 100 فیصد کرنے کے لئے بار بار یاد دہانی کروائی تھی۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال کے پہلے دس ماہ میں مقررہ ہدف میں سے صرف 46.23 فیصد ریونیو (receipt recover) کی وصولی ہو سکی

ہے؟ انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ 80 فیصد recovery ہوئی ہے جبکہ ان کے اپنے figures کے مطابق estimate budget کا صرف 57 فیصد recover ہوا ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اپریل 2009 میں یہ revised estimate بن گیا تھا؟ جز (ب) میں یکم جولائی سے 30-اپریل 2009 کا ریکارڈ مانگا گیا تھا اور انہوں نے جون 2009 تک کا جواب دیا ہے اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 106 فیصد recovery کی ہے حالانکہ یہ 26 فیصد recovery ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! گورنمنٹ target دیتی ہے اور بجٹ میں estimate بنتا ہے۔ ہمارے revenue کا سارا دارومدار پچھلے سال کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ پچھلے سال 20-ارب کا target دیا گیا تھا اور دس ماہ میں اس کی وصولی 15-ارب اور 7 کروڑ روپے ہوئی، بعد میں revised budget کا ہدف 15-ارب 7 کروڑ اور 4 لاکھ روپے مقرر کیا گیا۔ جون 2009 تک بورڈ آف ریونیو نے 16-ارب اور 9 لاکھ روپے وصول کئے جو revised budget کا 106 فیصد بنتا ہے جو ہمارے ہدف سے بھی زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: Next question سردار خالد سلیم بھٹی کا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4332 ہے۔

ضلع وہاڑی میں محکمہ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4332: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مال ضلع وہاڑی میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بیان کریں؟

(ج) کتنے ملازمین انڈر suspension ہیں؟

(د) کیا حکومت جن کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں ان کو suspend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ملازمین کی کل تعداد560 ہے۔

(ب) کل8ملازمین کے خلاف انکوائری زیر سماعت ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ الطاف حسین نائب تحصیلدار(BS-14) میلسی

نائب تحصیلدار کا تبادلہ مورخہ03۔03۔25کو وہاڑی سے ملتان ہوا جو بورڈ آف ریونیو نے مورخہ03۔04۔10کو منسوخ کردیا۔نائب تحصیلدار نے حکم منسوخی تبادلہ مورخہ 03۔04۔10کی تعمیل نہ کی۔

2۔ لیاقت علی جونیئر کلرک / بہبود فنڈ کلرک نے مسماۃ کشور سلطانہ کا برائے حصول گرانٹ کفن دفن کا کیس تاخیر سے میٹنگ میں پیش کیا۔

3۔ مبارک علی پٹواری(BS-7)حلقہ211/WBمیلسی۔بوجہ غلط اندراج انتقال۔

4۔ محمد امین پٹواری(BS-7)حلقہ موضع پناں تحصیل میلسی۔بوجہ غلط اندراج انتقال۔

5۔ (i) مارک ٹیلی خاکروب(BS-2)

(ii) الماس مسیح خاکروب(BS-2)

(iii) شہزاد انجم خاکروب(BS-2)

مذکورہ اہلکاران صبح صفائی کے بعد گھر چلے جاتے ہیں دوبارہ واپس نہ آتے ہیں اور کار سرکار میں بھی دلچسپی نہ لیتے ہیں۔

(ج) محمد انور سابقہ پٹواری حلقہEB/439بورے والا جو کہ ملازمت سے برخاست کیا گیا تھا اس کی اپیل جناب سینئر ممبرBORکے پاس زیر سماعت ہے۔پٹواری مذکور عدالت عالیہ ملتان کے حکم کے مطابق تا فیصلہ اپیل زیر سماعت سینئر ممبر بورڈ آف ریونیوsuspendرہے گا۔

(د) جن ملازمین کے خلاف انکوائری جاری ہے ان کوsuspendکیا جانا ضروری نہ ہے۔تاہم وہ بعد انکوائری قصوروار پائے جاتے ہیں تو ان کوsuspendکرکے مزید انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!اس سوال کا غلط جواب دے کر پورے ایوان کو گمراہ کیا گیا ہے کیونکہ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پورے ضلع میں آٹھ آدمیوں کے خلاف انکوائری چل رہی ہے۔ شاہد لک ڈی ڈی او(آر)اس وقت کرپشن کا بادشاہ ہے اس کے خلاف ایک انکوائری انٹی کرپشن کے پاس چل رہی ہے اور ڈی سی او صاحب نے میری درخواست پر تین ای ڈی اوز کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ ریسرچ

لیبارٹریز والوں کو ساتھ لے کر سڑک کا معائنہ کریں کہ یہ 5 کروڑ روپے کا بجٹ کہاں پر خرچ ہوا ہے۔ ضلع وہاڑی کے تمام پٹواریوں نے کالی پٹیاں باندھ کر اس ڈی ڈی او (آر) کے خلاف ہڑتال کی اور ایک پمفلٹ چھاپا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تحصیل بورے والا میں ہر پٹواری سے ایک ہزار روپیہ ماہانہ وصولی کرتا ہے اور اس سوال کے جواب میں شاہد لک کا نام بھی نہیں ہے جبکہ تین خاکروبوں کا نام دے دیا گیا ہے۔ وزیر صاحب سے میری درخواست ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جو دیکھے کہ اس سوال کا جواب صحیح ہے یا غلط ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس وقت یہ سوال کیا تھا اس وقت کے مطابق اس سوال کا جواب موصول ہوا ہے۔ شاہد لک صاحب ڈی ڈی او (آر) بورے والا لگے ہوئے ہیں ان کا تبادلہ اس سوال کا جواب آنے کے بعد وہاں پر ہوا ہے اور جہاں تک ڈی ڈی او (آرز) اور پٹواریوں کا تعلق ہے وہ اس ہاؤس کے علاوہ دنیا کے ہر بندے کو پتا ہے۔ شاہد لک کے خلاف انکوائری چل رہی ہے اس کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ ڈی ڈی او (آرز) اور ای ڈی او (آرز) میں خال خال ہی کوئی ایماندار شخص ملے گا۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! وزیر صاحب On the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ کرپشن ہو رہی ہے تو کیا وہ اس کرپشن کے خلاف کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سلیم صاحب! اس پر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پٹواری صاحبان کا کوئی tenure مقرر ہے کہ ایک پٹواری کتنے عرصہ تک پٹوار سرکل میں تعینات رہ سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! رولز کے مطابق تین سال تک ایک پٹواری ایک پٹوار سرکل میں رہ سکتا ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میرے حلقے میں پانچ سات سال رہنے والے پٹواری بھی ہیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! اگر کسی کے stay میں فرق آ جائے یعنی ایک دفعہ ٹرانسفر ہوا ہو گا تو پھر اس کا period ختم ہو گیا ہو گا اور وہ پانچ سال رہا ہو گا۔ تین سال سے زائد نہیں رہتے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میری اس وقت بھی منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ یہ تمام اضلاع کی فہرست منگوالیں جن میں ان کی تعیناتی کے عرصے کے متعلق تفصیل ہو۔ جہاں تک میں جانتا ہوں میرے اضلاع میں پٹواری سات سات اور دس دس سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی particular بات کریں، اس سوال کے متعلقہ بات کریں اور تقریر نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار سلیم بھٹی صاحب آپ کا اگلا سوال ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! کیا آپ نے پہلے والے سوال کی کوئی کمیٹی بنائی ہے؟

جناب سپیکر: اس کی انکوائری چل رہی ہے۔ انکوائری کی رپورٹ آئے گی تو پھر دیکھیں گے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کا اگلا سوال ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: سوال نمبر 4333۔

ضلع وہاڑی میں سرکاری اراضی کی تفصیلات

*4333: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سرکاری اراضی کس کس موضع اور چک میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر کس کس شخص کو سالانہ کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(ج) اس اراضی سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کس کس شخص نے قبضہ کر رکھا ہے، ناجائز قابضین سے قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) تفصیل بر "Annex –A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈآف ریونیو کی ہدایات نمبری CLI-117/2010-222، CLI-118/210-223 اور CLI-119/2010-224 مورخہ 13-01-2010 کی تعمیل میں سابقہ پٹہ داران سے 15 فیصد سالانہ اضافہ کے ساتھ الاٹیان کا پٹہ جات تجدید ہوئے اور جو رقبہ نئی نیلامی میں پٹہ داران نے حاصل کیا، اس کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل آمدنی مبلغ -/3,64,57,575 روپے سالانہ ہوگی۔

(د) زیر ناجائز قبضہ اراضی کی نیلامی عارضی کاشت مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو کر دی گئی ہے۔ لہذا اب کوئی ناجائز کاشت نہ ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کسی جگہ پر ناجائز کاشت نہ ہے۔ میری تحریک التوائے کار نمبر 814/09 کے بارے میں میرے پاس محکمہ تعلیم کا لکھا ہوا ایک ثبوت ہے۔ انہوں نے admit کیا ہے کہ آٹھ قابضین 4 کنال 9 مرلے 4 سرسائی صرف ایک سکول کی جگہ پر قابض ہیں۔ یہ ہمارے ضلع کی بات کر رہے ہیں یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سرکاری جگہ پر قبضہ نہ ہو۔ انہوں نے یہ جواب سارا ہی غلط دیا ہے۔ اس کی انکوائری کروائی جائے اور ان کو سزا بھی دی جائے۔ انہوں نے سکول کی جگہ تو چھوڑی نہیں اور کاشتکاری کی جگہ کا حساب ہی عجیب ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سوال 2009 میں دیا گیا تھا، ستمبر 2009 کے بعد کی پالیسی کے مطابق جتنے بھی ناجائز کاشتکاری کے رقبے تھے جو لیز پر تھے اور جو قابض تھے ان سے پرانے لگان کی صورت میں وصولی کرکے دوبارہ ان رقبوں کو auction کر دیا گیا ہے۔ جن کے پاس وہ قبضہ جات تھے ان سے 10 فیصد زائد لے کر زمین ان کو دی ہے اور وہ متواتر پانچ چھ سال ناجائز کھاتے رہے ہیں جس وجہ سے یہ ban لگا تھا۔ اب ستمبر 2009 سے جو پالیسی شروع ہوئی ہے اس کے مطابق تمام زمینیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا باقاعدہ نیلام ہوئی ہیں اور جو لوگ اس ٹھیکے کی extension چاہتے تھے ان سے گورنمنٹ کے واجبات وصول کرنے کے بعد زمینیں الاٹ کی گئیں لیکن اگر کوئی ایک کنال یا چند کنال کا خالی پلاٹ شہری حدود میں ہوگا تو اس کا یہاں پر کوئی تذکرہ یا ذکر نہیں ہے جس کے بارے میں بھٹی صاحب کہہ رہے ہیں لیکن جہاں تک زرعی رقبے کا تعلق ہے تو وہ تمام نیلام ہو چکے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! محکمہ تعلیم نے تحریک التوائے کار میں جواب دیا ہے کہ آٹھ آدمیوں نے سکول کی جگہ پر قبضہ کیا ہے۔ میرے پاس یہ ثبوت ہے۔ اگر سکول کی جگہ نہیں چھوڑی گئی تو باقی دیہاتوں میں تو انہوں نے جگہ جگہ دکانیں بنا رکھیں ہیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! یہاں محکمہ تعلیم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ particular case کے بارے میں انہیں بتائیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں ثبوت دینے کو تیار ہوں۔ آپ ان کی انکوائری کے لئے کمیٹی بنادیں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! جہاں تک زرعی زمین کا تعلق ہے اور انہوں نے جو بات پوچھی ہے جیسے شاہد لک کا اس کے علاوہ معاملہ تھا کہ وہ اس وقت کے بعد کا DDO(R) ہے۔ اگر ان کے نوٹس میں کسی سکول کی جگہ ہے تو ہم یہاں زرعی رقبے کی بات کر رہے ہیں اگر محکمہ تعلیم کا رقبہ ہے تو وہ محکمہ تعلیم کو ٹرانسفر کیا گیا ہو گا۔

جناب سپیکر: اس کا بہترین حل میں سمجھتا ہوں کہ آپ دونوں صاحبان اکٹھے بیٹھیں، سردار صاحب آپ کو پوائنٹ آؤٹ کریں گے کہ یہ معاملہ اس طرح سے خراب ہو رہا ہے۔ اس کو درست کرنے کے لئے آپ اقدامات کریں۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک جہانزیب وارن صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قصبہ مبارک پور، بہاولپور کو سب تحصیل کا درجہ دینے کا مسئلہ

*3432: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت پی پی۔269 بہاولپور کے سب سے بڑے قصبہ مبارک پور کو عوامی مفاد کے تحت سب تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

قصبہ مبارک پور کو سب تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی بھی تجویز محکمہ مال، حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

مزید یہ کہ نئے بلدیاتی نظام حکومت کے تحت سب تحصیل کا کوئی تصور نہ ہے۔ کیونکہ سب تحصیل بنانے کے لئے ایک عدد ریزیڈنٹ مجسٹریٹ کی تعیناتی کی جاتی تھی۔ اس موجودہ حکومتی نظام کے تحت یہ عہدہ (POST) موجود نہ ہے۔

کپاس کی فصل پر وائرس حملہ کی تفصیلات

*4392: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امسال کپاس کی فصل وائرس کے حملہ کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وائرس کی وجہ سے وہاڑی، ساہیوال، خانیوال، بہاولپور اور دیگر کاٹن ایریا میں کھڑی فصلوں پر مجبوراً کسانوں نے ہل چلا دیئے؟

(ج) کیا حکومت کاٹن ایریا کا سروے کرنے اور متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) محکمہ زراعت کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ اس سال کاٹن ایریا میں وائرس کا حملہ ہوا اور فصل خراب ہوئی جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:-

i. کپاس کی اگیتی کاشت کی وجہ سے وائرس کے vector یعنی سفید مکھی کے حملے میں شدت

ii. سفید مکھی کو وقت سے پہلے اپنا بہترین ہوسٹ یعنی کپاس مل گئی جس کی وجہ سے اس کی بڑھوتری میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

iii. وائرس susceptible ورائٹی BT-121 کی وسیع پیمانے پر کاشت پیداواری ٹیکنالوجی سے عدم واقفیت۔

iv. گزشتہ سالوں میں ملی بگ کے شدید حملے کی وجہ سے سفید مکھی کو کنٹرول کرنے والی زرعی زہروں یعنی امیڈاکلوپرڈ اور اسیٹامیپرڈ کے خلاف سفید مکھی کو قوت مدافعت میں اضافہ۔

v. کپاس پر زیادہ نائٹروجن کھاد ڈالنے کی وجہ سے وائرس کے DNA کی بھی ڈوپلیکیشن زیادہ ہوئی۔

vi. اس سال درجہ حرارت سابقہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہا جبکہ مجموعی طور پر پانی کی کمی رہی جس کی وجہ سے فصل وائرس کا صحیح طور پر مقابلہ نہ کر سکی۔

(ب) اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز وہاڑی، ساہیوال، خانیوال، بہاولپور کو متاثرہ علاقہ جات کا سروے کرنے کی ہدایات دی گئیں جس پر ان علاقہ جات کا سروے کیا گیا سروے رپورٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

وہاڑی: عملہ فیلڈ کی سروے رپورٹ کے مطابق اس علاقہ میں کوئی خرابہ نہ ہے۔

ساہیوال: سروے رپورٹ کے مطابق اس علاقہ میں فصل پر اتنا نقصان نہیں ہوا کہ ضلع کے کسی موضع کو آفت زدہ قرار دیا جا سکے۔

خانیوال: سروے کے مطابق ضلع خانیوال میں کپاس کی فصل وائرس سے تقریباً 35 تا 40 فیصد متاثر ہوئی ہے۔

بہاولپور: ضلع بہاولپور کے کچھ علاقہ جات میں فصل کپاس وائرس کی وجہ سے متاثر ہوئی ہے۔ اس ضلع میں پہلے سے ہی سروے کیا جا چکا ہے اور بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 409/2009-535 CR-III/ مورخہ 31-12-2009 مندرجہ ذیل موضع جات کو جہاں 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہوا آفت زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔

i-	نور پور	ii-	عاقل پور
iii-	قطب پور	iv-	جمال پور
v-	محمد پور	vi-	لڈن

(ج) لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق اگر کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں کسی قدرتی آفت (مثلاً سیلاب، قحط، ٹڈی دل، ژالہ باری، آگ، وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی بیماری یا ایسی کوئی آفت یعنی زلزلہ وغیرہ جو کہ صوبہ کے وسیع حصہ کو نقصان پہنچائے) کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریونشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے

تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔آفت زدہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں:۔

(i) زرعی انکم ٹیکس (ii) آبیانہ

(iii) ترقیاتی محاصل (iv) لوکل ریٹ

مزید برآں بنکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

چونکہ ضلع بہاولپور کے کچھ موضع جات کے علاوہ کسی اور ضلع میں 50فیصد سے زیادہ نقصان نہیں ہوا اس لئے مندرجہ بالا ریلیف فراہم نہیں کیا جا سکتا۔

بہر حال آفت زدہ قرار دیئے گئے موضع جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ معاف کر دیا گیا ہے اور بنکوں سے کہا گیا ہے کہ ان علاقوں کے زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، الاٹیز کو گھر خالی کرنے کے نوٹسز و دیگر تفصیلات

*4442:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے جناح آبادی سکیم 1986 کے تحت ہیڈ فقیریاں ضلع منڈی بہاؤالدین نہر پر تقریباً350 بے گھر افراد کو پلاٹ برائے مکانات لیٹر نمبر II H/1958/88/2270بورڈ آف ریونیو پنجاب مورخہ 17۔ستمبر1988 الاٹ ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ الاٹمنٹ کی اسناد اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف کی جانب سے دی گئی تھیں جس پر پختہ تعمیرات بصورت مکانات تعمیر ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے الاٹیز میں سے 40افراد کو ناجائز قابضین کے حوالے سے نوٹس موصول ہوا ہے۔زیر دفعہ 32،34 کالونیز ایکٹ بابت لینڈ ایکٹ 1912کے تحت 7یوم کے اندر اندر تعمیر شدہ گھر خالی کرنے کا کہا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جاری کئے گئے نوٹسز کو واپس لینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کیونکہ ان کو رقبہ زائد از الاٹمنٹ گرانے کا کہا گیا ہے۔

(د) اگر زائد از الاٹمنٹ رقبہ خالی کر دیں تو نوٹس واپس لینے میں کوئی اعتراض نہ ہے۔

(نوٹ) ایکسیئن محکمہ نہر لوئر جہلم کی طرف سے ناجائز قابضین کی لسٹ موصول ہوئی تھی جن کو 34/32 کالونیز ایکٹ 1912 کے تحت نوٹس جاری کئے گئے تھے قابضین کو سماعت کرنے کے بعد طے پایا تھا کہ نشاندہی کروا کر زائد الاٹمنٹ رقبہ خود خالی کر دیں ورنہ گرا دیا جائے گا ابھی نشاندہی کی کارروائی جاری تھی کہ عدالت عالیہ لاہور کی طرف سے حکم امتناعی موصول ہوا جس پر کارروائی روک دی گئی اگر الاٹیاں حسب نشاندہی کروا کر زائد از الاٹمنٹ رقبہ خالی کر دیں تو نوٹس واپس لئے جا سکتے ہیں۔

تحصیل کھاریاں میں پٹواریوں اور گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4477: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل کھاریاں میں محکمہ مال (سیٹلمنٹ) میں کل کتنے پٹواری اور گرداور ہیں اور کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے؟

(ب) تحصیل کھاریاں میں تعینات پٹواری اور گرداوروں کی کل سروس کتنی کتنی ہے؟

(ج) تحصیل کھاریاں میں کل کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں اور ہر سرکل میں کتنے کتنے پٹواری اور گرداور تعینات کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق ایک حلقہ میں پٹواری کی تعیناتی تین سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو عرصہ تین سال سے زائد تعینات پٹواریوں کو قانون کے مطابق تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) تحصیل کھاریاں میں کل 15 گرداور اور 95 پٹواریان تعینات ہیں فہرست تعیناتی جھنڈی (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل کھاریاں میں تعینات پٹواریان اور گرداور ان کی کل سروس کی تفصیل جھنڈی (ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل میں کل 104 پٹوار سرکل اور 12 قانونگو سرکل ہیں۔ ہر قانونگو سرکل میں ایک گرداور تعینات کیا جاتا ہے جبکہ قانونگو سرکل میں واقع پٹوار سرکل کے مطابق تقریباً 9/8 یا زائد پٹواری تعینات کئے جاتے ہیں۔

(د) ٹرانسفر پالیسی 1981 کے مطابق ہر ایک ملازم کا عرصہ تعیناتی ایک جگہ تین سال مقرر ہے جبکہ گورنمنٹ آف پنجاب سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی مورخہ 18۔جنوری 2005 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کے مطابق ایک ملازم کا ایک جگہ عرصہ تعیناتی ایک سال کر دیا گیا ہے بہر حال مفاد عامہ اور انتظامی امور کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ایک ملازم کو مطلوبہ عرصہ سے پہلے بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے تبادلہ جات پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہوگی۔ تمام پٹواریان تعیناتی زائد عرصہ تبدیلی کے لئے متعلقہ ڈی ڈی او آر (انچارج تحصیل) کی رائے کے بعد مفاد عامہ اور بکار سرکار کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع گجرات میں 2002 کے بعد بھرتی ہونے والے پٹواریوں کی تفصیلات

*4478: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات میں 2002 کے بعد پٹواری بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پٹواری کی تعیناتی کے لئے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ ضلع کا رہائشی ہو؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات میں دوسرے اضلاع سے بھی پٹواری تعینات کئے گئے ہیں جو کہ جعلی یا ضلع گجرات کا ڈومیسائل حاصل کرکے بھرتی ہوئے ہیں؟

(د) 2002 کے بعد ضلع گجرات میں کل کتنے پٹواری بھرتی ہوئے، گجرات کے علاوہ دوسرے اضلاع سے جعلی یا گجرات کا ڈومیسائل حاصل کرکے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا تعداد بتائی جائے نیز جعل سازی سے یا دو نمبر ڈومیسائل سے بھرتی ہونے والے افراد کے خلاف آج تک کیا کارروائی کی گئی، اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) جی ہاں

(ب) مطابق پنجاب محکمہ مال (ریونیو انتظامی اسامی ہائے) رولز 1990 اور دستور العمل کاغذات زمین کے پیرہ 3.12 کے تحت پٹواری اسامی تحصیل کیڈر کی ہے۔

(ج) اس بارے میں وضاحت ہے کہ تمام پٹواریان ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت بھرتی کئے گئے تھے جن کے ڈومیسائل جعلی ثابت ہوئے ان کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

(د) 2002 کے بعد ضلع گجرات میں کل 137 پٹواریان بھرتی ہوئے تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	تحصیل گجرات	تحصیل کھاریاں	تحصیل سرائے عالمگیر	میزان
2003	08	02	01	11
	57 بندوبست ضلع گجرات			57
2005	14	10	01	25
2007	25	17	02	44

ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت بھرتی شدہ پٹواریان سے جن کے ڈومیسائل جعلی ثابت ہوئے ان چار پٹواریان کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

صوبہ میں سرکاری اراضی کو لیز / ٹھیکہ پر دینے کی تفصیلات

*4552: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں واقع تمام سرکاری اراضی کی لیز / ٹھیکہ / پٹہ جات 2003 میں کینسل کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد سے آج تک سرکاری رقبہ جات کو پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے حکومت کو سالانہ اربوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت سرکاری رقبہ جات کو پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) درست ہے کہ حکومت نے 2003 میں تمام لیز/پٹہ جات کی توسیع اور الاٹمنٹ پر پابندی عائد کر دی تھی۔

(ب) یہ درست ہے تاہم نئی پالیسی مورخہ 2010-01-13 کو جاری کر دی گئی ہے جس کے تحت عارضی کاشت پر زرعی زمین لیز پر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے نقصان ہو رہا تھا لیکن نئی پالیسی کے مطابق ان پٹہ جات کی توسیع کی جائے گی اور بقایا جات وصول کئے جائیں گے۔

(د) جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

لاہور میں ڈی ایچ اے میں سرکاری اراضی شامل کرنے کی تفصیلات

*4553: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ اے لاہور کی حدود میں آج تک کس کس موضع کا رقبہ شامل کیا گیا ہے، ان کے نام اور رقبہ جات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ڈی ایچ اے کی حدود میں آنے والے ان مواضعات کا پرائیویٹ رقبہ کے علاوہ سرکاری رقبہ جات شاملات دیہہ، سڑکوں اور کھالہ جات کے لئے مختص رقبہ جات کو بھی ڈی ایچ اے نے ہاؤسنگ سکیموں میں زبردستی شامل کر لیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رقبہ جات سے ڈی ایچ اے کو اربوں روپے حاصل ہوئے ہیں جبکہ حکومت پنجاب کو جو کہ اصل مالک ہے کو ایک پیسہ بھی ڈی ایچ اے نے جمع نہ کروایا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں انکوائری کمیٹی بنانے اور ڈی ایچ اے سے اربوں روپے اس مد میں حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز(حاجی محمد اسحاق):

(الف)

جھگیاں الفلا	659K-12M-214sqft
گوہاوا	2820K-12M
چوہنگ خورد	2214K-19
کیر خورد	290K-03M
چرڑ	21742K-00
امر سدھو	2865K-
سبجپال	2215K-10M
اراضی سبجپال	6310K-09M
ملک پور	2987K-16M
شیوپورہ کلاں	842K-05M
گوبند پورہ	3715K-16M
بھنگالی	8265K-11M
جلال آباد	5984K-11M
چک دھیرہ	4760K-06M
ہیرا سنگھ والا	2447K-04M
لہنا سنگھ والا	3170K-03M
چک بھڑت	1481K-04M
حسن آباد	796K-0
فتح جنگ سنگھ والا	6889K-17
کماہاں	1806K-04M
بخشیش پورہ	3039K-19M
لیل	1089K-08M
دولو خورد	631K-04M
بلہڑ	3401K-12M
دیو خورد کلاں	9860K-04M
کوٹ ودھاوا سنگھ	1222K-14M
جٹھول	620K-03M
کرباٹھ	5315K-18M
سنگت پورہ	4224K-0

ہرپالکے	3995K-16M
روڑانوالہ	2768K-16M
پٹھان والا	1401K-15M
نتھا سنگھ والا	1700K-00
سوتا سنگھ والا	1158K-
ڈیرہ چاہل	5612k-10M
کھیٹر	3235k-

(ب) یہ درست ہے کہ دوسری ہاؤسنگ کالونیوں کی طرح ڈی ایچ اے کی حدود میں بھی کھالہ جات، راستہ جات اور شاملات دیہہ کا رقبہ آچکا ہے۔

(ج) حکومت نے تمام ضلعی آفیسران (ریونیو) کو ہدایات جاری کی ہیں کہ تمام ہاؤسنگ کالونیوں میں آنے والے رقبہ کا تعین کریں اور ان کی قیمت کا تعین کر کے ہاؤسنگ سوسائٹیوں سے رقم وصول کریں۔ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت تمام سوسائٹیوں سے کھالا جات وغیرہ کے رقبہ کی قیمت وصول کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

سال 2009، سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*4684: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب حکومت نے سال 2009 کے دوران کتنی سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کرائی؟

(ب) پنجاب حکومت نے سال 2009 کے دوران لاہور شہر میں کن کن علاقوں میں قبضہ گروپ سے سرکاری زمین واگزار کرائی؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ پنجاب میں 26495 ایکڑ سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروائی، ضلع وار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت محکمہ مال نے شہر لاہور میں 1497 کنال 3 مرلے سرکاری زمین واگزار کروائی، تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل بھلوال، سرکاری اراضی کی تفصیلات

*4719: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں محکمہ مال کی اراضی کس کس موضع چک اور شہر میں ہے تفصیل موضع وار بتائیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے نیز اراضی کتنے عرصہ کے لئے دی گئی ہے اور اس سے حکومت کو کتنی آمدن سالانہ ہوئی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان لوگوں سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) تحصیل بھلوال میں سرکاری اراضی 6954 کنال 17 مرلے ہے موضع وار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عارضی کاشت سکیموں میں 1244 کنال 13 مرلے زمین الاٹ ہوئی تھی جن کی سال 2010 تک توسیع کر دی گئی ہے اور سابقہ بقایا جات کی مد میں مبلغ -/4739906 روپے جمع کروا دیئے گئے ہیں اور اس طرح سابقہ الاٹمنٹ کے 24 کیسز فائنل کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) تحصیل بھلوال میں 5062 کنال 14 مرلے سرکاری اراضی پر مختلف لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے نام اور ولدیت کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نئی سکیم مجریہ 13-جنوری 2010 کے تحت ناجائز قابضین کو بولی میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔ اس طرح وہ پچھلی رقم ادا کر کے پٹہ دار بن سکتے ہیں۔

جی سی یونیورسٹی لاہور کی اراضی کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*4805: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 50 ایکڑ رقبہ جی سی یونیورسٹی لاہور کے لئے راجہ صاحب کی ملکیتی اراضی جو کہ ہربنس پورہ لاہور میں واقع ہے، الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) اس وقت کتنی اراضی مذکورہ یونیورسٹی کے قبضہ میں ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر سکیمیں بن رہی ہیں اور یہ سکیمیں کس کس نے ڈویلپ کی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس یونیورسٹی کے لئے مختص رقبہ پر محکمہ مال کے افسران کی ملی بھگت سے بااثر افراد نے قبضہ کر لیا ہے اور اس پر ہاؤسنگ کالونی بنا کر فروخت کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس یونیورسٹی کے لئے مختص رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ جی۔سی یونیورسٹی لاہور کے نام 50 ایکڑ رقبہ موضع ہربنس پورہ میں واقع ہے جو بروئے انتقال نمبر 23524، 23525 تبدیل حقوق قبضہ خانہ ملکیت سنٹرل گورنمنٹ و خانہ کاشت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ برائے لاہور کالج خواتین یونیورسٹی کے نام درج رجسٹر ڈ ہو کر مورخہ 04-05-2006 کو منظور ہوا۔

(ب) اس وقت یونیورسٹی کے قبضہ میں کوئی رقبہ نہ ہے۔کیونکہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے انہیں متبادل رقبہ دے دیا ہے۔

(ج) 50 ایکڑ میں سے 6 ایکڑ پر لیاقت علی وغیرہ نے ہاؤسنگ سکیم بنائی ہوئی ہے جس کا کیس روحیل اصغر بنام سرکار چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس زیر سماعت ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ مال کے افسران کی ملی بھگت سے بااثر افراد نے قبضہ کر لیا ہے۔رقبہ مذکورہ 50 ایکڑ میں سے 25 ایکڑ پر پرانی آبادی ڈیرہ حسن دین اور رانی پنڈ (رحمان پورہ) بنی ہوئی ہے اور یہی لوگ بذریعہ اشٹام رقبہ فروخت کرتے ہیں جس کا محکمہ مال کے ریکارڈ میں کوئی اندراج نہ ہوتا ہے۔

(ہ) ہاں! حکومت رقبہ قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور رقبہ واگزار کروانے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں جو کوئی بھی اس رقبہ پر تعمیر کرتا ہے اس پر متعلقہ تھانہ میں FIR درج کروادی جاتی ہے رقبہ مذکورہ کا مقدمہ عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ جناب جسٹس ثاقب نثار کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کی رٹ پٹیشن نمبر 363-R/06، 67-R/06 ہیں اور حکم امتناعی جاری شدہ ہے جس میں آئندہ تاریخ پیشی 23-01-2010 مقرر ہے بعد فیصلہ عدالت عالیہ کارروائی کی جائے گی اور ناجائز قابضین سے رقبہ مذکورہ بالا واگزار کروایا جائے گا۔

تحصیل میاں چنوں میں لمبرداروں کی تفصیلات

*4807: رانا بابر حسین: کیاوزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل میاں چنوں کے کس کس موضع / چک میں لمبردار کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے لمبرداروں کے پاس لمبرداری سکیم کے تحت ½12 ایکڑ رقبہ ہے اور کس کس نمبردار کے پاس یہ رقبہ نہ ہے؟

(ج) جن لمبرداروں کے پاس یہ رقبہ ہے ان میں سے کس کے پاس عارضی ہے اور کس کے نام پر مستقل ہے یا اس کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت جن لمبرداروں کے پاس اس سکیم کا رقبہ نہ ہے ان کو رقبہ دینے اور جن کو حقوق ملکیت ابھی تک نہ ملے ہیں ان کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں کل 174 چکوک / موضعات ہیں جن میں 306 لمبرداران کام کر رہے ہیں۔

(ب) کل 131 لمبرداران کو رقبہ مل چکا ہے اور 175 لمبرداران کو لمبرداری سکیم کے تحت رقبہ نہ ملا ہے۔

(ج) تحصیل میاں چنوں میں کل 8 لمبرداران کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں نمبرداری پالیسی مورخہ 17-01-2006 ہمراہ 22-10-2007 جاری کی ہیں جن کی رو سے ایسے تمام اہل نمبرداران جو اسی چک یا ملحقہ چک جہاں رقبہ سرکار موجود ہو استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جہاں تک نمبرداری سکیم میں آئندہ مالکانہ حقوق دینے کا سوال ہے تو متذکرہ بالا نوٹیفکیشن مورخہ 17-01-2006 نے پچھلے تمام لمبرداری نوٹیفکیشن ہائے کی جگہ لیتے ہوئے مالکانہ حقوق کے تصور کو ختم کر دیا ہے۔

تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پٹواریوں کے بغیر موضع جات ودیگر تفصیلات

*4892: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ کتنے موضع جات میں کون کونسے پٹواری کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے موضع جات پٹواریوں کے بغیر چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد وضوابط کے برعکس اکثر موضع جات کے پٹواری تین سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں، ایسا کس اتھارٹی کی اجازت سے ہو رہا ہے اور کیوں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا متعلقہ انتظامیہ جو پٹواری عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں ان کو فوری طور پر وہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ تحصیل میں پٹواریوں نے اپنی اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے، چھوٹے کسان و کاشتکاران کی بے قاعدگیوں سے بے حد تنگ ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کل پٹوار سرکل 145 ہیں جن میں سے 27 پٹوار سرکل بوجہ عدم بھرتی پٹواریاں خالی ہیں۔ تاہم ان کا اضافی کام بھی دیگر پٹواریوں کو عارضی طور پر سونپا گیا ہے۔ لسٹ پٹواریاں تحصیل دیپالپور بابت عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 52 پٹواریاں کی تعیناتی زائد از سہ سال ہے جن کا تبادلہ بھی زیر غور ہے مگر پٹواریاں کے تبادلہ جات پر بروئے چٹھی نمبری NO-3335-2009/2388-EF-I مورخہ 17-نومبر 2009 آمدہ بورڈ آف ریونیو پنجاب، پابندی عائد ہے بدیں وجہ تبادلہ جات زیر التواء ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں تفصیل بیان کی گئی ہے تبادلہ جات پٹواریاں بوجہ پابندی زیر التواء ہیں۔

(د) کچھ پٹواریاں کے زائد از سہ سالہ تعیناتی کی حد تک تو درست ہے مگر نشاندہی / شکایت برخلاف پٹواریاں پر فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

موضع ڈنگہ (گجرات) میں کی گئی غیر قانونی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*4903: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ڈنگہ (ضلع گجرات) میں کھتونی نمبر 2765 تا 10/2906 کے تحت رقبہ تعدادی 2423 کنال ایک مرلہ رجسٹر حقداران زمین سال 20-1919 سے شاملات دیہہ چراگاہ کا اندراج چلا آ رہا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رقبہ کا اب status تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا status تبدیل کر کے اب مذکورہ رقبہ کی خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کی جارہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال ڈنگہ (گجرات) کے اہلکاران و افسران کی اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ پر سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کو درخواست دی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کو کینسل کرنے کا حکم صادر فرمایا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ای۔ڈی۔او (آر) گجرات نے اس خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کو مورخہ 09-10-12 کو کینسل کر دیا مگر بعد ازاں اپنے ہی آرڈر مورخہ 09-10-22 کو کسی پریشر اور مالی لالچ میں آ کر اسی آفس نے اپنے آرڈر واپس لے لئے؟

(ز) کیا حکومت اس سلسلہ میں ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے اور خلاف ضابطہ الاٹمنٹ کینسل کروانے اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

نوٹ: سوال کا جواب درج کرنے سے پیشتر یہ وضاحت کرنی ضروری ہے کہ رقبہ زیر بحث اراضی سرکار (state land) نہ ہے۔ بلکہ شاملات دیہہ ہے جو مالکان دیہہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے۔

(الف) یہ درست ہے کہ رجسٹر حقداران زمین (مسل میعادی) سال 11-1910 کے تحت رقبہ تعدادی 2423 کنال 1 مرلہ کا اندراج خانہ ملکیت میں شاملات دیہہ چلا آ رہا ہے جبکہ موجودہ رجسٹر حقداران زمین سال 02-2001 کے کھیوٹ نمبر 1017، کھتونی نمبر 2765 تا 10/2906 خانہ ملکیت میں اندراج آسائش دیہہ چراگاہ درج تھا۔ تاہم جناب ایگزیکٹو

ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب(ریونیو)، گجرات نے مورخہ 2006-10-03 کو موضع ڈنگہ کے ریکارڈ مال کی پڑتال کی اور نوٹ پڑتال میں تحریر کیا کہ آسائش دیہہ چراگاہ کا رقبہ منتقل نہ ہو سکتا ہے۔ نوٹ پڑتال کی ایک کاپی بجانب ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں اس ہدایت کے ساتھ ارسال کی کہ ان قصور واران کے خلاف کارروائی ضابطہ کریں جنہوں نے آسائش دیہہ کا رقبہ منتقل کیا۔

اس پر اس وقت کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں نے اپنی رپورٹ بخدمت جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات ارسال کی اور تحریر کیا کہ مسلحقیت بندوبست سال 1910-11 سے 1960-61 تک رقبہ مذکورہ کی بابت اندراج شاملات دیہہ کا چلا آ رہا ہے جبکہ سال 1964-65 بدوں کسی حکم کے اس وقت کے عملہ مال نے اندراج شاملات دیہہ سے تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا تھا۔ لہذا بمطابق اندراج مسلحقیت بندوبست، موجود اندراج آسائش دیہہ چراگاہ کے بجائے شاملات دیہہ بصیغہ صحت اندراج درستی کی جانی مناسب ہے۔ رپورٹ موصول ہونے پر اس وقت کے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے مورخہ 2006-10-18 کو اندراج کی درستی کی جا کر شاملات دیہہ کا اندراج کرنے کا حکم دیا۔ اس حکم کے تحت انتقال نمبر 12582 درج ہو کر مورخہ 2006-11-13 کو منظور ہوا۔

(ب) یہ درست نہیں کہ اب اسکا اندراج (status) تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا گیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رجسٹر حقداران زمین (مسلحقیت) سال 1910-11 سے رجسٹر حقداران زمین سال 1960-61 تک اندراج شاملات دیہہ قائم رہا جبکہ رجسٹر حقداران زمین 1964-65 میں بلا حکم اور بدوں جواز اندراج اس وقت کے عملہ مال نے شاملات دیہہ سے تبدیل کر کے آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا۔ مابعد سال 2006 میں (جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے) جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے موضع ڈنگہ کے ریکارڈ مال کی پڑتال کرتے ہوئے آسائش دیہہ چراگاہ کے رقبہ کی منتقلی روک دی اور رقبہ منتقل کرنے کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں کو ہدایت کی۔ جن کی رپورٹ موصول ہوئی کہ مذکورہ بالا رقبہ کا اندراج رجسٹر حقداران زمین سال 1964-65 میں بلا حکم شاملات دیہہ سے آسائش دیہہ چراگاہ تبدیل کر دیا گیا تھا جس کی

درستی اندراج کا حکم مورخہ 06-10-18 کو ہوا جس کے تحت انتقال نمبر 12582 درج ہو کر مورخہ 06-11-13 کو منظور ہوا اور اندراج کی درستی کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ اس رقبہ کی الاٹمنٹ کی جارہی ہے۔ جیسا کہ جواب کے آغاز میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ رقبہ زیر بحث اراضی سرکار state land نہ ہے بلکہ شاملات دیہہ ہے۔ جس میں اس متعلقہ موضع کے مالکان اراضی ہی برابر بمطابق حصص مالکان ہوتے ہیں اور قبل از تقسیم اراضی مشترکہ ملکیت ہی تصور ہوتی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ میاں امجد محمود (برادر حقیقی ایم پی اے صاحب) نے ایک درخواست برائے درستی اندراج جناب سینئر ممبر صاحب، بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور کو پیش کی جنہوں نے اس پر ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو بمطابق قانون کارروائی کے لئے تحریر کیا۔ اس درخواست پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں سے رپورٹ طلب کی۔ رپورٹ موصول ہونے پر بخدمت جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو ارسال کی کیونکہ سابقہ حکم ان کی ہدایت پر جاری ہوا تھا۔ جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے سابقہ حکم کی نظر ثانی کی اجازت دی۔ سائل نے حقائق اخفاء میں رکھ کر سابقہ حکم کی نظر ثانی کروالی۔ جو کہ خلاف واقعات تھا جس پر حقائق سامنے آنے پر سابقا حکم مورخہ 09-10-12 کو واپس لے کر حکم مورخہ 06-10-18 کو بحال رکھتے ہوئے اندراج شاملات دیہہ ہی رکھے جانے کا حکم صادر کیا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ جناب سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب میاں امجد محمود (برادر حقیقی ایم پی اے صاحب کی درخواست پر DO(Revenue)/To Proceed as per law کا حکم صادر کیا تھا۔ کسی حکم کالعدم کرنے کا تحریر نہ کیا ہے اور نہ ہی شاملات دیہہ کی بابت کوئی حکم صادر فرمایا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز (ہ) کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے۔ میاں امجد محمود (برادر حقیقی ایم پی اے صاحب) کی درخواست پر سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بمطابق قانون کارروائی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو تحریر کیا۔ درخواست ہذا پر رپورٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں حاصل کی گئی برائے حصول اجازت نظر ثانی بخدمت جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات ارسال کی کیونکہ سابقہ حکم ان کی ہدایت پر جاری ہوا

تھا اور پیش رو کے حکم کی نظر ثانی کے لئے لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ 163 کے تحت اپنے سے سینئر ریونیو آفیسر کی اجازت ضروری ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اپنے ہی حکم کو واپس لیا تو پہلا حکم مورخہ 09-10-12 حقائق کو اخفاء میں رکھ کر جاری کروایا گیا۔ تاہم جب تمام حقائق علم میں آئے تو اپنے حکم پر نظر ثانی کر دی گئی کیونکہ یہ واقعات و حقائق کے برعکس تھا۔ اس معاملے میں کوئی پریشر اور مالی لالچ کو ملحوظ نہ رکھا گیا ہے۔ اراضی زیر بحث state land نہ ہے بلکہ شاملات دیہہ کی ملکیت ہے اور تقسیم سے قبل، مالکان دیہہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے۔

(ز) متعلقہ صوبائی اسمبلی پنجاب ہے۔

میاں چنوں شہر، جی ٹی روڈ کی چوڑائی کم کرنے کی تفصیلات

*4904: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میاں چنوں شہر (ضلع خانیوال) سے گزرنے والی جی ٹی روڈ کی چوڑائی کاغذات میں قیام پاکستان سے قبل سے 110 فٹ چلی آ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی دو رویہ تعمیر کی وجہ سے اس کی چوڑائی محکمہ مال کے اہلکاران و افسران نے دکانداروں سے مل کر 110 فٹ سے کم کر کے 80 فٹ کر دی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی چوڑائی کم کرنے سے اس سڑک کی دو رویہ تعمیر کی افادیت ختم ہو جائے گی؟

(د) کیا حکومت متعلقہ محکمہ مال کے سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے اور اس سڑک کی چوڑائی 110 فٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ مطابق شجرہ پارچہ فیلڈ بک بوقت بندوبست سال 63-1962 سڑک کی چوڑائی 110 فٹ تھی۔ نمبر خسرہ 102 نمبر خسرہ 15 نمبر خسرہ 20 نمبر خسرہ 103 کی چوڑائی مطابق فیلڈ بک شجرہ پارچہ 110 فٹ پائی جاتی ہے۔ مگر نمبر خسرہ 1568 جو کہ تھانہ چوک میاں چنوں سے شروع ہو کر جانب غرب ٹی چوک تک محیط ہے اس نمبر خسرہ میں سڑک کی چوڑائی جانب شرق 94 فٹ اور جانب غرب 84 فٹ ہے جو کہ برقبہ 11 کنال 6 مرلے

2سرساہی پر محیط ہے اس نمبر خسرہ کا رقبہ مطابق جمعبندی سال43-1942 میں بھی تا حال بدستور11 کنال6مرلے2سرساہی چلا آ رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بروئے فیلڈ بک مساوی بندوبست سال63-1962 سڑک ہذا کی چوڑائی کسی نے کم نہ کی ہے۔

(ج) سڑک کی چوڑائی مطابق ریکارڈ سال43-1942 تا حال بدستور چلی آ رہی ہے۔ کسی نے کمی بیشی نہ کی ہے۔ رقبہ بدستور 11 کنال 6مرلے 2سرساہی ہے۔ ثبوت میں نقل رجسٹر حقداران زمین سال43-1942اور سال53-1952 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطابق ریکارڈ سال63-1962 محکمہ مال کے اہلکاران نے سڑک کی چوڑائی میں کمی بیشی نہ کی ہے۔

لاہور میں قبرستان کے رقبہ کو واگزار کروانے کا مسئلہ

*4972: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع ستوکتلہ قبرستان کی کل اراضی 81 کنال 16مرلے پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبرستان پر قبضہ مافیا نے قبضہ کر رکھا ہے، کیا حکومت اسے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور قبرستان کا کل رقبہ 79K-15M ہے اور یہ سرکاری زمین نہ ہے-بلکہ پرائیویٹ آسائش دیہہ کی ملکیت ہے چونکہ قبرستان کی چار دیواری نہ ہے جس کی وجہ سے لوگ ناجائز قابض ہوئے ہیں-

(ب) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور موقع پر مندرجہ ذیل لوگ ناجائز قابض ہیں:-

1-	محمد یونس ولد شاہ محمد کا رقبہ	1K-17M
2-	اصغر علی ولد بسے خان	0-13
3-	محمد بابر ولد محمد لطیف	0-2
4-	شکیل ولد محمد لطیف	0-1-112

5۔	جاوید مسیح	0-11-113
6۔	جیرا مسیح وغیرہ	0-13-0
7۔	محمد اشرف ولد عبدالعزیز	0-11-0
8۔	یعقوب مبارک پسران صادق	0-10-0
9۔	منشاء ولد اصغر علی	1-6-0
10۔	ریاست علی	0-0-6
11۔	شوکت مسیح وغیرہ	1-18-0
	کل رقبہ میزان:	8K-1M

قابضین نے پختہ تعمیرات تیار کی ہیں اور ان میں رہائش پذیر ہیں۔

ان ناجائز قابضین نے بعدالت محمد آصف سول جج لاہور سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے جس کا مقدمہ نمبریC۔5833 مورخہ 25-02-2010 ہے اور اس کی آئندہ تاریخ پیشی 05-07-2010 مقرر ہے۔بعد فیصلہ عدالت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد / ٹوبہ ٹیک سنگھ، گھوڑی پال سکیم کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ

*5040: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال سکیم کے تحت کتنی اراضی الاٹ کی گئی تھی؟

(ب) کتنے اور کس کس الاٹی کو حقوق ملکیت منتقل ہو چکے ہیں اور کس کس الاٹی کو ابھی تک حقوق ملکیت نہیں ملے؟

(ج) کیا حکومت باقی الاٹیز کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) گھوڑی پال سکیم کے تحت ضلع فیصل آباد میں رقبہ بقدر K۔21241 الاٹ شدہ ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی رقبہ الاٹ نہ ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں ابھی تک کسی الاٹی کو حقوق ملکیت منتقل نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی ایسی کوئی پالیسی موجود ہے جس کے تحت مالکانہ حقوق دیئے گئے ہوں۔

(ج) جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں سرکاری اراضی اور ناجائز قابضین کی تعداد و تفصیل

*5045: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں سرکاری زمین کتنی ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی زمین پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) ان ناجائز قابضین کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(د) ان ناجائز قابضین سے آج تک تاوان کی کتنی رقم وصول ہوئی اور کن کن کے ذمہ تاوان بقایا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے تاوان کی رقم وصول کرنے اور ان سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل سرکاری اراضی 1653A-7K-10M ہے جن چکوک میں واقع ہے تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 5104 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے۔

(ج) ناموں کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین سے مبلغ۔/1066928 روپے تاوان وصول کیا گیا ہے اور بقایا ناجائز قابضین کے خلاف تاوان وصولی کی کارروائی جاری ہے۔ تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت ناجائز قابضین سے رقم وصول کر رہی ہے تاہم کالونیز ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن مجریہ 13۔جنوری 2010 ناجائز قابضین سے پچھلے بقایاجات وصول کر کے ان کو بولی میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ وہ حکومت کے پٹہ دار بن سکیں۔

ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے کی تفصیلات

*5154: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشی کے لائسنس کس کس کے پاس ہیں؟

(ب) کتنے افراد نے یکم جنوری 2009 سے آج تک اشٹام فروشی کے لائسنس کے لئے درخواستیں دیں ان کے نام، ولدیت اور پتاجات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد کو لائسنس جاری کئے گئے ہیں اور کتنے افراد کو ابھی تک لائسنس جاری نہیں ہوئے؟

(د) یکم جنوری 2008 سے آج تک اس ضلع کو کتنی مالیت کے اور کتنی کتنی مالیت کے اشٹام جاری ہوئے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشوں کی تعداد 261 ہے ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2009 سے آج تک 39 افراد نے اشٹام فروشی کے لئے درخواستیں دیں جن کے نام ولدیت اور پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 11 افراد کو لائسنس جاری ہوئے 28 افراد کو لائسنس جاری نہ ہوئے۔

(د) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر سرگودھا سے تفصیل حاصل کی گئی جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، لمبرداری رقبہ الاٹ کرنے کی تفصیلات

*5217: **میاں شفیع محمد:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 06-1-17 اور 07-10-22 کے مطابق ہر اہل لمبردار کو صوبائی حکومت کا رقبہ جو زیر بار نہ ہو لمبرداری گرانٹ پر دیا جاتا ہے؟

(ب) لمبردار کی اہلیت کا معیار اور لمبرداری گرانٹ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا الاٹمنٹ صوبہ کے کتنے اور کون کون سے اضلاع میں نافذ العمل ہے؟

(د) ضلع رحیم یار خان میں اب تک کتنے موضع جات اور چکوک کے لمبردار اس سکیم سے مستفید ہو رہے ہیں نام مع موضع جات کی تفصیل بتائیں نیز ضلع کے جن لمبرداروں کو یہ الاٹمنٹ نہیں ہوئی، کیا ان کو مطلوبہ معیار پورا کرنے پر حکومت رقبہ الاٹ کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر مال وکالونیز(حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبرCV۔50/2006۔81 مورخہ2006۔01۔17 کے تحت فری لیز سکیم میں ہر مستقل لمبردار کو00۔100کنال رقبہ لمبرداری گرانٹ بصورت دستیابی کالونی چکوک میں دینے کی پالیسی جاری کی ہے۔

(ب) گرانٹی چک / موضع کا مستقل لمبردار ہواور00۔100کنال رقبہ اسی چک / موضع میں بقایا سرکار ہواور ہر لحاظ سے پاک وصاف ہو، کسی بھی عدالت سے کوئی حکم امتناعی جاری شدہ نہ ہو۔

(ج) مذکورہ سکیم پنجاب کے تمام اضلاع جہاں رقبہ صوبائی حکومت موجود ہے نافذالعمل ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں اب تک چکوک میں لمبرداری کو فری لیز سکیم کے تحت رقبہ دیا جاچکا ہے ان کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں جن لمبرداران کو تاحال الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے اگر مطابق پالیسی معیار پر پورااترتے ہیں تو وہ DOR کو اس کے لئے درخواست دے سکتے ہیں تاہم سکیم نافذالعمل ہے۔

چک نمبر43 سرگودھا، کچی آبادیوں کے مالکانہ حقوق کا مسئلہ

*5396:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ النور کالونی اور مدینہ کالونی چک43 گھسنانوالہ ضلع سرگودھا کے مکین عرصہ سے مذکورہ رہائشی کالونیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ کررہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونیاں کچی آبادی ایکٹ کی تمام شرائط پر پورااترتی ہیں اگر ہاں تو ان کو اب تک مالکانہ حقوق نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر مال وکالونیز(حاجی محمد اسحاق):

(الف) النور کالونی اور مدینہ کالونی چک43 گھسنانوالہ ضلع سرگودھا کو تاحال ڈائریکٹوریٹ جنرل کچی آبادیز لاہور نے باضابطہ طور پر کچی آبادیز کی ڈیکلریشن کا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا ہے۔اس ضمن میں ڈائریکٹوریٹ کچی آبادیز نے ڈی سی او سرگودھا کو مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لئے مورخہ20-05-2010 کو تحریر کیا ہوا ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

جب ان دونوں کچی آبادیوں کا ڈیکلریشن نوٹیفکیشن جاری ہو جائے گا مابعد بورڈ آف ریونیو پنجاب یہ جگہ TMA کے نام منتقل کر دے گا۔پھر وہاں کے مکین حقوق ملکیت حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ کچی آبادیز میں یہ کیس زیر غور ہے اور مکمل معلومات فراہم ہونے پر ڈائریکٹوریٹ فیصلہ کرے گا۔

ڈی او(آر) رحیم یار خان کے پاس کیسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5449: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی او(آر) رحیم یار خان کے پاس اس وقت کل کتنے کیسز ہیں اور یہ کتنے کتنے عرصہ سے زیر سماعت ہیں؟

(ب) 2008 سے آج تک کتنے کیسز پر فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر التواء ہیں یہ کب تک نمٹا دیئے جائیں گے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کی عدالت میں 269 زیر سماعت ہیں عرصہ بابت رہنے زیر سماعت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2008 سے سابقہ 103 کیسز تھے 2008 سے 31-مارچ 2010 تک 641 نئے کیس دائر ہوئے کل 744 کیس اور ان میں سے 475 کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے۔269 کیس ابھی تک زیر سماعت ہیں جن کا فیصلہ جلد کر دیا جائے گا۔

قصور موضع ٹھاکرہ میں سرکاری زمین، قابضین سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*5539: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع ٹھاکرہ تحصیل و ضلع قصور کا کل رقبہ زرعی کتنا ہے؟

(ب) اس میں سرکاری رقبہ کتنا ہے؟

(ج) کھتونی نمبر 49،42،9،922،94،78 کا تقریباً 900 ایکڑ رقبہ ریکارڈ کے مطابق کس کی ملکیت ہے؟

(د) 900 ایکڑ رقبہ مطابق ریکارڈ کس کا ہے؟

(ہ) موقع پر کس کا کتنے عرصہ سے قبضہ ہے نام اور ولدیت بیان فرمائیں، ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) موضع ٹھاکرہ میں کل زرعی رقبہ 227 ایکڑ ہے۔

(ب) اس موضع میں سرکاری رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ج) کھتونی نمبر 9، 42، 49، 78 کا کل رقبہ 97 کنال 14 مرلے ہے جبکہ کھتونی نمبر 94 اور 922 ندارد ہیں۔مذکورہ رقبہ میں 67 کنال 9 مرلے نجی مالکان کی ملکیت ہے اور 30 کنال 5 مرلے غیر ممکن سڑک ملکیتی صوبائی حکومت ہے۔

(د) موضع ٹھاکرہ میں اتنی مقدار میں کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ہ) کوئی سرکاری رقبہ مذکورہ ممبران میں کسی کے زیر قبضہ نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان، لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کی تفصیلات

*5543: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبہ بھر میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کے منصوبہ کا آغاز کیا تھا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ اب تک کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کا کتنا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا جا چکا ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) صوبے کے 18 اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا منصوبہ سال 2007 میں ورلڈ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔تاہم تکنیکی وجوہات کی بنا پر اولین سالوں میں یہ منصوبہ کسی ضلع میں شروع نہ ہو سکا۔منصوبے کا دائرہ اب صوبے کے تمام اضلاع پر پھیلا دیا گیا ہے۔اس توسیع شدہ منصوبے کی منظوری 20-08-2009 کو دی گئی۔

(ب) متذکرہ بالا منصوبے کو تجرباتی بنیادوں پر پہلے تین اضلاع میں شروع کیا جا رہا ہے جو درج ذیل ہیں:-

1۔ لاہور 2۔ لودھراں 3۔ حافظ آباد

(ج) رحیم یار خان کے کل 1150 مواضعات کے ریکارڈ میں سے 566 مواضعات کا ریکارڈ مکمل طور پر اور 259 مواضعات کا ریکارڈ جزوی طور پر تجرباتی بنیاد پر کمپیوٹرائز کیا گیا تھا۔تاہم سافٹ ویئر کے مسائل کی بنا پر یہ استعمال نہیں کیا جا سکا۔اب اسی کمپیوٹرائز شدہ ریکارڈ کے استعمال کے لئے طریق کار وضع کیا جا رہا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں پٹواریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5563: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی پڑی ہیں، کتنے پٹواریوں کے پاس ایڈیشنل چارج ہے؟

(ج) کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(د) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس ضلع میں کتنے پٹواریوں کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کام کرنے والے پٹواریوں کی تعداد 232

(ب)

i) ضلع گوجرانوالہ کی 5 تحصیلوں میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں 266

ii) ضلع گوجرانوالہ میں پٹواریوں کی خالی اسامیاں 34

iii) ضلع گوجرانوالہ میں جتنے پٹواریوں کے پاس ایڈیشنل چارج ہے۔ 52

(ج)

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل 11 پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی چل رہی ہے:۔

1۔ عبدالمنان پٹواری تحصیل صدر گوجرانوالہ کے خلاف موضع تھیڑی سانسی ضلع گوجرانوالہ میں واقع رقبہ کا انتقال نمبر 3379 غیر قانونی طور پر سب رجسٹرار صدر لاہور سے تصدیق شدہ رجسٹری نمبری 4134 مورخہ 1994-5-5 کی رو سے درج کرنے کے الزام کے تحت محکمانہ انکوائری زیر کارروائی ہے۔

2- محمد امین سابقہ پٹواری حلقہ گوجرانوالہ زرعی نے محمد اعظم ولد محمد منیر کے ملکیتی رقبہ کی فردات ملکیت دیگر افراد کو جاری کیں۔ رقبہ گوہر علی کے نام منتقل ہو گیا۔ اس الزام کے تحت اس پٹواری کے خلاف مقدمہ نمبر 668 مورخہ 17-10-2009 زیر دفعہ 468/420-471 ت پ درج ہوا اور محکمانہ انکوائری بھی زیر کارروائی ہے۔

3- محمد اعظم سابقہ پٹواری حلقہ کھیالی شاہ پور کے خلاف مندرجہ ذیل الزامات کے تحت محکمانہ انکوائری زیر کارروائی ہے۔

(i) کہ اس نے موضع پپلی گورائیہ کا رجسٹر گرداوری دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مجاز اتھارٹی کو رپورٹ بھجوانے کی بجائے از خود نیا رجسٹر گرداوری تیار کیا۔

(ii) رجسٹر گرداوری موضع کھیالی شاہ پور کے خانہ ملکیت میں درج نمبران خسرہ 1736-1737 کی جمع بندی کے ساتھ مطابقت نہ تھی اس کے علاوہ مختلف خسرہ نمبران کا رقبہ بھی جمعبندی کے رقبہ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا تھا۔

(iii) اس موضع کھیالی شاہ پور کی گرداوری نہ کی جو دوران پڑتال نامکمل رجسٹر گرداوری سے عیاں ہوا اور موقع ملاحظہ سے چیک کیا گیا۔ اس کے علاوہ رجسٹر گرداوری میں غلط اندراج کیا گیا۔

(iv) اس نے موضع پپلی والا کی گرداوری کے متعلق رجوع نہ کیا۔

(v) اس نے جن گرداوریوں کا روزنامچہ واقعاتی میں اندارج کیا وہ غلط اور نامکمل تھیں۔

4- محمد جاوید پٹواری (حلقہ کوٹ قاضی) کو گندم کی خریداری کے سلسلہ میں زمینداروں کی فہرست میں غلط نام درج کرنے کے الزامات ثابت ہونے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔

5 جبار احمد پٹواری (حلقہ سابقہ کاموں کی) کے خلاف غلط فرد جاری کرنے کے الزام پر انکوائری ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (جنرل) گوجرانوالہ کے پاس زیر سماعت ہے۔

6- مسکین علی پٹواری (حلقہ ڈھولن) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی زیر سماعت ہے۔

7- شہزادہ آصف پٹواری (حلقہ سابقہ منڈیالہ پوناںچ) کے خلاف گل نواز کی درخواست پر رشوت لینے کے الزام میں انکوائری ریونیو آفیسر حلقہ واہنڈو کے پاس زیر سماعت ہے۔

8- ارشاد احمد پٹواری (حلقہ سموں والا) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی 5 سال کی سروس اور 5 سال کی سالانہ ترقیاں ضبط کی گئیں۔

9- شوکت علی پٹواری (حلقہ گلو کی) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی۔

10- اخلاق احمد پٹواری (حلقہ چنڈالہ) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی گئی۔

11- افتخار احمد پٹواری (حلقہ پل شاہدولہ) کے خلاف بروقت رجسٹر حقداران زمین (جمعبندی) تیار نہ کرنے اور وصولی واجبات سرکار میں دلچسپی نہ لینے پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور اس کی ایک سال کی سروس اور ایک سال کی سالانہ ترقی ضبط کی گئی۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل دو پٹواریوں کے خلاف قانونی کارروائی چل رہی ہے۔:

1- محمد امین پٹواری حلقہ گوجرانوالہ زرعی کے خلاف سائل محمد اعظم ولد محمد منیر قوم شیخ ساکن مدنی محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی درخواست پر مقدمہ نمبر 668 مورخہ 2009-10-7 بجرم 471/468/420 ت پ تھانہ سول لائن گوجرانوالہ میں درج رجسٹر ہوا کہ سائل موضع کنگنی والا مالک اراضی تھا جس نے پٹواری کو کہا میرے بغیر فرد جاری نہ کی جائے تاہم پٹواری مذکورہ کے فردات جاری کرنے کی وجہ سے سائل کا رقبہ محمد نواز بھنڈر وغیرہ نے ملی بھگت کر کے اپنے بیٹے گوہر علی کے نام کروالیا۔

2-

(i) محمد اعظم پٹواری کھیالی شاہ پور کے خلاف الزام ہے کہ موضع پپلی والا کا رجسٹر گرداوری دستیاب نہ تھا اور مذکورہ رجسٹر کے گم ہونے کی بابت مجاز اتھارٹی کو رپورٹ نہ کی گئی تھی تاہم ایک نیا رجسٹر گرداوری تیار کر رہا تھا۔

(ii) رجسٹر گرداوری موضع کھیالی شاہ پور کے خانہ ملکیت میں خسرہ نمبران 1737-1736 کی جمعبندی کے ساتھ مطابقت نہ تھی اس کے علاوہ مختلف خسرہ نمبران کا رقبہ بھی جمعبندی کے رقبہ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا تھا۔

(iii) موضع کھیالی شاہ پور کی گرداوری نہ کی گئی ہے جو نامکمل رجسٹر سے عیاں ہوا ہے اور موقع ملاحظہ سے چیک کیا گیا ہے رجسٹر گرداوری میں غلط اندراج کیا گیا ہے۔

(iv) موضع پپلی والا کی گرداوری کے متعلق رجوع نہ کیا گیا ہے۔ جن گرداوریوں کا روزنامچہ واقعاتی میں اندراج کیا گیا ہے وہ غلط اور نامکمل ہیں۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری2009 سے جو پٹواری بھرتی ہوئے، ان کے نام اور گریڈ:۔

	نام	گریڈ
1۔	محمد شفیق ولد قطب دین، سکنہ نوشہرہ ورکاں	9
2۔	آصف اقبال ولد محمد صادق سکنہ غیبی تحصیل نوشہرہ ورکاں	9
3۔	سید محسن عباس ولد سید سجاد حسین سکنہ وزیر آباد	9

ضلع گوجرانوالہ میں نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5564: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر کون کون سے افراد کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین تین یا اس سے بھی زائد عرصہ سے اسی ضلع میں کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں تحصیلدار کی 5 اور نائب تحصیلدار کی 16 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ اس وقت صرف نائب تحصیلدار کی تین اسامیاں خالی ہیں جو کہ مورخہ 10-12-2007، 30-01-2010 اور 02-03-2010 سے خالی ہیں۔

(ب) تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی اسامیوں پر تعینات اہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تحصیلداران

نام	عہدہ / جائے تعیناتی	گریڈ
جاوید سرور	تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	16
رانا محمد جمیل	تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	16
فرخ رضا	تحصیلدار کامونکی	16
جاوید اقبال	تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	16
محمود احمد بھٹی	تحصیلدار وزیر آباد	16

(2)نائب تحصیلداران

نام	عہدہ / جائے تعیناتی	گریڈ
محمد عباس چیمہ	نائب تحصیلدار آفس گوجرانوالہ	14
شرجیل پرویز فاروقی	نائب تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	14
محمد منشاء چیمہ	نائب تحصیلدار (صدر) گوجرانوالہ	14
میاں محمد نذیر	نائب تحصیلدار (صدر) گوجرانوالہ	14
مہربان علی	نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	14
محمد رفیق	نائب تحصیلدار کامونکی	14
محمد اکرم	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد اکبر	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد ارشد وڑائچ	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
محمد مظہر اقبال	نائب تحصیلدار وزیرآباد	14
عثمان غنی	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14
ہمایوں خالد	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14
محمد سرفراز	نائب تحصیلدار (زیرتربیت)	14

(ج)

نام تحصیلدار / نائب تحصیلدار	ضلع گوجرانوالہ میں تعیناتی تاریخ
رانا محمد جمیل تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	14-12-2005
محمد عباس چیمہ نائب تحصیلدار آفس گوجرانوالہ	28-03-2006
شرجیل پرویز فاروقی، نائب تحصیلدار سٹی گوجرانوالہ	20-09-2004
منشاء چیمہ نائب تحصیلدار صدر گوجرانوالہ	22-02-2003
میاں محمد نذیر نائب تحصیلدار (صدر گوجرانوالہ)	01-07-1999
مہربان علی نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں	20-04-2002
محمد رفیق نائب تحصیلدار کامونکی	29-10-2002
محمد اکبر نائب تحصیلدار وزیرآباد	09-07-2001
محمد اکرم نائب تحصیلدار وزیرآباد	18-01-2001
مظہر اقبال نائب تحصیلدار وزیرآباد	24-10-2001
محمد ارشد وڑائچ نائب تحصیلدار وزیرآباد	20-11-2005

(د) نائب تحصیلدار کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کام کر رہی ہے اور پروموشن کیس زیر کارروائی ہے خالی اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

لاہور کی حدود میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی بے قاعدگیاں

*5649: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی حدود میں واقع نجی ہاؤسنگ سوسائٹیاں زمین کی ٹرانسفر کی مد میں تمام فیس خود وصول کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نجی سوسائٹیاں تمام رقم خود وصول کر کے پلاٹوں کی ٹرانسفر کی مد میں سرکاری خزانے میں کوئی رقم جمع نہیں کرواتیں اور اس طرح سرکاری خزانے کو بھاری نقصان ہوتا ہے؟

(ج) کیا پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں پلاٹوں کی ٹرانسفر کروانے والوں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ دو فیصد سٹیمپ ڈیوٹی سرکاری خزانے میں جمع کروائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز، ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہاؤسنگ سوسائٹیز، ڈیپارٹمنٹل ہاؤسنگ کالونیز و دیگر نجی رہائشی سوسائٹیز تمام ٹرانسفرز پر دو فیصد سٹیمپ ڈیوٹی وصول کر رہی ہیں جو کہ خزانہ حکومت پنجاب کے جاری کردہ اکاؤنٹ نمبر BO2720 میں جمع کروا رہی ہیں۔ البتہ چند ایک نجی ہاؤسنگ سوسائٹیاں خرید و فروخت بذریعہ رجسٹری منتقلی کر رہی ہیں۔

بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تشکیل شدہ Special Inspection Teams ان کا آڈٹ کرتی ہیں اور خورد بُرد کی صورت میں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مزید یہ کہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تشکیل شدہ Special Inspection Teams ان کا آڈٹ کرتی ہیں اور خورد بُرد کی صورت میں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے بذریعہ فنانس ایکٹ 2008 سٹیمپ ایکٹ 1899 کے ترمیمی شیڈول-1، آرٹیکل 63-A کے تحت ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ اتھارٹی، کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کمپنی اور ڈویلپرز کی پراپرٹی کی ٹرانسفر پر دو فیصد سٹیمپ ڈیوٹی مورخہ 01-07-2008 سے نافذ کی گئی ہے۔ پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں پلاٹوں کی ٹرانسفر کروانے والوں پر لازم ہے کہ وہ سرکاری خزانے میں دو فیصد کے حساب سے سٹیمپ ڈیوٹی جمع کروائیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی او (آر) / ڈی ڈی او (آر) کے اختیارات اور رجسٹری کے مراحل کی تفصیل

192: جناب شاہان ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈی او (آر)، سب رجسٹرار ڈی ٹی او (آر) کی موجودگی میں اور بغیر کسی عذر کے رجسٹریاں کرنے کا مجاز ہے؟

(ب) قواعد کے مطابق اس بارے مکمل معلومات فراہم کی جائیں؟

(ج) رجسٹری انتقال کن مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ڈی او (آر) بطور ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے فرائض انجام دیتا ہے اور ماتحت سب رجسٹرار صاحبان کے کام کی نگرانی اور ضروری احکام جاری کرنے کا مجاز ہے۔

2۔ زیر دفعہ۔30 رجسٹریشن ایکٹ ڈسٹرکٹ رجسٹرار بغیر کوئی وجہ بتائے اپنے ضلع کے کسی بھی سب رجسٹرار کے دائرہ اختیار میں جو دستاویزات آتی ہوں، ان کی رجسٹری کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر جز (الف) میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(ج) بوقت رجسٹری سب رجسٹرار انتقال فیس موقع پر وصول کر لیتا ہے اور دستاویز کی ایک نقل متعلقہ ریونیو آفیسر کو برائے انتقال اندراج کے لئے بھیج دیتا ہے۔

مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر اراضی کی رجسٹریوں کی روک تھام

193: جناب شاہان ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جائیداد / زمین کی مارکیٹ ریٹ سے انتہائی کم قیمت کو ظاہر کر کے رجسٹریاں کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسا کرنے سے سرکاری خزانے کو شدید نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں ملوث سرکاری اہلکاران / افسران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اگر ہاں تو کیسے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل ایوان میں پیش کیا جائے؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) جائیداد / زمین کی مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت ظاہر کر کے رجسٹریوں کے سدباب کے لئے ضلعی کلکٹر صاحبان کو زیر دفعہ A-27 اشٹام ایکٹ اختیارات دیئے ہیں کہ وہ اپنے ضلع کے تمام اربن علاقوں کی ویلیوایشن مرتب کریں لہذا رجسٹریوں پر بحساب مالیت ویلیوایشن ٹیبل جاری کردہ ضلع کلکٹر کے مطابق اشٹام ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ سرکاری خزانے کو نقصان سے بچانے کے لئے ضلعی کلکٹر صاحبان کو زیر دفعہ A-27 اشٹام ایکٹ 1899 یہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں کہ وہ جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے بذریعہ ویلیوایشن ٹیبل مارکیٹ ویلیو مقرر کریں۔

(ج) اگر کوئی سرکاری اہلکار / افسر مقرر کردہ ویلیوایشن ٹیبل سے کم قیمت پر رجسٹری کرنے میں ملوث ہو تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی ہے اور ان کے خلاف پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی معاملہ اٹھایا جاتا ہے۔

(د) ہر سال جائیداد کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی کلکٹر صاحبان اسی حساب سے نئے سرے سے ویلیوایشن ٹیبل میں جائیداد کی قیمت ترتیب دیتے ہیں۔

ضلع فیصل آباد، پٹواری، قانونگو و نائب تحصیلدار کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

197: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں پٹواریوں کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان اسامیوں میں سے کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) قانونگو اور نائب تحصیلدار کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(د) اس محکمہ میں آخری محکمانہ ترقی کی میٹنگ کب ہوئی تھی، قانون کے مطابق یہ میٹنگ کتنے کتنے وقفہ سے ہونی چاہئے؟

(ہ) کیا مجاز اتھارٹی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مستقبل قریب میں محکمانہ ترقی کے لئے میٹنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (حاجی محمد اسحاق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پٹواریوں کی کل اسامیاں 314 ہیں۔

(ب) اسامیوں کے خالی ہونے کا تناسب پٹواریوں کی ریٹائرمنٹ / برخاستگی / دوران سروس وفات یا ان کی بطرف قانونگو ترقی سے سال بہ سال تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔تاہم اس وقت ضلع ہذا میں 29اسامیاں خالی ہیں جو تقرری کی منتظر ہیں۔

(ج) قانونگو کی کل تعداد43ہے ۔ مگر اس وقت 24قانونگو کام کررہے ہیں ۔ باقی 15اسامیاں پٹواریوں سے بذریعہ ترقی کئے جانے کی منتظر ہیں جو کہ بذریعہ سفارش (محکمانہ ترقی کی خاطر بنائی گئی) کمیٹی کے اجلاس میں پُر کی جاتی ہیں۔جہاں تک نائب تحصیلدار کی اسامیوں کا تعلق ہے تو وہ فیصل آباد ضلع میں کل 28ہیں جن میں سے بی کلاس 9اسامیاں خالی ہیں جو کہ بذریعہ محکمانہ ترقی پُر کی جاتی ہیں اور ترقی کے لئے قانونگو کے سنیارٹی کم فٹنس کو مدنظر رکھا جاتا ہے ۔ نائب تحصیلدار کی خالی اسامیوں پر ترقی کے لئے مورخہ 2010-01-15کو میٹنگ برائے ترقی قانونگو مقرر کی گئی ۔ مگر ریونیو ایڈمنسٹریشن سروس رولز میں ترمیم کی وجہ سے اس عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی کیونکہ اب ترقی کے امیدواران کا کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔ کمپیوٹر کی بابت سوال پُر کرنے پر کوئی امیدوار اس معیار پر پورا نہ اترا اور امیدواران کو اگلی میٹنگ تک کمپیوٹر سیکھنے کا موقع دیا گیا ہے۔

(د) اس محکمہ میں آخری ترقی کی میٹنگ مورخہ 2010-01-15کو ہوئی تھی ۔ ترقی کے لئے میٹنگ کا کوئی وقفہ مقرر نہ ہے ۔ جب اسامیوں کی تعداد اس قدر ہو کہ پُر کرنا ضروری ہو تو میٹنگ منعقد کر لی جاتی ہے اور تقرریاں کر دی جاتی ہیں۔

(ہ) مجاز اتھارٹی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مستقبل قریب میں ارادہ رکھتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب کے تعلیمی اداروں کو پرائیویٹ کرنے پر طلباء واساتذہ کا احتجاج

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں دو معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ایک وجہ وہ ہے جس وجہ سے آج کا اجلاس دیر سے شروع ہوا ہے۔ میں، میرے ساتھی اور منسٹر صاحبان بھی یہاں تشریف لا رہے تھے تو مال روڈ کو blockکیا ہوا تھا۔ مال روڈ پر سکول کی وردیاں

پہنے ہوئے پھولوں جیسے بچے لیٹے ہوئے تھے۔ ویسے تو آج کل سڑکوں پر تقریباً ہر شعبہ زندگی کے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ آج احترام استاد کا عالمی دن ہے، اس دن ہی ان کے مطالبات یہ ہیں کہ تعلیمی اداروں میں جو بورڈ آف گورنرز بنائے جا رہے ہیں اور اداروں کو پرائیویٹائز کیا جا رہا ہے اس کا سارے کا سارا بوجھ فیسوں کی صورت میں والدین پر آجاتا ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بھی پیدا ہوتی ہے اور معاملات بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سلام ٹیچر یا احترام ٹیچر کا دن غلام ٹیچر کے طور پر منایا جا رہا ہے کہ باہر بسوں پر طلباء آئے ہیں۔ اس انتظامی قدم کو پروفیسرز، ٹیچرز، سٹوڈنٹس اور سول سوسائٹی مسترد کر رہی ہے اور وہ سڑکوں پر ہے۔ میرا یہاں پر کردار یہی ہے کہ میں حکومت کو اپنی تجاویز دوں اور ان پر وہ کچھ بہتر کر سکے جس سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو اور لوگوں کی بے چینی دور ہو سکے۔

وزارت داخلہ کا علماء کی زندگی کو خطرے سے حکومت پنجاب کو مطلع کرنا

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں اور میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے روزنامہ "ایکسپریس" کے مطابق وزارت داخلہ نے ایک خط حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ دو بزرگ تبلیغی رہنما مولانا عبدالوہاب صاحب اور مولانا طارق جمیل صاحب کی زندگی کو خطرہ ہے، چار اشخاص کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ان کے پاسپورٹ نمبر بھی دیئے گئے ہیں اور کچھ guidelines بھی دی گئی ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے بھی خطوط لکھے جاتے رہے ہیں اور خطوط حادثات ہونے کے بعد متنازعہ چیزیں بن جاتی رہی ہیں کہ ہم نے لکھا وہاں پر پہنچا یا نہیں پہنچا۔ اب چونکہ یہ معاملہ میڈیا میں آگیا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ یہ نہایت ہی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ یہ تبلیغی بزرگ قوم کا اثاثہ ہیں اگر حکومت کچھ کر رہی ہے تو خوشی کی بات ہے ورنہ میں یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مرکز کی جانب سے آئے ہوئے اس خط کو seriously لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک معزز قائد حزب اختلاف کی بات ہے تو دونوں شخصیات مولانا عبدالوہاب صاحب اور مولانا طارق جمیل صاحب یقیناً انتہائی قابل

احترام علماء کرام ہیں۔ ان کی اسلام کے لئے بڑی خدمات ہیں اور ہمیشہ ان کا اسلام کی خدمت کا aspect رخ غیر سیاسی ہوتا ہے۔ وہ غیر متنازعہ لوگ ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج جو خبر اخبار کی زینت بنی ہے۔ انہوں نے جس رپورٹ کا حوالہ دیا ہے ہم اس کا پوری تفصیل سے جائزہ لیں گے کیونکہ بعض اوقات وزارت داخلہ کی طرف سے ہمیں ایسی رپورٹس بھی موصول ہوئی ہیں کہ جن کا بعد میں کوئی سر پیر trace نہیں ہوا اور intelligence agencies کی رپورٹیں صرف ایک source ہوتی ہیں۔ وہ ایک امکانی صورتحال کو ظاہر کرتی ہیں اور قیاس کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ ان پر اس طرح سے definitely بات without verification کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ میرا اپنا یقین ہے کہ یہ دونوں صاحبان مولانا عبدالوہاب صاحب اور مولانا طارق جمیل صاحب کا اسلامی خدمت کا رخ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کسی کی بھی دل آزاری کا باعث بنتے ہوں گے یا ان کو کسی سے کوئی خطرہ ہو گا لیکن تاہم قائد حزب اختلاف نے یہ بات جو کی ہے تو ان دونوں صاحبان سے رابطہ کر کے معلوم کیا جائے گا تو وہ جس قسم کی سکیورٹی چاہتے ہیں یا جس قسم کا خطرہ محسوس کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کو اس قسم کی سکیورٹی فراہم کرے۔

جناب سپیکر! دوسری بات قائد حزب اختلاف نے طلباء کے احتجاج کے بارے میں کی ہے جو اس وقت چل رہا ہے۔ اس میں بورڈ آف گورنرز کا معاملہ ہے لیکن دراصل اس کا بنیادی مقصد اداروں کو institutionalized کرنا، independent کرنا اور ان کو حکومت کے سرخ فیتے سے آزادی دلانا ہے لیکن اس میں جو procedure طے ہوا ہے اس پر بعض لوگوں کو بعض reservations ہیں۔ اس پر محکمہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر رہا ہے اور بالآخر جو ایک consensus point ہوگا اس پر انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو طے کیا جائے گا اور اس پر اگر قائد حزب اختلاف یا اپوزیشن کا کوئی دوسرا ممبر رہنمائی کرنا چاہے تو اسے محکمہ تعلیم welcome کرے گا اور اگر وہ مجھے حکم کریں گے تو میں اس چیز کو coordinate کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری عدم موجودگی میں یہاں پر NRO کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو میں ایک پالیسی سٹیٹمنٹ on behalf of Government دینا چاہتا ہوں کہ NRO کا کوئی beneficiary ہماری سیاسی ٹیم میں موجود نہیں ہے۔ ایک صاحب سعید مہدی تھے جن پر NRO کا مقدمہ تھا تو انہوں نے اسی وقت اپنے قائدین کے کہنے پر resign کر دیا تھا۔ باقی اگر بیوروکریسی میں کوئی

آدمی ہے جس کی آج غالباً یہ بات ہوئی ہے کہ اس چیز کو verify کر کے محترم ریونیو منسٹر اس بارے میں بتائیں گے۔ اگر کوئی beneficiary ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو آگاہ کرنے کے لئے جو لسٹ یہاں پر پیش ہو گی اس کو پیش کرنے سے پہلے اس آدمی کو قانون کے مطابق جو اس کی جگہ بنتی ہو گی اس جگہ پر اس کو بھیج دیا جائے گا اور قطعی طور پر اسے انتظامیہ کا حصہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ نرگس فیض ملک!

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایک منٹ۔ محترمہ بڑی دیر سے کھڑی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں آپ کو موقع دیا جائے گا۔ آپ کو کس چیز کی گھبراہٹ ہے اور اب تو آپ نے ماشاءاللہ عینک بھی اتار دی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: ٹھیک ہے۔ جناب!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج کا انتہائی اہم دن ہے کہ 5-اکتوبر کو جناب آصف علی زرداری صدر پاکستان جو ایک جمہوری طریقے سے منتخب ہوئے ہیں اور ان کی صدارت کو آج دو سال مکمل ہو گئے ہیں جس پر میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں جناب آصف علی زرداری صاحب نے جو کردار جمہوریت کو بچانے، جمہوریت کو کامیاب کرنے اور اداروں کے استحکام کے لئے ادا کیا وہ قابل تحسین ہے کیونکہ آج تک اس ملک میں جو لوگ بھی ڈکٹیٹروں کے ذریعے آئے اور ڈکٹیٹروں کا سہارا لیتے رہے تو میں سمجھتی ہوں کہ آج جناب آصف علی زرداری صاحب کا نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس پر بہت باتیں ہو چکی ہیں، اب اس کو آپ نے کیا کرنا ہے۔ آپ نے جو بات کرنی تھی وہ کر لی۔ پلیز تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج بات کرنا چاہتا ہوں جو چند دن پہلے پاکستان کی سرزمین ایف سی چیک پوسٹ پر نیٹو کے جہازوں نے میزائل حملہ کیا جس میں ہمارے سپاہی مارے گئے اور نقصان پہنچا، اس پر پاکستان کی حکومت نے stand لیتے ہوئے جو نیٹو کی سپلائی بند کی وہ

قابل تحسین ہے اور جو حملہ نیٹو نے کیا وہ قابل مذمت ہے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اب اخباروں میں آرہا ہے کہ نیٹو چیف نے معافی مانگ لی ہے۔ اب آدمیوں کو مار کر کسی ملک کی خود مختاری پر حملہ کر کے صرف معافی مانگنا ہی کافی ہے تو پھر ہمارے ملک کو بھی اجازت دی جائے کہ ہم بھی ان کے ملک پر حملہ کر کے ان سے معافی مانگ لیں۔ یہی کافی نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیں یہاں سے ایک آواز اٹھانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ مل کر اس حوالے سے قرارداد لائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ہم یہاں سے آواز اٹھائیں تاکہ وفاق کے ہاتھ مضبوط ہوں اور وہ بیٹھ کر نیٹو کے ساتھ ایک پالیسی طے کریں۔ آئندہ اگر ایسا حملہ ہوتا ہے تو اس کے جواب میں اس ملک کی فوج نے کیا کردار ادا کرنا ہے، اس ملک کی عوام نے کیا کردار ادا کرنا ہے اور جو نقصان ہوا ہے اس کا ہرجانہ کیسے پورا ہونا ہے؟ میری یہ خواہش ہے بلکہ مجھے امید ہے کہ اس ایوان کی بھی یہ خواہش ہوگی کہ ڈاکٹر عافیہ اور ڈرون حملوں کے متعلق بھی ہماری حکومت اسی طرح سخت روّیہ اختیار کرے جس طرح انہوں نے ابھی تک اس نیٹو کے حملے پر کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میری یہ تجویز ہے کہ جب ڈرون حملے ہوتے ہیں تو اخباروں میں آتا ہے کہ آٹھ/دس دہشت گرد مارے گئے لیکن جو ان حملوں میں مرتے ہیں کیا ان کی تفصیل اخباروں میں شائع کی جا سکتی ہے کہ کون سے آدمی مرے ہیں اور ان پر دہشت گردی کی کیا کیا چیزیں تھیں تاکہ پتا چلے کہ آیا وہاں پر بے گناہ آدمی مارے جا رہے ہیں یا واقعی دہشت گرد مارے جا رہے ہیں؟ میرے خیال میں اس حوالے سے اگر پورے ہاؤس کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد آئے تو بہت اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: آپ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر لیں اس کے بعد پھر بات کریں گے۔

سید احمد مجتبیٰ گیلانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احمد مجتبیٰ گیلانی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ملتان کے حوالے سے میری ایک تجویز ہے کہ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں چیف ایگزیکٹو آفیسر اور دوسرے افسران کو suspend کیا گیا ہے اور انکوائری اب hold کی گئی ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر جب صبح اپنے گھر سے دفتر جانے کے لئے نکلے تو ان کو اطلاع ملی کہ آپ دفتر نہیں جا سکتے اور ساتھ ہی انہوں نے ان کے کمرے کو تالا لگا دیا۔

جناب سپیکر: کس نے تالا لگا دیا؟

سید احمد مجتبیٰ گیلانی: officials نے لگا دیا۔

جناب سپیکر: تو آپ اتنا کنٹرول نہیں کر سکے۔

سید احمد مجتبیٰ گیلانی: جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ اس طرح سے آفیسرز کو humiliate اور ان کی تضحیک نہ کی جائے۔ اس matter کو دیکھا جائے کہ ان کو انکوائری سے پہلے suspend اور اس طرح سے humiliate کیوں کیا گیا؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا صاحب! ایک تو یہ بتائیے گا کہ آپ کی مولانا عبدالوہاب صاحب یا مولانا طارق جمیل صاحب سے کوئی telephonically بات ہوئی ہے جس بارے میں قائد حزب اختلاف نے point out کیا اور اخبار میں بھی یہ بات آئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں میری یہ رائے ہے کہ ان کے احترام کے پیش نظر کسی آفیسر کے ذمے لگایا جائے گا کہ وہ جا کر ان سے ملیں۔ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ اس چیز کو پسند بھی کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ان کی اپنی صوابدید ہے لیکن آپ کو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ آفیسر جا کر ان سے اس بارے میں بات کریں گے تو اگر انہوں نے اجازت دی تو پھر جس قسم کی سکیورٹی کا وہ کہیں گے ان کا انتظام کر دیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایس پی لیول کا آفیسر خود جا کر ان سے مل لے اور پھر جیسے ہی وہ حکم کریں گے اس کے مطابق ہم انشاء اللہ سکیورٹی فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کو آج کیا ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! پچھلے دنوں سیالکوٹ میں جو انسانیت سوز واقعہ ہوا ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہمارے ملک کے سب سے بڑے صوبے کی تضحیک ہوئی ہے بلکہ پوری دنیا میں مسلمان ملک ہونے کے ناتے ہماری بڑی جگ ہنسائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان معاملات پر ہم آ رہے ہیں اور آگے چل کر اس پر بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کر کے میں ختم کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایڈمنسٹریٹو یونٹ کے سب سے بڑے آفیسر آئی جی صاحب کی اس واقعہ میں کوئی کوتاہی شامل ہے۔ میری یہ request ہو گی کہ انکوائری سے اس ہاؤس کو بھی آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی ہماری لاء اینڈ آرڈر پر بھی بحث ہونی ہے اس دن آپ اس مسئلے کو اٹھائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! میری یہ بھی request ہو گی کہ آئی جی صاحب کے خلاف بھی کارروائی کی جائے کیونکہ آج پنجاب کی جو صورتحال ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ اب تو وہ ریٹائر ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: جب تک انکوائری رپورٹ ان کے خلاف نہیں آ سکتی تب تک ہم کیا کر سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! وہ دو تین ماہ میں ریٹائر ہونے والے ہیں اور وقت سے پہلے وہ کوئی اور نیا چاند نہ چڑھوا دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اللہ خیر کرے۔ آپ بس دعا کریں۔ میرے خیال میں آپ کو اس کے حقائق کا بھی پتا ہونا چاہئے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں مختصر سا عرض کرنا چاہوں گا جس طرح پہلے میجر عبدالرحمٰن صاحب نے بھی کہا۔ اس وقت سب سے اہم issue یہ ہے جو اب ہمارے سَر کو آگ لگی ہے کہ ہمارے تین جوان سپاہی شہید ہوئے ہیں اور آج نیٹو چیف معافی مانگ رہا ہے لیکن نیٹو فورسز نے so-called جنگ بنا رکھی ہے، اس پر سب سے پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی جو کہ ہم سب کی بیٹی ہے تو اس کے لئے یہاں سے قرارداد آنی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے معاملہ ابھی آ رہا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور اس حوالے سے قرارداد متفقہ طور پر پاس ہو کر جائے گی۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے پولیس کے بارے میں بات کی ہے تو میں صرف ایک واقعہ لاء منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ تھانہ شور کوٹ کینٹ کے علاقہ میں کچھ لوگ ڈاکا ڈال رہے تھے کہ چک نمبر 497 کے لوگوں نے ڈاکوؤں کا پیچھا کیا اور منصب علی ولد بشیر احمد نامی ایک ڈاکو کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا اور وہاں سعید نامی ایس ایچ او۔۔۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ اس بارے میں کچھ لکھ کر لا رہے ہیں یا پہلے کچھ تحریری طور پر دیا ہوا ہے؟

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: نہیں سر! میں صرف واقعہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ سعید نامی ایس ایچ او نے تین دن اس ڈاکو کو حوالات میں رکھا اور پھر رشوت لے کر ڈاکو کا اسلحہ اپنے پاس رکھ کر اسے چھوڑ دیا۔ اس واقعہ کے بارے میں پوچھ لیں۔ اگر اس طرح کے واقعات ہوں گے کہ پولیس ڈاکو کو تین دن تھانے میں رکھ کر رشوت لے کر انہیں آزاد کر دے گی اور بغیر کسی ایف آئی آر درج کرنے اور بغیر سزا کے چھوڑ دے گی تو ڈاکوؤں کو سر عام مارنے کے واقعات تو ہوں گے اور عوام انہیں سر عام مارے گی۔ میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس بارے میں پتا کروالیں کہ ایک ڈاکو منصب علی ولد بشیر احمد قوم قریشی کو لوگوں نے پکڑ کر تھانہ شور کوٹ کینٹ کی پولیس کو دیا اور کیا انہوں نے تین دن حوالات میں رکھنے کے بعد رشوت لے کر چھوڑ دیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسے کیوں چھوڑا گیا؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے تو ہمیں افسوس ہے کہ آپ کے خاوند فوت ہو گئے ہیں اور ہم نے ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا تو کر دی تھی لیکن یہ تو اللہ کی مرضی ہے۔ جی، فرمائیں!

تعلیمی اداروں میں ریشنلائزیشن پالیسی سے اساتذہ کو پریشانی کا سامنا

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ سب کی شکر گزار ہوں کہ آپ سب لوگ میرے اس بہت بڑے غم میں شریک ہوئے۔اس سے بڑا عوامی غم بھی تو ہو سکتا ہے۔ پچھلے دنوں محکمہ تعلیم میں ایک ایسی ظالمانہ پالیسی بنائی گئی کہ سینئر پی ٹی سی ٹیچرز جن کی ریٹائرمنٹ میں دو دو سال ہیں، کو دور دور ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ میرے وزیر قانون رانا ثناء اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں جو کہ ماشاء اللہ بڑے رحم دل ہیں تو میں ان کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ ایک دل اور شوگر کی مریضہ اور بہت بیمار ٹیچر کو ٹرانسفر کر کے بڑی دور پھینک دیا گیا۔ وہ بے چاری میرے پاس آکر روئی اور چلائی تو میں اس کے لئے ای ڈی او سکولز فیصل آباد کے پاس جا کر روئی اور چلائی اور اسے کہا کہ جناب یہ بیمار اور دل کی مریضہ ہے اور بیوہ بھی ہے جسے سکول میں لے جانے اور لانے والا کوئی نہیں ہے لہذا اس پر ترس کھایا جائے اور اسے ٹرانسفر نہ کیا جائے تو ای ڈی او کہنے لگا کہ "بی بی ایتھے تے سارے ای بیمار نیں"۔(قہقہے)

میں پھر ڈی سی او فیصل آباد نسیم صادق صاحب جو نئے آئے ہیں جو کہ بہت بڑے "صادق" ہیں، کے پاس گئی اور انہیں کہا کہ یہ خاتون ٹیچر بیماری دل کی مریضہ ہے۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر! میں نے ڈی سی او صاحب سے کہا کہ یہ عورت بے چاری بیمار و دل کی مریضہ ہے اور بیوہ بھی ہے جو کہ دور نہیں جا سکتی اور اگر آپ نے اپنی پالیسی کے تحت ٹرانسفر ہی کرنا ہے تو کہیں نزدیک کر دیں کیونکہ یہ بے چاری بیمار عورت ہے تو ڈی سی او صاحب نے بھی یہ جواب دیا کہ بی بی!

"ایتھے تے سارے ای بیمار نیں"

جناب سپیکر! میں نے ڈی سی او صاحب سے کہا کہ آپ سب کا نام مت لیجئے کیونکہ اس میں آپ بھی آتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہیں جی، (قہقہے)

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جب آپ ادھر (اپوزیشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دیکھتے ہیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: دیکھیں، ادھر بھی میری بہنیں اور بیٹیاں ہیں اور ادھر بھی ہیں۔ آپ کیا کرتی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اور اس وقت آپ اس طرف دیکھ رہے تھے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!آپ جدھر مرضی دیکھ لیں کیونکہ آنکھیں دیکھنے کے لئے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ڈی سی او صاحب نے کہا کہ سب بیمار ہیں اور میں نے کہا کہ سب کا نام مت لیجئے کیونکہ اس میں آپ بھی آتے ہیں۔اگر ڈی سی او صاحب بھی بیمار ہیں تو پھر ان کا علاج ہونا چاہئے اور ان کا علاج اس لئے بھی ہونا چاہئے کہ یہ کیسے judge کرتے ہیں کہ سارے بیمار ہیں؟۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اپنا مؤقف بیان کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں اور کیا مانگنا چاہتی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!میرا مطالبہ یہ ہے کہ ٹرانسفر کی اپنائی گئی پالیسی میں نرمی اختیار کی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!مجھے بتائیں کہ وہ پالیسی کون سی ہے؟

HONOURABLE MEMBERS: Rationalization policy.

جناب سپیکر: آپ خاموش رہیں اور چپ کر جائیں۔جی، محترمہ!آپ پالیسی کا نام بتائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!یہ ٹرانسفر کی پالیسی ہے اور دور دور پھینکنا ان ٹیچروں کے ساتھ زیادتی ہے اور پھر عورتوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پالیسی کا نام بتائیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!جن بے چاری خواتین ٹیچرز کے ریٹائرمنٹ میں دو دو سال باقی ہیں انہیں ٹرانسفر کر کے دور دور پھینکنا سراسر زیادتی ہے لہذا انہیں قریب کے سکول میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ وہ audit objection سے بچ جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!مجھے وہ پالیسی بتائیں جس کا آپ ذکر کر رہی ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!ایجوکیشن کی پالیسی ہے۔

جناب سپیکر: کون سی ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!سینئر اساتذہ کو ٹرانسفر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! سر پلس سٹاف کی ٹرانسفر پالیسی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ پالیسی عورتوں کے لئے بڑی ظالم ہے کیونکہ مرد تو سائیکلوں پر بھی چلے جائیں گے، چنگ چی پر چلے جائیں گے اور کسی کا سہارا لے کر چلے جائیں گے لیکن وہ عورتیں جو ریٹائرمنٹ کے قریب ہیں اور وہ گوڈے گٹوں سے رہ جاتی ہیں اور جن کے ریٹائرمنٹ میں دو دو سال باقی ہیں کو دور دور ٹرانسفر کر دیا ہے اور ای ڈی او صاحب کا یہ حال ہے کہ انہوں نے جوان جوان کو تو اپنے پاس بٹھایا ہوا ہے، میں آپ کو ثبوت دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مہربانی بہت شکریہ

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت میں ایوان کی توجہ ایک ایسے issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو خواتین سے related ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کی بات ہو رہی ہے تو اس میں reserved seats کو ختم کرنے کے لئے خواتین کی بھی بات ہو رہی ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ reserved seats system اس قدر perfect ہے کہ مردوں کی elected seats ختم کر دینی چاہئیں اور ان کو بھی reserved seats پر لانا چاہئے۔ اس سے وڈیرہ پن بھی ختم ہو گا اور اخراجات بھی کم ہوں گے۔ میری آپ سے التجاء ہے کہ پنجاب کی خواتین کی طرف سے آواز اٹھائی جائے کہ باون ممالک میں اس وقت جو system رائج ہے مردوں کو بھی reserved seats پر لایا جائے اور الیکشن کے سسٹم کو ختم کر دیا جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آج انٹرنیشنل ٹیچرز ڈے ہے۔ آج محترمہ ڈار صاحبہ نے بھی ٹیچر ہی کی ایک problem کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ میں اسی کو آگے چلاتے ہوئے عرض کرتا

ہوں کہ حکومت پنجاب نے ایک نئی rationalization کی پالیسی بنائی ہے۔ جہاں سو students کے پیچھے ایک Teacher ہوگا۔

جناب سپیکر: نہیں، چالیس students کے پیچھے۔۔۔

تعلیمی اداروں میں نئی پالیسی کے تحت کئی سال قبل بھرتی ہونے والے ہزاروں اساتذہ صرف تھرڈ ڈویژن کی بنیاد پر ترقی سے محروم

جناب محمد محسن خان لغاری: جی، sorry۔ چالیس students کے پیچھے ایک Teacher ہوگا۔ ہمارے دور دراز علاقوں اور دیہات میں بچوں کی تعداد کم ہوتی ہے وہاں پر سکولوں کو ختم کر دیا گیا ہے، ان کو ضم کر دیا گیا ہے اور ٹیچروں کو دور دراز علاقوں میں بھیج دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہوا یہ ہے کہ ٹیچروں کی absent sum بڑھ جاتی ہے۔ یہ realities ہیں کہ جب بہت دور جانا ہوتا ہے تو اکثر لوگ نہیں جاتے۔ دوسری بات جو میرے حلقے کے بہت سے لوگوں نے بھی بات کی ہے کہ اساتذہ صاحبان کی DPCs ہو رہی ہیں جن میں ان کے promotion cases آ رہے ہیں۔ اگر ان ٹیچروں کے تعلیمی ریکارڈ میں کسی کی third division ہے تو ان کی promotion نہیں ہوگی۔ بیس پچیس سال پہلے جس وقت ان کو نوکری دی گئی تھی اس وقت اس قسم کا کوئی criteria نہیں تھا۔ during the course of their service آپ rules کو تبدیل کر کے ان کی promotion deny کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے جب بھی اس قسم کے فیصلے کئے جائیں تو میری گزارش ہے کہ اس ایوان اور اس ایوان کی کمیٹی کو اس میں شامل کیا جائے۔ یہ ٹاسک فورسز مل کر اس طرح کے فیصلے کر رہی ہوتی ہیں جن کا عوام سے کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے ختم کر دیئے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ابھی یہ فیصلہ آخر ہوا ہے۔ یہ فیصلہ کسی ایسی جگہ ہوا ہے جہاں پر اس ہاؤس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ عوام کے elected representatives نے ان فیصلوں میں اپنی کوئی input نہیں دی۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کا عوام کے ساتھ رابطہ رہتا ہے اور عوام کے مسائل ہماری زبان سے نکلتے ہیں اور ہم نے یہاں آ کر ان کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ ان فیصلوں پر میری گزارش ہے چونکہ ہمارے شاید ایجوکیشن منسٹر full time تو ہیں نہیں، میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ابھی DPCs میرا خیال ہے کہ 20 تاریخ کو ہونی ہیں۔ وہ لوگ جو بیس سال سے

نوکری کر رہے ہیں ان کی اگر کسی وقت third division تھی تو وہ لوگ اب promotion سے رہ جائیں گے۔ جس وقت ان کو نوکری دی گئی تھی اس وقت یہ rules نہیں تھے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ٹوبہ ٹیک سنگھ، شور کوٹ کی نشاندہی کی گئی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں کاٹھیا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ ہاؤس میں نہیں لانا چاہتے تو یہ مجھے تحریری طور پر دیں تاکہ میں اس کا جواب حاصل کر کے ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اگر یہ مطمئن ہوئے تو ٹھیک ہے ورنہ جو بھی اس کا کوئی procedure ہے اس کے مطابق اس کو local level یا اس level پر اگر انکوائری کی ضرورت ہوئی تو اس کو بھی ہم دیکھ لیں گے۔ جناب محسن لغاری صاحب نے بھی اساتذہ کی بات کی ہے، محترمہ ڈار صاحبہ نے بات کی اور آج ٹیچرز ڈے بھی ہے۔ میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ لغاری صاحب اس سلسلے میں کوئی چیز لے آئیں۔ یہ Adjournment Motion یا Resolution لے آئیں اور میں اس بات کو concede کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں اگر ان کے پاس کوئی facts and figures ایسے ہیں جس سے یہ محسوس ہو رہا ہو کہ اس سے ٹیچروں کی performance میں بہتری کی بجائے تنزلی آئے گی تو ٹھیک ہے ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں گے۔ وہاں پر معزز ممبران بیٹھیں اور بیٹھ کر اس کو دیکھیں۔ اس کے بعد وہ جو بھی سفارشات اس سلسلے میں مرتب کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے میں حکومت کو قطعی طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ جہاں تک ڈار صاحبہ نے بات کی ہے تو میں آپ کی وساطت سے کیونکہ آپ بھی ہمیشہ inclined ہوتے ہیں ڈار صاحبہ کی گفتگو سننے میں بھی اور اسے ماننے میں بھی۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ مجھے ان سے بہت ہمدردی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں کل ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد کو بلاؤں گا اور وہ اجلاس کے بعد 2 بجے یہاں پر موجود ہو گا۔ ڈار صاحبہ آئیں اور جس ٹیچر کا وہ حوالہ دے رہی ہیں اگر وہ آ سکتی ہیں تو ان کو بلا لیں ورنہ ان سے ان کے کوائف منگوا لیں۔ اگر واقعی ان کی ریٹائرمنٹ میں دو سال رہتے ہیں اور وہ عمر رسیدہ خاتون ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈار صاحبہ کا جو مطالبہ ہے اور جس چیز کی وہ نشاندہی کر رہی ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔ اس سلسلے میں ان کو ریلیف لے کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بہت مہربانی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی بہت بہت شکر گزار ہوں کہ اتنی جلدی ایکشن لے لیا۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بات بہت ضروری تھی اس لئے میں کر رہا ہوں ویسے تو آپ کے پاس ٹائم نہیں ہوتا کہ آپ کسی کو ہاؤس میں بات کرنے کی اجازت دیں۔ Rationalization کے حوالے سے میرے بھی تحفظات ہیں۔ میرے ضلع میں بھی یہ ہو رہی ہے جس سے اساتذہ انتہائی پریشان ہیں۔ ہمارے سکولوں میں جہاں اساتذہ کی مزید ضرورت ہے وہاں سے بھی ٹیچرز کو شفٹ کر رہے ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہو رہا ہے کہ اساتذہ کی کمی ہے اور bureaucrats خود ہی بیٹھ کر یہ پالیسی بنا لیتے ہیں کہ چالیس طالبعلموں کے اوپر ایک استاد ہو گا۔ اگر پالیسیاں بھی انہی bureaucrats نے بنانی ہیں، بجٹ بھی انہی لوگوں نے بنانا ہے تو 371 کے اس ہاؤس کا پھر کیا فائدہ ہے؟ جس دفتر میں ہم پہنچتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جناب یہاں پر یہ پالیسی بن گئی ہے۔ کون ہوتے ہیں وہ پالیسیاں بنانے والے؟ وہ ملازم ہیں اور انہیں ملازم کا کردار ادا کرنا چاہئے نہ کہ وہ وہاں بیٹھ کر قانون اور پالیسیاں بناتے رہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس پر اب آپ نے حکم فرمایا ہے کہ لغاری صاحب کوئی Resolution لے آئیں یا کوئی اس پر Adjournment Motion دے دے۔ یہ Adjournment Motion اور یہ سارا کچھ آپ کے سیکرٹریٹ کی صوابدید پر ہے کہ وہ کوئی کاغذ ہاؤس میں آنے دیں یا نہ آنے دیں، یہ ان کی مرضی پر ہے۔ جب آپ یہ لال کتاب اٹھا کر علیحدہ رکھ دیتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہماری کمیٹی میں اور ادھر میرے چیمبر میں بیٹھ کر یہ decide ہو گیا ہے تو اب ہاؤس اس کے مطابق چلے گا۔ اگر آپ rules of procedure کے علاوہ Business Advisory Committee کے سر پر ہاؤس چلا سکتے ہیں تو یہاں پر یہ فیصلہ بھی Adjournment Motion کے بغیر ہو سکتا ہے کہ پالیسیاں بنانا ہمارا عوامی نمائندوں کا کام ہے نہ کہ افسروں کا کام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس وقت تک ہم ان کی غلامی سے آزاد نہیں ہوں گے اس وقت تک پنجاب ترقی نہیں کر سکتا۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو جواب دوں گا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کو جواب نہیں دینا چاہئے، جواب تو حکومت دیتی ہے۔ آپ نے مجھے بھی سننا ہے اور حکومت کو بھی سننا ہے۔

جناب سپیکر: میرے تک جو بات ہے اس کا جواب تو میں نے دینا ہے۔ آپ نے بڑے اچھے انداز میں بات کی ہے میں پہلے ان کا جواب دے لوں۔ کون سا bureaucrat میرے پاس اندر آ کر بیٹھتا ہے جب ہم اپنی کمیٹی کی میٹنگ کرتے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: میں نے آپ کے پاس بیٹھنے کا نہیں کہا کہ کوئی bureaucrat آپ کے پاس بیٹھتا ہے---

جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ violation کر کے---

سید حسن مرتضیٰ: میں نے Business Advisory Committee کی بات کی ہے---

جناب سپیکر: Business Advisory Committee میں نمائندے ہوتے ہیں اور وہ آپ کے نمائندے ہوتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کب کہا ہے؟ یہی تو بات ہے کہ آپ اس کو personal لے لیتے ہیں۔ میں نے تو پالیسی کے بارے میں کہا ہے جو ایجوکیشن والوں نے announce کی ہے---

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ مجھے بھی کہہ رہے ہیں کہ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس معاملے کو حل کر دیتا ہوں کہ جو حسن مرتضیٰ صاحب بات فرما رہے ہیں وہ غالباً بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی بات کر رہے ہیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اپوزیشن، گورنمنٹ اور جتنے بھی پارلیمانی لیڈر ہوتے ہیں ان کی طرف سے ایک نمائندگی ہوتی ہے۔ وہاں پر جو فیصلے ہوتے ہیں انہی فیصلوں پر سپیکر آفس اور اسمبلی سیکرٹریٹ عمل کرتا ہے۔ اگر کسی معاملے پر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو آج بھی میٹنگ ہوئی ہے اور وہاں پر وہ بات ہو سکتی تھی۔ حسن مرتضیٰ صاحب نے جو بات کی ہے کہ اگر پالیسی وہ بنائیں گے اور ان کی غلامی سے ہم آزاد نہیں ہوں گے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ ایجوکیشن پالیسی کا حصہ نہیں ہے۔ یہ جو transfer posting یا rationalization ہے یہ انہوں نے ایک executive order کیا ہے اور اس کے

مطابق حالت یہ تھی کہ جو سکول شہر کے نزدیک ہیں وہاں پر چار سو studentsاور چالیس Teachers ہیں اور جو شہر سے دور ہیں وہاں پر کوئی جانا نہیں چاہتا اور اگر دو سو studentsہیں تو تین Teachers ہیں تو اس کو rationalizationمیں لا کر اس صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے یہ ایک executive orderہے لیکن اگر اس معزز ایوان کے ممبران جو کہ بالکل یہ ایک sovereign Houseہے اور ان کی اتھارٹی ہے کہ وہ ہر executive order or policy matterکو یہاں پر discussکریں۔ آپ ایجوکیشن پر بحث کے لئے کوئی دن مقرر کر دیں اور transfer posting rationalization orکے متعلق جو rulesہیں یا جو اس میں انہوں نے کارروائی کی ہے وہ ساری ان کے سامنے لا کر رکھ دیں گے اس کو یہ discussکریں، سیکرٹری ایجوکیشن یہاں پر بیٹھا ہو گا اور جن خیالات کا یہ اظہار کریں گے ان کے مطابق جو amendmentچاہئے ہو گی وہ کر لیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی! اس ایجوکیشن پالیسی پر بحث کے لئے ایک دن رکھیں۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی! سارے بولیں اور سب کے لئے اجازت ہے۔ کیا آپ مجھے ایجنڈا کے مطابق نہیں چلنے دیں گے؟

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! ایجوکیشن پالیسی کے لحاظ سے ہم سب لوگوں کے حلقے کے عوام کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت! میں نے اس سلسلے میں کہہ دیا ہے کہ ایک دن ایجوکیشن پر بحث کے لئے رکھ دیں اور اس حوالے سے ہم ایک دن بحث کے لئے رکھ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے بات کر لی ہے اب کسی اور کو بھی باری دیں۔ یہ میرا اور آپ کا حق نہیں ہے کسی اور کا بھی حق ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بحث کے لئے کوئی دن مقرر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی! میں نے اس کے لئے کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت ہاؤس میں جتنے معزز ممبران کو اس rationalizations کے متعلق reservations ہیں ان کے آپ نام announce کریں یا یہ مجھے نام لکھ کر دے دیں۔ کل میں دو، اڑھائی بجے اس بات کو manage کر دیتا ہوں کہ سیکرٹری ایجوکیشن یہاں پر آئیں اور ان کو پوری طرح سے brief کریں۔ اس کے بعد اگر یہ اس کو ہاؤس میں discuss کرنا چاہتے ہیں تو ہاؤس میں discuss کر لیں۔ اگر وہاں پر کوئی تجویز یا رہنمائی دینا چاہتے ہیں تو وہاں پر دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہاں پر جو آپ کی discussion ہو گی اس کا تو ہاؤس کو پتا نہیں چلے گا کہ کیا discussion ہوئی ہے اور اس کو ہاؤس میں debate کے لئے آنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں تو اس پر تیار ہوں اور میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ اس کے لئے ٹائم رکھ دیں اور اس پر بحث کروائیں اور جو اس کا فیصلہ ہوتا ہے اسی کے مطابق سب کچھ ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! کیا یہ ایجنڈا رہنے دیں؟ اب میرے پاس 20 منٹ باقی ہیں اور اس کے بعد میں نے آپ کی Resolutions بھی لینی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے 3 منٹ دے دیں۔ میں پہلے بھی آپ سے ٹائم مانگ رہا تھا اور 3 منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

زرعی ترقیاتی بنک کی جانب سے قرضہ جات نہ ملنے کی وجہ سے پنجاب کے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ زرعی ترقیاتی بنک نے کسانوں کو قرضہ دینا بند کیا ہوا ہے اور حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ میرے اور آپ کے حلقے کے علاوہ پورے پنجاب میں زرعی ترقیاتی بنک

intentionally پنجاب کے کسانوں کو قرضے نہیں دے رہا اور جو گرین ٹریکٹر سکیم ہے اس کا پیسا بھی نہیں دے رہا۔ اس پر اور المیہ یہ ہوا کہ انہوں نے ایک فورم پر کہہ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ مجھ پر تو آپ کا زور چلتا ہے باقی 370 ممبران کو بھی تو دیکھیں۔ میں آپ کی بات مانتا ہوں لیکن آپ یہ میری بات سن لیں کہ اس نے علی اکبر والوں کو ایک فکس ریٹ پر کہا کہ آپ -/882 روپے میں یوریا کی کھاد کی بوری لیں اور کسان اس وقت رُل رہا ہے اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر فوری ایکشن لیں کیونکہ نہ تو زرعی بنک قرضے دے رہا ہے اور وہ صرف یہی کہتا ہے کہ علی اکبر کے پاس جاؤ اور جا کر یہ لے لو تو میں یہ کہتا ہوں کہ جب پنجاب حکومت گرین ٹریکٹر سکیم کے لئے subsidized کر رہی ہے تو کیا یہ Monopoly Act کی خلاف ورزی نہیں ہے ؟ اور ہم سب بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں اور کسان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ؟ زرعی ترقیاتی بنک صرف یہ پنجاب میں کر رہا ہے، آخر کیوں کر رہا ہے اور سندھ میں کیوں نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر: جی، فنانس منسٹر صاحب! زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کے حوالے سے میں کیا کہوں ؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! جو میرے معزز ممبر نے کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے تو اس پر ہاؤس کی طرف سے ایک Resolution آنی چاہئے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے Resolution لے آئیں لیکن یہ چیک کر لیتے ہیں کہ جو کچھ یہ فرما رہے ہیں وہ درست ہے کہ نہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ یہ پتا کریں، ہم آپ کو دو دن دیتے ہیں اور اس کے بارے میں پوری تفصیل ان سے لے لیں کہ کیا آپ پنجاب level پر کسانوں کو قرضہ جات جاری کر رہے ہیں، کتنا قرضہ منظور ہوا ہے اور کتنا جاری کیا ہے ؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی جو کہہ رہے ہیں اس کو ہم چیک کرا کر ہاؤس میں پیش کر دیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بھی باقاعدہ ہاؤس میں ثبوت دے دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی! آپ بھی اپنا سارا ثبوت ہاؤس میں لے کر آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی! اس حوالے سے بات ہوگی اور آپ بھی اس میں participate کرنا۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دوں کہ Industrial loan بھی نہیں ہو رہے اور تمام Institutions نے loans بند کئے ہوئے ہیں جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ Federal Financial Institutions سارے نہیں کر رہے ہیں، kindly اس پر وضاحت لیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس پر اپنا کچھ نہ کچھ لکھ کر لائیں۔ میرے خیال میں آج Private Members' Day ہے۔۔۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ شاہ رخ صاحب منسٹر کی جگہ سے بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ جس جگہ پر آپ کھڑے ہیں آپ اس جگہ سے بول ہی نہیں سکتے۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ میڈیکل کالج کے مسئلہ کے حوالے سے ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میری بات سن لیں، ہم سیلاب سے متعلقہ کل بحث شروع کرائیں گے۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! میڈیکل کالج میں جو پولیس گردی ہوئی ہے اور اس میں جو ڈی پی او نے کردار ادا کیا ہے۔ ہمارے بہاولپور کے لئے ڈی پی او نہیں بھیجا گیا بلکہ وہاں کے لوگوں کو ذلیل کرنے کے لئے یہ ایک غنڈہ بھیجا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نوٹ کریں کہ جمعہ والے دن ہم نے ہیلتھ پر بحث سننی ہے اور کروانی ہے۔۔۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! اس پر میں صرف آپ کو وہ حقائق بتا رہا ہوں کہ وہ پولیٹیکل لوگوں کے نام لے کر ان کو disgrace کرتا ہے اور اس ایوان کو disgrace کرتا ہے۔ اس میں، میں صرف پیپلز پارٹی کی بات کر رہا ہوں، میں (ن) لیگ کی بات کر رہا ہوں اور نہ میں (ق) لیگ کی بات کر رہا ہوں۔ وہ منسٹرز، چیف جسٹس آف پنجاب اور سب کے نام لے کر بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایس ایچ او

لاہور کسی کی پروا نہیں کرتے اور بہاولپور کے لوگ میرے ساتھ کیوں اس طرح بات کرتے ہیں؟ وہ میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بھی بات کرتا ہے کہ جب گورنر rule لگا تھا تو ایس پی ان کے گھر گیا تو میاں صاحب تھڑکنے لگ گئے تھے۔ بہاولپور میں غنڈہ بٹھایا ہوا ہے اور اس کے سامنے کسی کی عزت واحترام نہیں ہے۔ وہ اپنے منہ سے کہتا ہے کہ جب میں نے کیس رجسٹرڈ کروایا تھا میں نے 9 ہزار تفتیشی کو دیئے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس میں جمعہ کو بحث ہوگی، آپ اس پوائنٹ کو بحث میں لے آئیں اور اس پر پھر ایکشن کروائیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ اٹھارویں ترمیم کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ خواتین آبادی کا نصف ہیں اور ہمیشہ women empowerment کی بات ہوتی ہے۔ ابھی معزز ممبر نے یہ کہا کہ وڈیروں اور جاگیرداروں کو بھی reserved seats پر لے آئیں۔ میں بالکل اس سے agree نہیں کرتی ہوں۔ اس Hon' able House کی تمام women Parliamentarian کی یہ سوچ نہیں ہے بلکہ میں آپ کے توسط سے سپریم کورٹ سے یہ request کرتی ہوں کہ ہم تمام خواتین جو اس political process کا حصہ ہیں اور تمام political parties کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ بھی ایک percentage fix کریں۔ یہ بات غلط ہے کہ ہم reserved seats پر آئی ہیں اور اس لئے ہم اپنے Hon' able بھائیوں کے طعنے سُنتی ہیں۔ کیا ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے معزز بھائی بھی کل کو یہی طعنہ سُنیں کہ یہ خیراتی سیٹوں پر آئے ہوئے ہیں۔ یہ بات غلط ہے ہم سب لوگوں کو، gender کو بالکل ignore کرنا ہے، اس political process کا حصہ تمام لوگ اور تمام political parties اس بات کی پابند ہونی چاہئیں کہ وہ ایک percentage fix کریں اور اتنی سیٹیں خواتین کو دیں۔

جناب سپیکر: بھئی! آپ بھی اس میں جاکر پارٹی بن جائیں۔ میں آپ کو کب روکتا ہوں؟

محترمہ سیمل کامران: میں اس پارلیمانی پارٹی کی بات نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: تمام پارٹیز نہیں، جو وہاں درخواست دے گا پارٹی بنے گا، وہی اس کو پارٹی بنائیں گے۔ جی، محترم ٹی ٹی سنگھ محمد رفیق صاحب! یہ last ہے، اس کے بعد ہم تحریک استحقاق لیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ education, rationalization پر بہت سارے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن کے لئے ہم نے ایک دن مختص کیا ہے۔ اس دن آپ بھی اس پر ضرور بات کریں۔ اب میرے خیال میں ہمیں ایجنڈے کے مطابق چلنا چاہئے۔

اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 26 سید رفیع الدین بخاری صاحب کی طرف سے ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے اس پر ان کے sign تو نہیں ہیں ۔ مجھے لگتا ہے کہ کسی اور صاحب نے لکھی ہو گی۔ اب انہوں نے اس کی التواء کی درخواست کی ہے۔ میں اس کو 11۔اکتوبر تک adjourn کرتا ہوں۔ اب منور حسن منج صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب رانا محمد ارشد صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ کیا تشریف فرما ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، پڑھئے گا۔

ڈی ایس پی شاہکوٹ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 3۔ستمبر 2010 کو بوقت 3 بجے سہ پہر میری گاڑی نمبر FD-350 میرے دفتر واقع لاہور پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ شاہ کوٹ کے باہر کھڑی تھی جس میں میرا چھوٹا بھائی رانا صفدر ہمراہ گن مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران حلقہ شاہ کوٹ کا ڈی ایس پی مسٹر شعیب اپنی گاڑی میں گزرا جس کو دیکھ کر میرا بھائی گاڑی سے باہر نکلا۔ اس پر ڈی ایس پی نے انتہائی کرخت لہجہ میں کہا آپ نے گاڑی باہر کیوں کھڑی کی ہوئی ہے جس پر میرے بھائی

نے تعارف کروایا کہ میں ایم پی اے کا بھائی ہوں اور یہ ہمارا دفتر ہے۔اس پر ڈی ایس پی نے کہا میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور نہ میں اجازت دیتا ہوں کہ سکیورٹی گارڈ رکھو۔اس پر وہ ہتک آمیز رویّہ اختیار کرتے ہوئے چلا گیا۔ یہ تمام صورتحال میرے بھائی نے مجھے بتائی تو میں نے ڈی ایس پی سے فون پر بات کی کہ کیا وجہ ہو گئی ہے کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں، کیا آپ مجھے نہیں جانتے کہ میں اس حلقہ کا ایم پی اے ہوں اور یہ میرا دفتر ہے؟اس پر ڈی ایس پی مزید سیخ پا ہوا اور کہنے لگا میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور نہ ہی آپ کے دفتر کو جانتا ہوں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں اس حلقہ کا ڈی ایس پی ہوں اور میری جو مرضی ہو گی وہی میں کروں گا۔اس نے مزید کہا آپ ایم پی اے ہونے کا رعب جماتے ہو،آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میرے بھی اعلیٰ شخصیات سے تعلقات ہیں جنہوں نے میری انسپکٹر سے ڈی ایس پی پروموشن کروائی۔ بہرکیف میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں کہ آپ سکیورٹی گارڈ لے کر پھر سکتے ہیں اور نہ رکھ سکتے ہیں۔ جس پر میں نے کہا کہ میرے حلقہ میں مختلف مقدمات میں ملوث اشتہاری کھلے عام پھر رہے ہیں، ان کو علاقے کی پولیس ابھی تک گرفتار نہیں کر سکی، میں نے اپنی حفاظت کے لئے سکیورٹی گارڈ رکھے ہیں، آپ کیسے روک سکتے ہیں؟اس پر موصوف ڈی ایس پی مزید غلیظ الفاظ کہتا رہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا۔ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے کر لیں، میرا تبادلہ کروا دیں۔ میں وہی کروں گا جو مجھے اچھا لگے گا۔ موصوف ڈی ایس پی کے ہتک آمیز رویّہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر!یہ وہ واقعہ ہے جو میں نے ابھی اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے۔آدھا گھنٹہ اس نے میرے ساتھ فون پر بات کی۔ میرے گاؤں میں دو افراد قتل ہوئے ہیں، 482/10 مقدمہ جو 30۔اگست کو درج ہوا۔روڈ بلاک تھا میں کسی ضمنی الیکشن میں تھا اس وقت مجھے متعلقہ پولیس اور ڈی پی او کہتے ہیں کہ روڈ کھلوائیں اور میں نے روڈ کھلوایا۔اب وہ مقدمہ درج ہو گیا اور اب اس کو دو مہینے ہو گئے ایک بھی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔آخر وہ میرا گاؤں ہے، اگر میرے گاؤں میں قتل عام ہو اور اس کا کوئی ملزم گرفتار نہ ہو سکے تو میں نے کس کو کہنا ہے، میں نے مقامی پولیس کو کہنا ہے۔اس کے بعد 303 مقدمہ ہے جس کا چیف منسٹر صاحب کو خود پتا ہے کہ اس گھر کے دس افراد قتل ہوئے اور اس گھر کا آخری فرد بھی قتل ہو گیا۔اگر میں نے اس مقدمے کی بات کی جو میں نے اس تحریک استحقاق میں نہیں لکھا، تو اس نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو یہ کہنے والے کہ ملزم گرفتار کرو، مجھے پتا ہے میں حلقے کا ڈی ایس پی

ہوں۔ میں کسی کو گرفتار کروں یا نہ کروں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس ہمارے لئے قابل احترام ہے لیکن پولیس کے افسران کو سب کی عزت کرنی چاہئے۔ ان کو کسی کا استحقاق مجروح کرنے کا حق نہیں۔ اس نے مجھے اور بھی بہت کچھ کہا کہ آپ میرا تبادلہ کروادیں آپ کے ایم این اے نے بھی کہا تھا تبادلہ کروانے کا، اب آپ بھی کروادیں۔ میں نے کہا آپ کے تبادلے کی میں بات کرتا ہوں نہ مجھے ضرورت ہے۔ ہمارا حلقہ اشتہاریوں نے گھیرا ہوا ہے آپ مہربانی کریں۔ اس کے علاوہ ایک ہفتہ پہلے 10/597 مقدمہ درج ہوتا ہے وہیں پر دو افراد کو گھر بیٹھے ہوئے دوپہر کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ متعلقہ پولیس نے ہی ان لوگوں کو گرفتار کرنا ہے اور ہمیں بھی تحفظ دینا ہے۔ ہمیں نہ پولیس تحفظ دے اور وہ اشتہاری سرعام پھر رہے ہیں۔ اب اگر ایک آدمی وردی میں بیٹھ کر وہاں پر سیاست چمکانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جو candidate مجھ سے ہارا ہے اس کا وہ partner ہے۔ وہاں سے اشتہاری پکڑے جاتے ہیں۔ مقدمہ 303 جس کو چیف منسٹر صاحب خود look after کر رہے ہیں اس کا ایک اعجاز نامی مجرم مجھ سے ہارے ہوئے candidate کے دفتر سے پکڑا جاتا ہے اور وہ ان کی پشت پناہی اس طرح کرتا ہے کہ جو آٹھ آدمی کے قتل میں ملوث ہوتا ہے اس کو فوری طور پر interrogate کئے بغیر جیل سے بھیجتا ہے تو ایسا ڈی ایس پی جو ملزموں کی پشت پناہی کرے اور جو اشتہاریوں کا ساتھ دے اور جو انصاف کے تقاضے پورے نہ کرے میں کہتا ہوں کہ کم از کم اس کو پوچھنا ضرور چاہئے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں وہ وہاں رہے وہ جہاں مرضی رہے۔ مجھے اس کے تبادلے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن کم از کم اس کو تمام ایم پی ایز، ایم این ایز اور ہر فرد کی عزت کرنی چاہئے۔ یہ میری گزارش ہے کہ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سُپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نوٹس مجھے آج ہی موصول ہوا ہے۔ اس کو ایک دو دن کے لئے pending فرمادیں، اس کا جواب لے کر جس طرح سے رانا صاحب کہیں گے اگر اس کو کمیٹی کے سُپرد کرنا ہے تو کمیٹی کے سُپرد کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری ہو کر تحریک استحقاق لائے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ استحقاق مجروح ہوا ہے اور اتنی لمبی لمبی تقریریں کر رہے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ یہاں پر یہ نیا رواج قائم ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تو وہ دن بھی دیکھے ہیں جہاں پر منسٹرز کا یہ حال میں نے دیکھا ہے تو اس بارے میں کوئی بات نہیں ہے جو بھی آدمی خواہ پارلیمانی سیکرٹری ہو، سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہو یا منسٹر ہو اس کا ممبر صوبائی اسمبلی کے طور پر اپنا ایک بنیادی تشخص ہے۔ اگر وہ اپنے حلقے میں کسی چیز کا نوٹس لیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جس بھی طریقے سے rules allow کرتے ہیں اسے ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہئے۔ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! آپ کی وساطت سے میری وزیر قانون سے اور محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے بھی یہ گزارش ہے کہ ایسی باتیں اگر وہ اپنی پارلیمانی پارٹی میٹنگ میں کر لیا کریں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ اس سے حکومت کی embarrassment ہوتی ہے کہ حکومتی ممبران کے ساتھ یہ کچھ ہو رہا ہے۔ اس طرح حکومت embarrassment سے بچ جائے گی۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری حکومت کا حصہ ہیں۔ He is the part of Government. حکومتی باتیں حکومتی سطح پر ہو جائیں تو زیادہ اچھی بات ہے۔ انگریزی میں جیسے کہتے ہیں کہ dirty linen کو public میں نہیں دھونا چاہئے۔ سب کے سامنے بات کرنے کی بجائے یہ وہاں پر اپنی بات کر لیا کریں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! انہوں نے ٹھیک بات کی ہے۔

جناب سپیکر: اس ایوان کی عزت سب کی عزت ہے۔ اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 29 چودھری محمد اویس مڈہانہ!

ایس ایچ او مڈھ رانجھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

چودھری محمد اویس اسلم مڈہانہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے 22- ستمبر 2010 کو حلقہ کے ایک جائز کام کے سلسلہ میں ایس ایچ او مڈھ رانجھا اویس گجر کو فون کیا۔ پہلے تو اس نے فون سننے سے ہی گریز کیا پھر میرے بار بار فون کرنے پر فون سنا اور انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کئے جو کسی بھی وضعدار اور معزز شہری کے لئے ناقابل برداشت ہیں اور قانون و انصاف کے لئے کافی تضحیک آمیز روّیہ ہے۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک

کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس تحریک کو بھی آپ جمعرات تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جمعرات تک کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی ہاں۔

چودھری محمد اویس اسلم مڈہانہ: جناب سپیکر! مجھے چند منٹ عنایت فرما دیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو pending کرنے والا مسئلہ ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ House ہمارا مان ہے آپ Custodian of the House ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ میری بات سنیں۔ وزیر قانون کو اس تحریک کا نوٹس مل گیا ہے انہوں نے اس پر جمعرات تک کا وقت لیا ہے وہ جمعرات کو اپنی بات کریں گے اگر آپ جواب سے مطمئن نہیں ہوں گے تو House جیسے کہے گا اس کے مطابق عمل کریں گے۔

چودھری محمد اویس اسلم مڈہانہ: نہیں۔ جناب! میں اس واقعہ کا پس منظر بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ تھانہ مڈھ رانجھا کے علاقہ بدرر انجھا میں دو ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں جن میں مشہور و معروف ڈکیتی کا ملزم میاں مغل پولیس والے لے آئے، چار دن انہوں نے اس کو تھانے میں رکھا بغیر کچھ کیے سیاسی سفارشات پر اسے چھوڑ دیا گیا اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ دو چار دن کی delay کا جو concept پیش کیا جارہا ہے یہ کوئی اچھا شگون نہیں ہے۔ اگر ہمارے حلقوں میں اس طرح سے ہوتا رہے گا تو ہم کہاں تک عوام کو انصاف فراہم کر سکیں گے؟

مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے
منصف ہو تو تم حشر اٹھا کیوں نہیں دیتے

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب اس کے بعد ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کی تحریک التوائے کار pending چلی آ رہی تھی۔ آئندہ کے لئے میں یہ اصول بتانے لگا ہوں اور سب نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہوں گی وہ اسی اجلاس میں پیش ہو جائیں گی اگلے اجلاس میں وہ پیش نہیں ہوں گی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں تو عدت میں تھی۔

جناب سپیکر: میں آئندہ کے لئے بتا رہا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میری مجبوری تھی میں عدت میں تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی تو مجبوری تھی ٹھیک ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ تو جوں کی توں ہی رہی کسی نے اس پر غور ہی نہیں کیا کہ وہ نہیں ہے تو چلو ہم ہی اس کو نمٹا دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 104 رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے، اب اس کا جواب ہی آنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار میرے خیال میں پڑھی نہیں گئی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک پڑھ دی تھی۔ اس کو پڑھے ہوئے بھی چھ مہینے ہو گئے ہیں اور اس طرح سے چھ مہینے اور گزر جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 104 تو سید حسن مرتضیٰ صاحب کی ہے اور محکمہ صحت سے متعلق ہے۔ اس کا آپ نمبر چیک کر لیں۔

جناب سپیکر: نمبر یہی ہے اور یہ پڑھی جا چکی ہے۔

اعظم مجید میڈیکل کمپلیکس فیصل آباد کے ڈاکٹر کی غفلت اور لیبارٹری کی غلط رپورٹ سے سینکڑوں مریضوں کی جان کو خطرہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔ بچی علیشاہ کو ایک پرائیویٹ ہسپتال اعظم مجید میڈیکل کمپلیکس سوساں روڈ فیصل آباد میں پیٹ کی تکلیف کے باعث داخل کروایا گیا اس کا معائنہ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے appendix کا درد بتاتے ہوئے آپریشن تجویز کیا تاہم لیبارٹری کی TLC رپورٹ کے باعث یہ آپریشن نہ کیا گیا۔ اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ appendix کے مرض کا تعین کلینیکل معائنہ پر ہی کیا جاتا ہے۔ لیبارٹری اور الٹراساؤنڈ رپورٹ ڈاکٹر کو diagnose کرنے کے لئے مزید مرض کا تعین کرنے کے لئے مددگار ہوتی ہے۔ تاہم اس بات کا خیال ضرور کیا جاتا ہے کہ غیر ضروری آپریشن نہ کیا جائے۔ ماضی میں پرائیویٹ ہسپتالوں اور لیبارٹریوں کو چیک کرنے کے سلسلے میں قانون موجود نہ ہونے کی وجہ سے ایسے ہسپتال اور لیبارٹریوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنا ممکن نہ تھا۔ تاہم جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے اس سلسلے میں (EDO(Health فیصل آباد کے ذریعے معاملہ کی چھان بین کی جارہی ہے اور کسی کوتاہی کے مرتکب شخص/ڈاکٹر کے خلاف مروجہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہاں یہ بھی عرض ہے کہ ایسے ناخوشگوار واقعات کا تدارک کرنے کی غرض سے وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت کے تحت Health Care Bill کے تحت، یہ بات تو جواب میں بھی درج ہے کہ ان کے خلاف انکوائری رپورٹ کے بعد تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی لیکن اس کارروائی سے متعلق میرے خیال میں inform نہیں کیا گیا اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کو آپ pending فرمادیں تاکہ اگر کوئی تادیبی کارروائی ہوئی ہے تو وہ سامنے آسکے۔

جناب سپیکر: کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کو آپ جمعہ تک کے لئے مؤخر کر دیں کیونکہ اس تحریک کو پیش ہوئے چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ اگر تو اس پر کوئی تادیبی کارروائی ہوئی ہے تو ای ڈی او (ہیلتھ) اس بارے میں آکر جواب دے اور اس سے معزز ممبر کو inform کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو جمعہ تک کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے۔ سید حسن مرتضیٰ کی تحریک التوائے کار نمبر 399/10 پڑھی جا چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! وہ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر: پھر اس کو dispose of کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کو پھر dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ابھی تو وہ یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے خیال میں وہ آ جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اگر وہ آ جائیں گے تو اپنی تحریک دوبارہ داخل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اب ہم نئی تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 538 ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب والا! میری تحریک التوائے کار نمبر 482 ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: میری بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 486 ہے۔

جناب سپیکر: وہ اسی اجلاس کی ہے یا پہلے اجلاس کی ہے؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: پچھلے اجلاس کی ہے۔

جناب سپیکر: وہ آہستہ آہستہ آئیں گی، ابھی وہ دور ہیں۔ اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

بیرون ممالک سے ایم بی بی ایس کرنے والے اکثر طلباء یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ٹیسٹ میں فیل ہونے سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ طلباء جو کروڑوں روپے کا زر مبادلہ خرچ کر کے میڈیکل کی تعلیم لینے کے لئے تقریباً 19 مختلف ممالک میں گئے۔ ان میں سے 526 طلباء میں سے صرف 52 یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا ability test پاس کر سکے تاکہ وہ اس ملک میں پریکٹس کر سکیں۔ یہ المیہ ہے کہ چین سے 157 طلباء نے MBBS کی تعلیم حاصل کی اور جب ٹیسٹ ہوا تو اس میں سے صرف 22 پاس ہوئے۔ قازقستان سے 120 طلباء نے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی اور صرف 8 پاس ہوئے، 83 میں سے 14 پاس ہو سکے۔ روس، یوکرائن اور بنگلہ دیش سے صرف ایک طالب علم پاس ہو سکا۔ یہاں تک کہ افغانستان سے 62 لوگوں نے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی اور ان میں سے بھی صرف ایک پاس ہو سکا۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ ان طلباء کے والدین کا کروڑ ہا روپیہ جو زر مبادلہ میں تھا کس کھاتے میں جائے گا۔ آج بھی ان ممالک کے agents اخبارات میں اشتہارات شائع کروا رہے ہیں کہ تھرڈ ڈویژن پاس شدہ طلباء بھی داخلہ لے لیں اور ان کو کوئی نہیں پوچھتا کہ ان بچوں کے مستقبل کے خواب کیسے ٹوٹ جائیں گے۔ ان پر حقائق واضح ہوں گے، لوگوں کو فوری طور پر اس اہم مسئلہ پر educate کرنے کی اشد ضرورت ہے اور اس لوٹ کھسوٹ کو فوری طور پر بند کرنا چاہئے۔ اس پر ہر معزز ممبر کا اظہار خیال ہونا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! آج کے اخبار میں۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں شارٹ سٹیٹمنٹ نہیں ہوتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں، میں صرف ایک فقرہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبار میں دیکھیں کہ PMDC نے کتنے MBBS لوگوں کے سرٹیفکیٹ اس لئے واپس کئے ہیں کہ وہ یہاں سے پڑھ کر آئے تھے اور انہوں نے ہیرا پھیری سے پریکٹس کرنے کے اختیارات لے لئے تھے۔ یہ قوم کا اربوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے اور ظلم علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کے پاس تحریک التوائے کار نمبر 538 کا جواب موجود ہے یا ابھی لینا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کچھ پچھلے اجلاس سے بھی pending ہیں اگر ان کو علیحدہ علیحدہ take up کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: علیحدہ علیحدہ ہی لے لیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 538 نئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلی تو تمام قتل عام کی نذر ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی تقریباً ہو گئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ موضوع زیر بحث محکمہ صحت حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں نہ ہے بلکہ بیرون ملک سے MBBS کے مساوی امتحان پاس کر کے آنے والے گریجویٹ حضرات کو پاکستان میں پریکٹس کرنے کے لئے پاکستان میڈیکل و ڈینٹل کونسل ان سے امتحان لیتی ہے جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے۔اس بارے میں پاکستان میڈیکل و ڈینٹل کونسل ہی اختیار رکھتی ہے کہ وہ ایسے ایجنٹ حضرات کے لئے کوئی ضابطہ اخلاق وضع کرے اور غیر مستند اداروں میں داخلوں کا بروقت سدباب کرے۔حکومت پنجاب محکمہ صحت اس بارے میں وفاقی حکومت اور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کو مناسب ہدایات جاری کرنے کے لئے باضابطہ طور پر مراسلہ لکھ رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود انصاف سے بتا دیجئے کہ محکمہ صحت سے جواب آیا ہے اور کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

جناب سپیکر: آپ سن نہیں رہے تھے وہ وفاقی حکومت کو لکھ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ فیڈرل کا مسئلہ نہیں ہے۔یہ روزانہ بیز لگ رہے ہیں، اخباروں میں آرہا ہے اور پنجاب کے لوگ لٹ رہے ہیں، پنجاب کے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز اس میں خصوصی دلچسپی لیں۔اس معاملے میں کافی خرابیاں ہیں لہذا آپ اس معاملے کو خود چیک کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو لوگ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں ٹھیک ہے شیخ صاحب اس کے ایک پہلو کے بارے میں درست فرما رہے ہیں کہ بیرون ملک سے بعض جگہوں سے ایسی تعلیم حاصل کی جاتی ہے جو standard کے مطابق نہیں ہوتی لیکن لوگ بیرون ملک سے بہت اعلیٰ درجے کی تعلیم بھی حاصل کر کے آتے ہیں اس لئے سب کو ایک ہی طریق کار

کے مطابق deal نہیں کیا جا سکے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب پاکستان میڈیکل کونسل سے رابطہ کریں اور میں بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ کر کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس میں کوئی طریق کار وضع کریں پھر اگر کوئی آدمی یا کوئی ایجنٹ اس طریق کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی اشتہار بازی کرتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے میں ان ممالک کی ڈگریوں کی بات نہیں کر رہا، میں British کی بات نہیں کر رہا اور USA کی بات نہیں کر رہا لیکن جن ممالک میں لوٹ مار ہو رہی ہے اس سلسلے میں حکومت پنجاب ایجوکیشن کے لئے اپنے regular advertisement میں یہ لکھنا شروع کر دے کہ ان ممالک میں تعلیم لینے کے لئے پہلے ہم سے رابطہ کریں۔اگر حکومت پنجاب اور کچھ نہیں کر سکتی تو اپنے regular advertisement میں۔۔۔

جناب سپیکر: بہت کچھ کرے گی۔آپ آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر آپ اس کے لئے رولنگ دیں۔ PMDC یا ہیلتھ والوں کو بلائیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو suggest کر دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ add ہیلتھ کی advertisement میں آ جائے۔جیسے سگریٹ نوشی مضر صحت ہے اس طرح کا ہی add آ جائے تاکہ لوگ تھوڑا سا educate تو ہو جائیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کے لئے مضر صحت ہے لیکن کچھ کے لئے نہیں ہے۔لہذا آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

شیخ علاؤالدین: آپ اور میں اسی لئے گاڑی میں سفر نہیں کرتے چونکہ مجھے پتا ہے کہ سگریٹ نوشی آپ کی صحت کے لئے مضر نہیں لیکن میری صحت کے لئے خرابی ہے۔اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ ساری قوم سگریٹ پیئے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کے ساتھ مل بیٹھ کر بات کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: پھر آپ کہیں کہ ہیلتھ والوں کو بلائیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ہے تو بہت اچھی بات ہے ورنہ میری تحاریک التوائے کار کے لئے تو آپ نے catcher لگائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

جائیداد کی خرید و فروخت میں زبانی انتقالات کے طریقہ کی قباحتیں

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ زمینوں و جائیدادوں کی تبدیلی ملکیت میں ایک ایسا ظالمانہ طریق کار ہے جس کی وجہ سے ایک طرف جائز وارثان اور حقداران اپنے ورثہ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف حکومت کو رجسٹری کی فیس کی شکل میں ملنے والے اربہا روپے سے بھی مسلسل محروم کیا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ زبانی انتقالات کا ہے جو ریونیو عملہ و افسران کے لئے سونے کی وہ کان ہے جس کا اندازہ ایک زمیندار یا مالک جائیداد ہی کر سکتا ہے۔ ایک طرف سادہ لوح اور ان پڑھ لوگوں کے انگوٹھے لگوا کر یہاں تک کے مرحومین کے جعلی انگوٹھے لگوا کر نہ ختم ہونے والی مقدمہ بازی میں وارثان کو دھکیل دیا جاتا ہے اور ان کی اربوں روپے کی جائیداد سے انہیں محروم کر دیا جاتا ہے۔ دوسری طرف پٹواری اپنی مرضی سے دو سو فیصد اور کہیں پانچ سو فیصد تک زائد فیس وصول کرتا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر فوری طور پر زبانی انتقالات ختم کر دیئے جائیں اور تمام انتقالات اراضی صرف اور صرف رجسٹرڈ Sale Deed کے ذریعے کئے جائیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے اس کا یہ جواب آیا ہے کہ تصدیق انتقالات زبانی دیہی علاقہ جات کا موضوع پہلے بھی دفتر مجلس مال پنجاب میں زیر غور رہا ہے اور اس بارے میں فاضل کمشنر صاحبان سے آراء حاصل کر کے اس وقت کے ناظم کاغذات زمین پنجاب نے ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس کی روشنی میں موجودہ نظام کا برقرار رہنا ہی مناسب قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک اس کے منفی اثرات کا تعلق ہے اس بارے میں دستور العمل کاغذات زمین میں طریق کار کی وضاحت موجود ہے جس پر عمل کرنے کی مجلس مال نے ماتحت عدالت ہائے کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔

جناب سپیکر! ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا معاملہ چل رہا ہے لیکن جب تک یہ ریکارڈ کمپیوٹرائز نہیں ہوتا اس وقت تک پٹواری اور لمبردار کی شکایات برقرار رہیں گی اور اس میں زبانی انتقال کرنا یا ایک بیع نامہ رجسٹر کروانا فریقین جائیداد فروخت کرنے والے اور خریدنے والوں کی اپنی صوابدید ہوتی ہے۔ اس میں کسی کو compel نہیں کیا جا سکتا کہ وہ رجسٹری کروائے یا زبانی انتقال کروائے تو یہ دونوں طریق کار چل رہے ہیں۔ اگر یہ revenue record computerized ہو جاتا ہے تو پھر یہ طریق کار شاید دوسرے سے بھی زیادہ safe اور بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اس میں تھوڑا سا کام اور بھی خراب ہو گیا ہے کہ جائز وارثان کو جو حبہ کرتے ہیں اس پر بھی اتنا ہی ٹیکس لگ گیا ہے۔ اس بارے میں کاشتکار بے چارے بڑے پریشان ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ایک خوش قسمتی ہے کہ آپ اس معاملے کو بہت سمجھتے ہیں۔ زبانی انتقال فساد کی بہت بڑی جڑ ہے۔ Thumb impression کو prove کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ چاہئے۔ اگر جعلی انگوٹھا لگ گیا ہے، آدمی مر گیا ہے یا عورت مر گئی ہے تو پھر 70 سال میں بھی وہ prove نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وزیر قانون صاحب نے آپ کی بات سن لی ہے، اب تشریف رکھیں۔ وزیر قانون صاحب نے جو بات کی ہے وہ ٹھیک ہے، آپ بھی اس بات کو سمجھ لیں اور اپنی تحریک پر مزید زور نہ دیں۔

شیخ علاؤالدین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 544/10، سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔ معزز ممبر اپنی تحریک پیش کریں۔

تحصیل بورے والا میں نصب صاف پانی کے ٹیوب ویل ٹی ایم اے کے عدم تعاون کی بناء پر چالو نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ PP-233 تحصیل بورے والا کی عوام کے لئے حکومت نے صاف پانی کے حصول کے لئے

24ٹیوب ویلوں کی منظوری دی اور ان ٹیوب ویلوں پر 25لاکھ روپے فی ٹیوب ویل کے حساب سے لاگت آئی۔اب یہ 24ٹیوب ویل بالکل تیار ہو گئے ہیں لیکن TMA کے عدم تعاون کی بناء پر ان کو چالو نہیں کیا جا رہا ہے۔ٹیوب ویلوں کو چلانے کے لئے میرے حلقہ کی عوام نے احتجاج بھی کیا لیکن ان ٹیوب ویلوں کو نہیں چلایا جا رہا ہے۔تحصیل بورے والا کی عوام پہلے ہی پانی کی عدم دستیابی کی بناء پر پریشان ہیں اور اب حکومت نے 24ٹیوب ویل بنا دیئے ہیں اور یہ ٹیوب ویل TMAاور محکمہ پبلک ہیلتھ وہاڑی کے ذمہ داران کی ہٹ دھرمی کے باعث نہیں چل رہے ہیں۔ٹیوب ویل نہ چلنے کی وجہ سے عوام کو شدید پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور عوام سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جو ٹیوب ویل مکمل ہو چکے ہیں اور ان کو انتظامیہ کی غفلت کے باعث چلایا نہیں جا رہا ہے،ان ٹیوب ویلوں کو فوری چالو کرنے کے لئے حکومت فوری طور پر نوٹس لے کہ ٹیوب ویلوں کو نہ چلانے کے کیا محرکات ہیں اور اصل ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے اس لئے ضروری ہے اسمبلی دخل اندازی کر کے یہ معاملہ حل کروائے،ٹیوب ویلوں کے نہ چلنے کے باعث بورے والا کی عوام میں سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہذا آپ اسے next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اس تحریک کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔میاں رفیق صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔شیخ علاؤالدین صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار میں جو بات کی ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔اصل میں بات یہ ہے کہ زبانی انتقال ایک طرح سے سونے کی کان ہے۔یہ تحصیلدار یا انتقال کو منظور کرنے والے کے لئے ایک سونے کی کان ہے۔محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے، وزیر قانون نے بھی اس کی حمایت کی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حصہ رسدی کہاں تک پہنچتا ہے؟ اصل میں اس کے پس منظر میں یہ بات ہے کہ اس سونے کی کان کا حصہ رسدی ہر جگہ پہنچتا ہے اس لئے وہ اس زبانی انتقال کو ختم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔بہت شکریہ

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! زبانی انتقال کو روک دیا جائے تو محکمہ مال میں آدھی کرپشن رُک جائے گی اور آدھی litigation ختم ہو جائے گی۔ اس حوالے سے آپ کی طرف سے فوری طور پر کوئی ruling آنی چاہئے۔ اس زبانی انتقال کو اب ختم ہونا چاہئے، اب وہ دور گزر گیا ہے۔ میرے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اور قرآن پاک میں بھی آیا ہے کہ جو بھی معاہدہ کرو، جو کوئی بھی اقرار نامہ کیا جائے وہ لکھ کر کیا جانا چاہئے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ آپ اس میں ترمیم کروالیں، یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ رانا محمد افضل صاحب زیر التواء رکھی گئی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد پیش کرنے سے پہلے دو منٹ کے لئے اپنا وضاحتی بیان دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اس کی اجازت دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری آج کی یہ قرارداد پاکستان میں energy shortage کے بارے میں ہے اور کسی بھی ملک کی معیشت میں energy کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ آج جبکہ میں اس ایوان میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو پانچ ہزار mega watt بجلی کی shortage ہے اور مختلف علاقوں میں 12 سے 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ہماری صنعتیں بند ہیں اور وہ اشیاء جو کہ ہم export کر سکتے ہیں وہ بھی نہیں کر پا رہے، ملک کے عوام اس energy crisis کا شکار ہیں۔ اس اہم موضوع پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد پیش کریں۔

امریکہ اور مغربی ممالک سے دہشتگردی کی جنگ میں تعاون کے باوجود سویلین نیوکلیئر انرجی اور گیس سے محروم ہونے کی بناء پر پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کا مطالبہ

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت War on Terror پر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ جو تعاون کر رہی ہے، اس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو 40۔ارب ڈالر سے زیادہ نقصان ہو چکا ہے اور ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پاکستان کو اپنی energy کی ضرورت میں امریکہ اور مغربی طاقتوں سے اسی طرح کا تعاون حاصل کرنا چاہئے جو وہ ہم سے War on Terror پر حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس ابھی تک ہمارے تمام راستے بند کئے گئے ہیں۔ ہمیں Civilian Nuclear Energy سے محروم رکھا جا رہا ہے اور اب امریکی sanctions کے ذریعہ پاکستان کی ایران کے ساتھ Gas deal کو بھی پابندیوں کی زد میں لایا جا رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پاکستان کی قومی سلامتی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اہم موضوع سمیت حکومت امریکہ سے تمام شعبوں میں اپنے تعلقات review کرے اور پاکستان کی معیشت اور بنیادی اہمیت کے معاملات بالخصوص ہر قسم کی energy کی ضروریات کو اپنی خارجہ پالیسی کا اولین مقصد بنا کر نئے سرے سے مذاکرات کئے جائیں اور اپنا حق حاصل کیا جائے۔ Gas deal اور Civilian Nuclear Power پر ہر قسم کی پابندی کو ختم کروایا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت War on Terror پر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ جو تعاون کر رہی ہے، اس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو 40۔ ارب ڈالر سے زیادہ نقصان ہو چکا ہے اور ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پاکستان کو اپنی energy کی ضرورت میں امریکہ اور

مغربی طاقتوں سے اسی طرح کا تعاون حاصل کرنا چاہئے جو وہ ہم سے War on Terror پر حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس ابھی تک ہمارے تمام راستے بند کئے گئے ہیں۔ ہمیں Civilian Nuclear Energy سے محروم رکھا جا رہا ہے اور اب امریکی sanctions کے ذریعہ پاکستان کی ایران کے ساتھ Gas deal کو بھی پابندیوں کی زد میں لایا جا رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پاکستان کی قومی سلامتی کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اہم موضوع سمیت حکومت امریکہ سے تمام شعبوں میں اپنے تعلقات review کرے اور پاکستان کی معیشت اور بنیادی اہمیت کے معاملات بالخصوص ہر قسم کی energy کی ضروریات کو اپنی خارجہ پالیسی کا اولین مقصد بنا کر نئے سرے سے مذاکرات کئے جائیں اور اپنا حق حاصل کیا جائے۔ Gas deal اور Civilian Nuclear Power پر ہر قسم کی پابندی کو ختم کروایا جائے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت War on Terror پر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ جو تعاون کر رہی ہے، اس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو 40۔ارب ڈالر سے زیادہ نقصان ہو چکا ہے اور ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پاکستان کو اپنی energy کی ضرورت میں امریکہ اور مغربی طاقتوں سے اسی طرح کا تعاون حاصل کرنا چاہئے جو وہ ہم سے War on Terror پر حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس ابھی تک ہمارے تمام راستے بند کئے گئے ہیں۔ ہمیں Civilian Nuclear Energy سے محروم رکھا جا رہا ہے اور اب امریکی sanctions کے ذریعہ پاکستان کی ایران کے ساتھ Gas deal کو بھی پابندیوں کی زد میں لایا جا رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پاکستان کی قومی سلامتی کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اہم موضوع سمیت حکومت امریکہ سے تمام شعبوں میں اپنے تعلقات review کرے اور پاکستان کی معیشت اور بنیادی اہمیت کے معاملات بالخصوص ہر قسم کی energy کی ضروریات کو اپنی خارجہ پالیسی کا اولین مقصد بنا کر

نئے سرے سے مذاکرات کئے جائیں اور اپنا حق حاصل کیا جائے۔Gas deal
اورCivilian Nuclear Powerپر ہر قسم کی پابندی کو ختم کروایا جائے۔
(قرارداد منظور ہوئی)

MIAN NASEER AHMAD: I oppose it, sir.

جناب سپیکر: اب اس کا کیا فائدہ؟ آپ پہلے بولے ہی نہیں ہیں۔ قرارداد تو منظور ہو چکی ہے، چلیں آپ بات کریں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ قرارداد آج سے تقریباً چار ماہ پہلے جمع کرائی گئی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس قرارداد کے اندرWar on Terrorکی بات کی گئی ہے جو اس ایوان کی طرف سے ایکmessageجارہا ہےWar on Terrorکے اندر بے شمار ایسی چیزیں شامل ہو گئی ہیں جو اس قرارداد کا حصہ نہیں بنیں اور اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج سے چند دن پہلے پاکستان کی چیک پوسٹ پر بمباری کی گئی اس سے ہمارے نوجوان شہید ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آج کاlatest issueاس قرارداد کے اندر شامل نہیں کیا گیا کہ نیٹو کے وہ ٹرالر جو پاکستان کی راہداریوں کو استعمال کرتے ہوئے اربوں روپے کا سامان لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جو بات اس قرارداد میں شامل نہیں کی گئی اور آپ وہ بات اس قرارداد میں شامل کرانا چاہتے ہیں تو آپ نئی قرارداد لے کر آئیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ ان چیزوں کو اس قرارداد کا حصہ بنا دیا جائے اور اس کو مکمل قرارداد کے طور پر پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہاؤس آپ کا پابند نہیں ہے۔ چلیں، آپ کی تجویز ہم نے سن لی ہے اگر آپ اس پر اپنی طرف سے کوئی نئی قرارداد لے کر آئیں گے تو پھر اس پر بات کریں گے۔ اگلی قرارداد ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس قرارداد کوnext weakکے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد چودھری ظہیر الدین کی طرف سے ہے۔

کالا باغ ڈیم کی جلد از جلد تعمیر کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ماہرین کے مطابق کالا باغ ڈیم کا بنانا چونکہ قابل عمل اور پورے پاکستان کے لئے سود مند ہے اس لئے اس کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے کے لئے چاروں صوبوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ماہرین کے مطابق کالا باغ ڈیم کا بنانا چونکہ قابل عمل اور پورے پاکستان کے لئے سود مند ہے اس لئے اس کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے کے لئے چاروں صوبوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کرے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بات پر بالکل consensus ہے کہ چاروں صوبوں میں اتفاق رائے پیدا ہونا چاہئے اور اس اتفاق رائے کو پیدا کرنے کے لئے کوششوں کا بھی آغاز ہونا چاہئے تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ ان کوششوں کا آغاز چودھری صاحب سے ہی کیا جائے اور Leader of the Opposition کی سربراہی میں اس ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان کوششوں کے آغاز کے طور پر باقی تینوں صوبوں کا دورہ کر کے وہاں پر متعلقہ لوگوں سے مل کر اس بات پر قائل کرے کہ کالا باغ ڈیم بننا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میرے خیال میں وزیر قانون کی تجویز اچھی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو ارشاد فرمایا ہے میں اس پر اپنی رائے دینا چاہتا ہوں۔ اس قرارداد میں وفاقی حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ وہ اپنی کوششوں کا آغاز کرے۔ وزیر قانون مجھے وفاقی حکومت میں کوئی ایسا عہدہ دلا دیں جس وجہ سے میں ان کی نمائندگی کر سکوں تو میں بخوشی قبول کروں گا لیکن اس کے باوجود اگر آپ یہ چاہیں کہ یہاں پر ہاؤس کوئی ایسی کمیٹی بنائے اور مجھ ناچیز کو اس کا head بنائے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں اور میں اس کے لئے اپنی کوششیں شروع کروں گا۔ میں یہاں پر چند ایک باتیں کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ misconceptions

ہیں جس کی وجہ سے national project کو روکا گیا مثلاً یہ کہہ کر روکا گیا کہ پہلے بھاشا ڈیم بنا لیا جائے۔ میں چار دریاؤں کا نام لے رہا ہوں سوان، سوات، چترال اور کابل، ان دریاؤں کا پانی بھاشا ڈیم کے اندر جا ہی نہیں سکتا ان کا پانی صرف کالا باغ ڈیم کے اندر ہی جا سکتا ہے۔ بھاشا ڈیم نے جس جگہ پر بننا ہے اس کی height اس سے کہیں زیادہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نیلم، جہلم، کالا باغ، اکوڑی، منڈا اور بھاشا، ان سب کو ملا کر اس میں 31 ملین ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اس دفعہ دو اندازوں کے مطابق ایک میں 48 ملین ایکڑ فٹ اور ایک میں 38 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں پھینکا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، "ہم نے پانی میں سے زندگی پیدا کی" اور ہم نے اس دفعہ 41 ملین ایکڑ فٹ اپنی زندگی سمندر میں پھینک دی اس کے لئے ہمارے پاس reservoirs موجود ہیں اور یہ consensus تو اچھی چیز ہے اور اس کو پیدا کرنے کے لئے مجھے اس کی ذمہ داری کے قابل سمجھا گیا میں اس کو قبول کرتا ہوں اور آپ کے حکم سے حکومت اور وزیر قانون کی طرف سے ایک proper forum بنایا جائے اور میں اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ہاتھ جوڑوں گا، منت کروں گا اور میں پنجاب کی طرف سے تینوں صوبوں کے پاس یہ بات لے کر جاؤں گا کہ اسے national project کے طور پر لے لیا جائے اس کے تمام ثمرات دوسرے تینوں صوبے لے لیں لیکن اس کی بجلی پاکستان کے industrialists کو ملنی چاہئے، اس بجلی سے industries چلنے سے بے روزگاروں کو روزگار ملنا چاہئے، اس سے بھوکے پیٹوں کے اندر روٹی جانی چاہئے اور اس سے ٹھنڈے چولہے چلنے چاہئیں۔ پنجاب کے لوگ اس کا پانی نہیں لیں گے لیکن اس سے بجلی بنائی جائے۔ اگر آج ان پانچوں ڈیموں پر کام شروع کر دیا جائے اور ہماری زندگی کے لئے یہ reservoirs بنائے جائیں میں اسی بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور لاء منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حکومت نے مجھے اس قابل سمجھا کہ یہ consensus develop کرنے میں، میں کوئی کردار ادا کر سکتا ہوں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے یہ بالکل درست فرمایا کہ ہم نے ان کو اس قابل سمجھا، یقیناً یہ اس قابل ہیں اور ویسے بھی انہوں نے جو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تو چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا یہ پچھلے پانچ سال جو حکومت میں رہے ہیں اس

سے پہلے کا فرمایا ہوا ہے۔ وہ پانچ سال تو انہیں یہ بات بالکل یاد نہیں رہی اور اس دوران چاروں صوبوں میں اور وفاق میں ان کی حکومت تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ میری بات سنیں اور ایسی بات نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس consensus کو پیدا کرنے کے لئے وفاق میں عہدہ کی ضرورت نہیں ہے۔ قائد حزب اختلاف کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائیں اور وزیر آبپاشی راجہ ریاض صاحب کو بھی اس کمیٹی میں رکھیں وفاق حکومت میں ان کا اثر و رسوخ ہے۔ یہ کمیٹی بے شک دو رکنی کمیٹی بنا دیں اور ہر اجلاس میں ان سے یہ رپورٹ طلب کی جائے کہ انہوں نے اس بارے میں کیا efforts کی ہیں کیونکہ یہ قرارداد صرف قرارداد ہی نہ رہ جائے اس پر پوری طرح سے کام ہونا چاہئے۔ انہوں نے پہلے کافی وقت ضائع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ہم اس پر فی الحال قرارداد پاس کرتے ہیں۔ ہم کمیٹی کی بات بیٹھ کر طے کریں گے۔ میں ابھی کمیٹی کی بات نہیں کر رہا صرف اس قرارداد کی حد تک بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے اس پر ہاؤس میں ایک دن مقرر کر کے بحث ہونی چاہئے۔ جس میں ہم اس کی ٹیکنیکل باتوں کا ذکر کریں اور جو دوسرے جیسے صوبہ خیبر پختون خواہ اور صوبہ سندھ کے بھائیوں کے concerns کو بھی address کریں۔

جناب سپیکر: اگر پنجاب سے کمیٹی جائے گی تو اس میں آپ کو بھی میں ضرور شامل کروں گا۔ میں رانا صاحب کو یہ بھی کہتا ہوں کہ ایسے طعنے نہ دیئے جائیں کیونکہ صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اس کو پھر کچھ اور نہیں کہنا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جاتا تو ہم اسے بھولا نہ کہتے یہ تو رات دو بجے گھر واپس آ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب نے پانچ سال کا ذکر کیا ہے لیکن کالا باغ ڈیم کی ضرورت بڑی دیر سے ہے یہ 1985 سے لے کر آج تک یہ

دو اتحادی حکومت اپنے اقتدار میں رہی پانچ سال سے پہلے کے دور کو بھی دیکھ لیں ہم تو الزام تراشیوں میں آنا نہیں چاہتے۔ یہ بھی بہت وقت ضائع کر کے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سب مل کر بنائیں، سارے صوبے مل کر ڈیم بنائیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جب کوئی قرارداد پاس ہو جاتی ہے تو اس کے بعد کمیٹی بنانے پر اس کا Rules کے تحت mandate کیا ہوگا، کیا آپ implementation کے لئے کمیٹی بنائیں گے اس بات کو پیش نظر رکھا جائے؟

جناب سپیکر: یہ کمیٹی ہم دوسرے صوبوں کو ملنے کے لئے بنا رہے ہیں۔ ہماری قرارداد وفاقی حکومت کو جا رہی ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہوگی کہ اپوزیشن کے فاضل ممبر جناب محسن لغاری صاحب نے جو تجویز دی ہے تو صوبہ خیبر پختون خواہ اور صوبہ سندھ کے اعتراضات پہلے ہی ساری قوم کے سامنے ہیں۔ یہاں detailed اور exhaustive بحث ہونے کے ساتھ ہم جو message اس ایوان سے بھیجیں گے وہ کمیٹی سے زیادہ strong ہوگا۔ میری گزارش بھی یہی ہوگی کہ اس پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اس پر بحث کیسے ہوگی۔ اب میں سوال put کرتا ہوں، اگر آپ oppose کر سکتے ہیں تو کریں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ماہرین کے مطابق کالا باغ ڈیم کا بنانا چونکہ قابل عمل اور پورے پاکستان کے لئے سود مند ہے اس لئے اس کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے کے لئے چاروں صوبوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب ملک جاوید اقبال صاحب کی قرارداد ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کالاباغ ڈیم کی 1952 میں feasibility report بنی تھی اور جو جو لوگ اس میں ملوث رہے ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ملوث نہیں بلکہ جن کی کوشش رہی ہے یا جن لوگوں نے اس کے بنانے میں حصہ ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

عربی زبان کو کلاس اوّل سے لازمی قرار دینا

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عربی زبان کو کلاس اول سے لازمی قرار دیا جائے۔"

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I oppose it

MR. IJAZ AHMED KHAN: I oppose it

MIAN MUHAMMAD RAFIQUE: I oppose it

MR. KHALIL TAHIR SINDHU (Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities): I oppose it

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آج کل کے حالات میں عربی زبان کو جو پہلی جماعت سے لازمی قرار دینے سے بچوں پر جو تعلیمی بوجھ ہے اس سے مزید بوجھ شامل کرنے والی بات ہو جائے گی۔ جہاں تک ہمارا ثقافتی اور مذہبی لگاؤ جو عربی زبان کے ساتھ ہونا بالکل اپنی جگہ پر درست ہے لیکن آج کے دور میں ہمیں ضرورت سائنس، ٹیکنالوجی اور ان علوم کی ہے جو اس دنیا میں ہماری قوم کو آگے لے کر چلیں اور ہمارے لئے کارآمد ہوں۔ ابھی بچے پہلے ہی اتنا کچھ پڑھ رہے ہیں، ان کا اتنا بھاری بستہ ہوتا ہے اس بستے میں ہم ایک اور کتاب کو شامل کر کے ان کی زندگی میں مزید مشکلات پیدا کر دیں گے۔ ابھی بچے جو علوم پڑھ رہے ہیں پہلے وہ تو اچھی طرح پڑھ لیں۔ جس نے عربی پڑھنی ہوتی ہے وہ سینئر کلاسوں میں

وہ اختیاری مضمون کے طور پر پڑھ لیتے ہیں اور وہ option ان کے پاس ہوتا ہے اس لئے میں نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں ملک جاوید اقبال اعوان صاحب سے بات کی ہے تو اس میں کلاس اول کی حد تک کے بارے میں جیسے لغاری صاحب اور دوسرے معزز ممبران نے جو show concern کیا ہے وہ تقریباً justified معلوم ہوتا ہے۔ آپ اس قرارداد کو pending فرمادیں۔ اگر قرارداد میں سینئر کلاسوں سے عربی زبان کو شروع کرنے کی بات کی جائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ عربی بہر حال ہماری ایک مذہبی زبان ہے اور اسے بچوں کو پڑھنا بھی چاہئے اور سیکھنا بھی چاہئے۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگلے اجلاس تک کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس قرارداد کو اگلے اجلاس تک pending کرتے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کی بات سے بالکل اتفاق ہے لیکن جن لوگوں نے یہاں پر قرارداد پیش ہونے کے بعد oppose کیا ہے ان کا مافی الضمیر سامنے آ جانا چاہئے اور پھر اس کے بعد لاء منسٹر صاحب conclude کرتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ ہم اس بات کے مخالف ہیں، آپ کا note آ گیا ہے، اب اس میں آپ کیا نئی بات کرنا چاہتے ہیں؟ لاء منسٹر صاحب نے اب اس کو pending کروا دیا ہے۔ جب دوبارہ ٹائم آئے گا تو پھر بات کر لیجئے گا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے اس کو oppose کیا ہے لیکن ہمارا مافی الضمیر اس پر اگر آج ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہاؤس better sense کی طرف travel کر سکے۔ جس دن یہ دوبارہ re-agitate اور take up ہوگی تو اس دن کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور سب اس بات پر اتفاق کرتے ہیں۔ اگلی پانچویں قرارداد سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی طرف سے ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اس سے پہلے قرارداد چودھری طاہر اقبال صاحب کی طرف سے ہے جسے سیمل کامران صاحبہ move کریں گی۔ ہم نے یہ لکھ کر دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر:Power of attorney۔ جی، محترمہ! پیش کریں۔

صوبہ کے شہروں اور قصبوں میں بننے والے بائی پاسوں سے ملحقہ ایریا کو کمرشلائز نہ کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ آئندہ صوبہ پنجاب کے اندر بننے والے شہروں اور قصبوں کے bypasses کو limited access road کے طور پر declare کیا جائے اور ان کو commercialized نہ کیا جائے۔ نیز جو bypasses بن چکے ہیں ان کے ساتھ ساتھ 220 فٹ تک کسی قسم کی عمارت بنانے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ bypasses پر ٹریفک کے smooth flow کو یقینی بنایا جا سکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ آئندہ صوبہ پنجاب کے اندر بننے والے شہروں اور قصبوں کے bypasses کو limited access road کے طور پر declare کیا جائے اور ان کو commercialized نہ کیا جائے۔ نیز جو bypasses بن چکے ہیں ان کے ساتھ ساتھ 220 فٹ تک کسی قسم کی عمارت بنانے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ bypasses پر ٹریفک کے smooth flow کو یقینی بنایا جا سکے۔"

SHEIKH ALA-UD-DIN: I oppose.

RANA MUHAMMAD AFZAL KHAN: I oppose.

MR IJAZ AHMED KHAN: I also oppose.

جناب سپیکر: جی، تینوں ممبر اس کو oppose کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے محترمہ اس پر اپنے arguments دے لیں پھر بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ دے رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ٹریفک کے بہاؤ کو regulate کرنے کے لئے اور حادثات سے بچنے کے لئے bypasses بنائے جاتے ہیں یعنی bypasses بنانے کا مقصد یہی ہے کہ شہروں سے باہر bypasses بنیں اور اگلے شہر یا قصبے کی طرف جو بھی ٹریفک جا رہی ہے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اس کا smooth flow چلتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، 15 منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ابھی practice یہی چل رہی ہے کہ bypasses بنا تو دیئے جاتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک بازار کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال جی۔ٹی روڈ ہے اس پر گوجرانوالہ اور گجرات کے جو bypasses بنے ہوئے ہیں ان کو بنانے کا مقصد فوت ہو کر رہ گیا ہے۔اس وقت موجودہ صورتحال یہی ہے کہ پرانا جی۔ٹی روڈ اور ان bypasses میں کوئی فرق نظر نہیں آ رہا۔ میرے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب کا show room بھی bypass کے بالکل پاس ہے لیکن ہمیں اپنے اپنے show rooms کو اور اپنی personal liking and disliking کو ایک طرف رکھتے ہوئے یہ دیکھنا ہے کہ bypasses بنانے کا مقصد کیا ہے؟

جناب سپیکر: جو بندہ اپنے مفاد کا خیال نہیں کرتا وہ پھر کیا کرے گا؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہم یہاں پر اپنے پنجاب کے عوام کو represent کر رہے ہیں لہذا پہلے ہمیں ان کے مفادات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے اب بات کی ہے تو میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ میں نے 12۔کروڑ روپے کی زمین صرف وزیر اعلیٰ پنجاب کے کہنے پر دی ہے اور اس بنیاد پر flyover کے لئے قربانی دی ہے جو مائی کا لال دے نہیں سکتا تھا اور تین سال میں نے bridge روکا ہے۔ محترمہ جو بات کر رہی ہیں تو میری وہ بلڈنگ اول تو bypass پر ہی نہیں تھی۔ آپ کو بھی پتا ہے اور ریکارڈ پر موجود ہے کہ وہاں پر کیا ہوا تھا اور آج تک مجھے 12 پیسے نہیں ملے۔ یہ میں نے صرف اس عوام کے لئے برداشت کیا۔ان لوگوں کو مجھے عوام کا درد نہیں بتانا چاہیئے جن کو اپنا درد نہیں معلوم۔

جناب سپیکر: جی، اس بات کو چھوڑیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے بھائی کی problem یہ ہے کہ وہ بات کو سنے بغیر پہلے ہی decide کر لیتے ہیں کہ اگلا بندہ کیا کہنا چاہ رہا ہے؟ میں تو ان کو appreciate کرنا چاہتی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب پھر بہن اور بھائی کا چکر شروع ہو گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی اس floor پر کہا تھا کہ میں اپنی پانچ بہنوں کے علاوہ چھوٹی بہن کو نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ الفاظ اچھے نہیں ہیں اور آپ pre-mature بات نہ کیا کریں۔ محترمہ کی پہلے بات سن لیں اور اگر آپ کو پسند نہیں آئے گی تو بات کر لینا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں یہ قربانیوں کی دہائیاں دیں تو شاید وہ زیادہ بہتر ہو گا۔ مجھے بات کرنے کا حق ہے کیونکہ میری یہ قرارداد ہے۔ پہلے قائد حزب اختلاف صاحب بات کر لیں تو پھر میں بات کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہاں پر rules کو observe کیا جانا زیادہ مناسب ہے۔ جب محترم شیخ علاؤالدین صاحب اسے oppose کر چکے ہیں تو ان کی اس پر بات کرنے کی باری آنی ہے تب وہ کر لیں۔ یہ جواب الجواب شروع ہو جاتا ہے پھر درمیان میں آپ کی وضع داری آڑے آتی ہے لہذا اپنی باری پر بولنا ہی مناسب ہے۔ یہ پہلے بھی دو تین دفعہ کہہ چکے ہیں کہ مجھے کوئی بھائی نہ کہے تو میرا خیال ہے کہ ان کے اس فرمان کو بھی honour کیا جانا چاہئے اور آئندہ انہیں مسٹر شیخ علاؤالدین کہا جائے کیونکہ وہ خود فرما چکے ہیں تو ان کے حکم اور ارشاد کے مطابق تعمیل کرتے ہوئے ان کو اب بھائی کوئی نہ کہے۔ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں جو بات کر رہی تھی اس کا مقصد صرف یہی تھا کہ اس صوبہ پنجاب میں There are very few people جو معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب کی طرح ہیں جو اپنی property کو surrender کر دیں ورنہ کوئی بھی اپنی commercial property کسی bypass، کسی حکومت یا کسی public interest کے لئے surrender نہیں کرتا۔ معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب سے میری یہ گزارش ہو گی کہ آئندہ یہ اپنی باری پر بات کریں تو بہتر ہو گا۔ کبھی یہ کسی منسٹر کی جگہ پر اور کبھی کسی کی بات پر جواب دینا شروع کر دیتے ہیں لہذا جتنے ہاؤس کے معزز ممبر یہ ہیں اتنے ہی باقی لوگ بھی ہیں۔ اس طرح سے میرا بھی استحقاق مجروح ہوتا ہے جب انہوں نے دوسری دفعہ اسی ہاؤس میں اسی floor پر اس طرح سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ relevant ہو جائیں اور اس بات کو چھوڑ دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں تو relevant ہو جاؤں گی لیکن kindly یہ ہدایات آپ ان کو بھی pass کیا کریں کہ وہ بھی relevant ہوا کریں اور اپنی باری کا انتظار کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ان bypasses کو بنانے کا مقصد یہی تھا کہ ٹریفک کے smooth flow کو ensured کیا جائے جو آئے دن حادثات ہوتے ہیں، ٹریفک جام ہوتی ہے اور اس bypass کو cross کر کے آگے جن قصبوں اور شہروں میں ٹریفک جاتی ہوتی ہے وہ without any haste بحال رہے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جب commercialization ہو جاتی ہے، دکانیں اور بازار بن جاتے ہیں تو ٹریفک کے حادثات بھی ویسے ہی ہوتے ہیں اور ٹریفک بھی جام رہتی ہے تو پھر bypasses کے بنانے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ ہم صوبہ پنجاب کی بات کر رہے ہیں تو پنجاب کے عوام کے خون پسینے اور ان کے دیئے گئے ٹیکسوں پر جو کمائیاں ہوتی ہیں ان سے یہ bypasses بنائے جاتے ہیں جن کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔ گوجرانوالہ یا گجرات کے جی۔ٹی روڈ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت وہ پرانے جی۔ٹی روڈ ہیں اور ان کو اگر آپ compare کریں تو ان میں کوئی difference نظر نہیں آئے گا لہذا یہ بات بڑی اہم ہے کہ جتنے بھی bypasses ہیں ان کو limited access road declared کیا جائے کیونکہ اگر limited access road declared نہیں کیا جائے گا تو اس کے ارد گرد جو سہولیات ہوں گی اس کی وجہ سے ٹریفک کا سارا بوجھ اس bypass پر آ جائے گا۔

جناب سپیکر! انسانی جان سے قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ ٹریفک کے حادثات میں ایک indicator کی چھوٹی سی negligence بھی انسانی جان کو ختم کر دیتی ہے اور ایک انسان چاہے وہ آدمی ہے یا عورت تو اس کی پوری family پر کس طرح سے اثر پڑتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب گاڑیوں کے حادثات ہوتے ہیں تو بہت سے لوگ disable بھی ہو جاتے ہیں۔ ان bypasses پر جب دکانیں یا بازار بن جاتے ہیں تو اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے یا تو ایک قرارداد یہ لائی جائے کہ آئندہ صوبہ پنجاب میں کوئی bypass نہ بنے۔ اگر bypasses بننے ہیں اور بعد میں وہاں پر بازار بنا کر ان کو commercial ہی کرنا ہے تو پھر ان کے بنانے کا کیا فائدہ ہے؟ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ bypasses نہیں بننے چاہئیں، ان کو limited access road declare نہیں کرنا چاہئے تو پھر میرا نہیں خیال کہ

پنجاب کے غریب عوام کی خون پسینے کی کمائیوں سے مزید bypasses اس صوبے میں بننے چاہئیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر میں department کا version پڑھ دوں تو میں سمجھتا ہوں کہ دونوں اطراف کے ممبران کو کافی استفادہ ہوگا اور اس کے بعد اگر اسے اس انداز میں amend کر لیا جائے یا اسے pending کر لیا جائے یا واپس لے لیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ہم غیر ضروری بحث سے بچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! محکمہ مواصلات و تعمیرات مختلف شہروں کے لئے آئندہ بننے والے bypasses کو limited access road کے طور پر ڈیزائن کرنے کے حق میں نہ ہے کیونکہ اس صورت میں main carriage way کے دونوں اطراف سروس روڈ بنانا ہوں گی جس سے تخمینہ لاگت میں بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔ پھر یہ ایسے ہی ہوگا کہ آپ ایک bypass نہیں بنا رہے بلکہ تین bypasses کا خرچہ برداشت کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آرڈیننس 1959 اور Amendment Act 1976 کی clause 8 کے تحت کسی بھی bypass یا ہائی وے کے centre سے 220 فٹ تک کوئی تعمیر نہیں ہو سکتی اور اگر یہ اتنی جگہ چھوڑی جائے اور اس کے اندر تعمیر نہ ہو تو پھر یقیناً جس problem کا محترمہ ذکر کر رہی ہیں وہ پیدا نہیں ہوتا۔ Problem وہاں پر ہوا ہے کہ جہاں پر لوگوں نے اس rule پر عمل نہیں کیا اور 220 فٹ جگہ چھوڑے بغیر اس کے اندر بالکل on the road لوگوں نے تعمیرات کر لیں جس کی وجہ سے یہ مشکل پیش آئی ہے تو اس سلسلے میں اس rule پر مؤثر عملدرآمد کرنے کے لئے department نے ایک علیحدہ سیل تشکیل دیا ہے اور آئندہ کے لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ کسی بھی bypass پر اس کے centre سے 220 فٹ کے اندر اندر کسی قسم کی تعمیر نہ کی جائے تاکہ یہ problem پیدا نہ ہو۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں لاء منسٹر صاحب کے محکمہ کی طرف سے پڑھے گئے جواب کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد کے دو حصے ہیں جس میں محکمہ ایک کے ساتھ partially agree کر رہا ہے اور ایک کے ساتھ disagree کیا ہے۔ منسٹر صاحب نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے کہ اسے pending کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسے pending فرما دیں تاکہ ہم اپنی معروضات دوسرے کے بارے میں بھی کہہ سکیں اور اس کے بعد House میں consensus کے ساتھ فیصلہ ہو جائے گا تو لاء منسٹر صاحب کے کہنے کے مطابق اسے pending فرما دیا جائے۔

جناب سپیکر: اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبہ میں بی اے تک تعلیم مفت کرنے کا مطالبہ

سیدہ ماجدہ زیدی: میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ میں طلباء وطالبات کے لئے بی اے تک مفت تعلیم کا اہتمام کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ میں طلباء وطالبات کے لئے بی اے تک مفت تعلیم کا اہتمام کرے۔"

MAJOR (RETD) ABDUL REHMAN RANA: I oppose it

MR. IJAZ AHMED KHAN: I oppose it

MIAN NASEER AHMAD: I oppose it

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اسے oppose کیا گیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے 60 فیصد سکولوں کی upgradation ہو چکی ہے جہاں پر ایف اے تک تعلیم دی جا رہی ہے اور اگر ان سکولوں میں مفت تعلیم ہو گی تو ہمارے غریب طلباء اور طالبات میٹرک کے بعد وہاں ایف اے بھی کر سکتے ہیں اور آگے اگر بی اے تک یہ تعلیم ہو جائے تو اس سے غریب لوگوں کو بڑا فائدہ ہو گا۔ اس میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے پاس فنڈز

نہیں ہیں تو یہ بڑا ضروری ہے اور اگر آپ کو اپنے صوبہ اور ملک کا literacy rate up کرنا ہے اور اپنے بچوں کو تعلیم یافتہ بنانا ہے تو ہمیں یہ سہولت انہیں دینی چاہئے جبکہ پچھلی حکومت نے میٹرک تک تعلیم مفت کی تھی اس لئے اب ہمیں ذرا آگے چلنا چاہئے اور ایک قدم مزید آگے بڑھا کر بچوں کے لئے بی اے تک تعلیم مفت کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہاں پر جس قرارداد کو پاس کرنے کا کہا گیا ہے تو اگر پنجاب میں پرائمری سکولوں میں ہونے والی رجسٹریشن کے facts & figures دیکھے جائیں تو اس رجسٹریشن کا صرف 10 فیصد گریجویشن کے لئے جاتا ہے اور اگر گریجویشن طلباء کی cost دیکھی جائے تو تقریباً اس ایک گریجویٹ student کی cost میں 50 بچے پرائمری تک تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری بہن نے literacy rate کی بات کی تو اس سے مراد گریجویشن نہیں ہے بلکہ ایک میٹرک پاس بندہ بھی literacy rate کی server ratio کے اندر آتا ہے اور پوری دنیا کے اندر اگر تعلیم کا نظام دیکھا جائے تو کہیں بھی ہائر ایجوکیشن مفت نہیں دی جاتی بلکہ تمام تر focus پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن پر ہوتا ہے تو ہماری بنیادی طور پر 100 فیصد رجسٹریشن پرائمری میں ہوتی ہے اور اس کے بعد سیکنڈری میں تعداد جاتی ہے۔ پنجاب وہ صوبہ ہے جہاں پر salaries دینا مشکل ہو رہا ہے اور وہاں پر تعلیم کا بجٹ انتہائی چار یا پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہے تو اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ گریجویشن تک بچوں کو مفت تعلیم دی جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بجٹ ہم نے بی اے کے طلباء کے لئے دینا ہے جو کل رجسٹریشن کا صرف 10 فیصد ہے، وہ تمام بجٹ پرائمری کی رجسٹریشن اور ان علاقوں پر لگایا جائے جہاں ہم ایجوکیشن کی سہولت فراہم نہیں کر پا رہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اعجاز احمد خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! کاش ہمارے صوبہ کی معیشت اتنی مضبوط ہوتی کہ اس قسم کی خواہش کی support کی جاتی۔ یہاں صورتحال تو یہ ہے کہ اس صوبہ میں 65 ہزار کام کرنے والے پرائمری، ایلیمنٹری اور میٹرک سکولوں میں missing facilities اور بنیادی requirements بھی پوری نہیں ہیں۔ میٹرک تک مفت تعلیم دینے کا فیصلہ بھی سیاسی تھا اور اس وقت بھی ان missing facilities کو provide کرنے کے لئے کوئی substantial effort نہیں کی گئی۔ آج جب اس بات

کا مطالبہ کیا جائے کہ بی اے تک مفت تعلیم کر دی جائے تو اگر ہم اپنے محدود وسائل کو میٹرک تک تعلیم فراہم کرنے والے اداروں کو equip کر کے انہیں focus کر لیں تو وہ زیادہ قومی خدمت ہو گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ پہلے ہی یہ credit حالیہ حکومت کو جاتا ہے کہ Punjab endowment fund قائم ہوا ہے اور 2۔ارب روپے کی خطیر رقم اس میں سالانہ شامل ہوتی ہے۔ ابھی تین سالوں میں وہ رقم 6۔ارب روپے ہو چکی ہے اور یہ رقم ان ہونہار طلباء وطالبات کے لئے ہے جنھوں نے میٹرک میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، اچھے نمبر لئے تو انہیں آگے تعلیم حاصل کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پہلے ہی ریاست اور صوبائی حکومت اس میں patronized کر رہی ہے تو ایسے کسی جذباتی فیصلے پر ہم implement نہیں کر سکیں گے لہذا ہمیں بڑی ہوش اور دانشمندی کے ساتھ اپنی معیشت کے حالیہ حالات کو دیکھتے ہوئے اور جو national disaster ہم آج face کر رہے ہیں کہ سارے وسائل کا رخ ہم نے متاثرین سیلاب کی طرف کیا ہوا ہے تو ایسے حالات میں قطعی طور پر یہ ممکن نہیں ہے اس لئے میں ان معروضی حالات کی روشنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے turn down کیا جانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس قرارداد کو پیش کرنے والی محرکہ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے تو میرا خیال ہے کہ انہیں خود پتا نہیں ہے کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہیں کیونکہ انہوں نے ایک طرف literacy rate کی بات ہے اور دوسری طرف کہا ہے کہ سکول کے اندر گیارہویں اور بارہویں کی کلاسیں لگی ہوئی ہیں اور وہ مفت ہونی چاہیئں۔ وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ بی اے تک تعلیم مفت ہونی چاہئے تو کسی سکول میں بی اے تک تعلیم نہیں ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ اس پر دوبارہ غور کریں اور ساتھ ہی دوسری بات کہ تخیلاتی طور پر تو یہ بات ٹھیک ہے کہ بی اے، ایم اے نہیں بلکہ پی ایچ ڈی تک مفت تعلیم ہونی چاہئے لیکن ground realties کو بھی دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: House کا وقت مزید 15 منٹ بڑھا دیا جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! بنیادی تعلیم کے لئے حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ عوام کو بنیادی تعلیم مفت دے اور وہ میٹرک تک ہے۔ میٹرک کے بعد اگر کہیں کہ جن سکولوں میں گیارہویں اور بارہویں کی کلاسیں لگتی ہیں تو وہاں پر بھی تعلیم مفت کر دی جائے تو وہ ہم ماننے کو تیار ہیں کہ ٹھیک ہے لیکن جب اعلیٰ تعلیم کی بات آتی ہے تو جو لوگ afford کرتے ہیں وہی اعلیٰ تعلیم اپنے بچوں کو

دلاتے ہیں اور حکومت پہلے ہی انہیں subsidized کر رہی ہے اور یہ نہیں ہے کہ سارا بوجھ طلباء پر ہے۔ سب سے پہلے ہماری ترجیحات یہ ہونی چاہئیں کہ بنیادی تعلیم عوام کو مفت ملے اور ایک معیاری تعلیم ملے اس پر حکومت کام کر رہی ہے۔ جب وہ پورا ہو جائے تو پھر یہ قرارداد لے آئیں تو میرا خیال ہے کہ وہ اس قرارداد پر عملدرآمد کرنے کا مناسب وقت ہو گا ۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو مفت تعلیم کا معاملہ ہے تو Constitution کے آرٹیکل (b)37 کے تحت وہاں پر باقاعدہ درج ہے کہ میٹرک تک مفت تعلیم مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اب اس کے برعکس Resolution آئین کی اس شق سے متصادم ہو گا۔ اس کے لئے پھر آئین میں amendment کی ضرورت ہو گی۔ باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میٹرک کے بعد جو سٹوڈنٹس ایف اے، بی اے یا دوسری professional Degrees حاصل کرتے ہیں اس کے لئے جیسا یہاں پر اعجاز خان صاحب نے ذکر کیا کہ اس وقت تک اس Endowment Fund میں 6۔ ارب روپے کی رقم جمع ہو چکی ہے اور آنے والے سالوں میں جب یہ رقم 10۔ ارب روپے سے اوپر جائے گی تو یقیناً ہر وہ بچہ جو تعلیم حاصل کرنے کی استعداد رکھتا ہے اور اچھے گریڈز میں ہے اس کو حکومت کی طرف سے وظیفہ دیا جا سکے گا۔ اس وقت بھی کروڑوں روپے مختلف students کو جن کے ایف اے، بی اے میں گریڈز بہتر ہیں اور وہ سینئر کلاسوں میں حصہ لے رہے ہیں ان کو تعلیم مفت مہیا کی جا رہی ہے۔ ان کے اخراجات کے مطابق ان کو وظائف اور مالی امداد دی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس Resolution کو turn down کیا جائے میری محترمہ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں حکومت already کام کر رہی ہے اور آئین میں already یہ بات درج ہے۔ کوئی ایک صوبہ Constitution کی violation کرتے ہوئے اپنے طور پر علیحدہ سے کوئی ماحول create نہیں کر سکتا اس لئے بہتر ہو گا کہ اس کو withdraw کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بتائیں کہ اس پر کیا کرنا چاہئے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! Constitution کی violation تو ہم کبھی بھی نہیں چاہتے لیکن جو oppose کرنے والے میرے ایک دو مہربانوں نے بات کی ہے۔ اس قرارداد سے یہی اظہار کیا گیا ہے اور جو message گیا ہے کہ بنیادی تعلیم میٹرک تک کے بعد چونکہ

selective education آجاتی ہے اس کے بعد غریب کا بچہ اگر effort نہ کر سکے تو ہائر ایجوکیشن کے لئے نہیں جا سکتا اس کے لئے ان کو کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! Let me correct you

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔ اگر یہ آئین سے متصادم ہے تو اس کا فیصلہ آپ فرما دیجئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جو بھی غریب بچہ ہو، talented ہو اور وہ اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے میری معلومات کے مطابق پنجاب حکومت نے ان بچوں کے لئے تقریباً 2۔ارب روپیہ رکھا ہوا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جو بچے پچاس فیصد نمبر لیتے ہیں ان کو آگے مفت تعلیم دے دیں۔ اس میں کوئی condition لگا دیں لیکن ان کو ریلیف ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ اگر پوزیشن ہولڈر کے لئے ہے تو پھر سب کو محنت کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں اس کو واپس لیا جائے یہ بہتر ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس کو conditional کر دیں۔ بی اے تک نہیں تو کم از کم ایف اے تک کر دیں۔ کوئی condition لگا کر کوئی نئی سہولت طالب علموں کو دیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ پھر بعد میں منسٹر صاحب سے discussion کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میں اس پر بہتر تجاویز دوں گا۔

جناب سپیکر: No, I am sorry شکریہ۔ رانا صاحب کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔

وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، سینئر وزیر راجہ ریاض احمد اور لیڈر آف دی اپوزیشن چودھری ظہیر الدین خان، مخدوم سید احمد محمود ایم پی اے اور جناب علی حیدر نور خان نیازی ایم پی اے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ہونے والی سزا کے سلسلہ میں تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں decide ہوا تھا اور یہ دونوں تحریک متفقہ طور پر تھیں۔ ایک تحریک ٹریژری بنچوں کی طرف سے اور دوسری اپوزیشن کی طرف سے پیش ہونا تھی۔ میرے پاس جو فولڈر آیا ہے وہ کشمیر سے متعلق جو تحریک ہے میں اسے پیش کرنے جا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کشمیر سے متعلق تحریک پیش کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پہلے یہ decide ہوا تھا کہ پہلے وہ پیش کریں گے لیکن اس کے بعد انہوں نے یہ والا فولڈر میرے پاس بھجا ہے۔ جیسے آپ کہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے ہماری request کو honour کیا ہے۔ ہمارے ساتھی ڈاکٹر عافیہ والی قرارداد پڑھیں گے۔ آپ کو ہم نے message دیا تھا اور آپ نے مہربانی فرمائی وہ ان کو بھیج دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کا مطلب ہے کہ کشمیر والی میں نے پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب شیر علی خان! آپ پڑھیں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ہونے والی سزا کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ہونے والی سزا کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ہونے والی سزا کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ میں دی گئی سزا کی پُرزور مذمت

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ایک من گھڑت اور انتہائی کمزور کیس میں امریکی عدالت کی جانب سے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 برس کی قید کی سزا کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سزا نے انسانی حقوق بالخصوص خواتین کے حقوق کے چیمپیئن ہونے کے دعویدار ملک امریکا کے انسانی حقوق کے تحفظ کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے اور اس کے نام نہاد انصاف پسند چہرے کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ یہ سزا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم اور پوری مسلم امہ کو دی گئی ہے کیونکہ اس سزا کا مقصد دین اسلام اور اسلامی معاشرے پر کاری ضرب لگانا ہے جس کے لئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بطور symbol اس کے جرم بے گناہی کی ناقابل یقین سزا دی گئی ہے۔ اس وقت قوم سخت رنج و تکلیف میں ہے اور ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے سوگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کی سزا کے خلاف ملک گیر احتجاج کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس وطن عزیز کا ہر خاندان ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے دکھوں میں برابر کا شریک ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ کی غیر انسانی اور غیر فطری سزا کے خلاف وفاقی حکومت عملی اقدامات کرے اور قوم کی بیٹی کی باعزت وطن واپسی کو یقینی بنائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ایک من گھڑت اور انتہائی کمزور کیس میں امریکی عدالت کی جانب سے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 برس کی قید کی سزا کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سزا نے انسانی حقوق بالخصوص خواتین کے حقوق کے چیمپیئن ہونے کے دعویدار ملک امریکا کے انسانی حقوق

کے تحفظ کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے اور اس کے نام نہاد انصاف پسند چہرے کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ یہ سزا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم اور پوری مسلم امہ کو دی گئی ہے کیونکہ اس سزا کا مقصد دین اسلام اور اسلامی معاشرے پر کاری ضرب لگانا ہے جس کے لئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بطور symbol اس کے جرم بے گناہی کی ناقابل یقین سزا دی گئی ہے۔ اس وقت قوم سخت رنج و تکلیف میں ہے اور ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے سوگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کی سزا کے خلاف ملک گیر احتجاج کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس وطن عزیز کا ہر خاندان ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے دکھوں میں برابر کا شریک ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ کی غیر انسانی اور غیر فطری سزا کے خلاف وفاقی حکومت عملی اقدامات کرے اور قوم کی بیٹی کی باعزت وطن واپسی کو یقینی بنائے۔"

اس کی مخالفت تو کسی نے نہیں کی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ایک من گھڑت اور انتہائی کمزور کیس میں امریکی عدالت کی جانب سے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو 86 برس کی قید کی سزا کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سزا نے انسانی حقوق بالخصوص خواتین کے حقوق کے چیمپیئن ہونے کے دعویدار ملک امریکا کے انسانی حقوق کے تحفظ کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے اور اس کے نام نہاد انصاف پسند چہرے کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ یہ سزا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم اور پوری مسلم امہ کو دی گئی ہے کیونکہ اس سزا کا مقصد دین اسلام اور اسلامی معاشرے پر کاری ضرب لگانا ہے جس کے لئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بطور symbol اس کے جرم بے گناہی کی ناقابل یقین سزا دی گئی ہے۔ اس وقت قوم سخت رنج و تکلیف میں ہے اور ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے سوگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کی سزا کے خلاف ملک گیر احتجاج کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور

اس وطن عزیز کا ہر خاندان ڈاکٹر عافیہ کے خاندان کے دکھوں میں برابر کا شریک ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ کی غیر انسانی اور غیر فطری سزا کے خلاف وفاقی حکومت عملی اقدامات کرے اور قوم کی بیٹی کی باعزت وطن واپسی کو یقینی بنائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس کے خلاف تو نہیں ہوں لیکن اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کو بات کرنے دی جائے۔ جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں پہلے نمبر پر اس قرارداد کی بطور پاکستانی مسیحی ہوتے ہوئے بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو عملی اقدامات کئے ہیں اس کو ذرا change کر دیا جائے کہ حکومت یہ کرے اور فلاں یہ کرے۔ اس میں تھوڑا اس طرف آنا چاہئے کہ فیڈرل گورنمنٹ کو اس میں وہاں پر ابھی اپیل کے chances ہیں۔ ایک تو پہلے انسانی حقوق کی خلاف ورزی یہ ہے کہ جہاں سے کسی کو گرفتار کیا جاتا ہے اور وہیں پر اسی کا trial ہوتا ہے اور پہلی violation یہی ہوئی ہے اور دوسرا اس میں، میں اس ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ فیڈرل حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ پاکستان میں بہت اچھے وکلاء ہیں اور ایک پینل وہاں پر جائے، اس کیس کو مزید وہاں پر اپیل میں لے جائے اور اگر صرف یہاں پر احتجاج کرتے رہے تو اپیل کا وقت بھی گزر جائے گا اور یہ بھی بتایا جائے کہ کہاں سے اسے پکڑا گیا اور کس کے دور میں پکڑا گیا؟ یہ سب بے شک نہ کریں لیکن یہ ضرور کریں کہ فیڈرل گورنمنٹ ایک اچھے وکلاء کا پینل بنا کر وہاں بھیجے کیونکہ یہ انسانی حقوق کی violation بھی ہے جس طرح شیر علی صاحب نے کہا یہ اسلامی وقار پر ایک آنچ ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن پاکستان میں رہتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسی طرح ہمارے دل بھی آپ کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ یہ ایک انسان کا معاملہ ہے وہ بے شک امریکہ کی بھی citizen ہیں اور پاکستان کی بھی citizen ہے لیکن

وہاں پر اس کے لئے وکلاء کی ایک ٹیم بنا کر بھیجی جائے۔secondly میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا بلکہ میں اس کی حمایت کر رہا ہوں اور اس حوالے سے جو ہمارا نقطہ نظر ہے میں سمجھتا تھا اور میرا ضمیر کہتا تھا کہ میں اس کو پیش کروں۔آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ اور مسیحی برادری کا بہت شکریہ اور جو باتیں آپ نے ہمیں بتائی ہیں وہ یقیناً آپ کی ہمدردیاں اور آپ کی محبت پاکستان اور پاکستان کی عوام سے ہے۔ڈاکٹر عافیہ کے کیس میں آپ ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں ہم آپ کے شکر گزار ہیں جہاں تک آپ نے وکلاء کے پینل کی بات کی ہے تو میں اس میں گزارش کروں کہ عملی اقدامات کا مطلب بھی یہی ہے کہ جو بھی آپ کرنا چاہتے ہیں اور وہاں کسی Barrister کو بھجوانا چاہتے ہیں یا کوئی ٹیم بھیجنا چاہتے ہیں وہ بھجوائیں۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی! ابھی بہت کام باقی ہے اور ایک بہت ضروری قرارداد بھی ہے۔وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، سینئر وزیر راجہ ریاض احمد، قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین خان، مخدوم سید احمد محمود ایم پی اے اور جناب علی حیدر نور خان نیازی ایم پی اے نے "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے" محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

قرارداد

مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت اور آزادی کشمیر کی تحریک کی مکمل سفارتی واخلاقی حمایت کا اعلان

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ آج آزادی کشمیر کی تحریک بام عروج پر ہے۔ کشمیری آزادی کے لئے بے دریغ قربانیاں دے رہے ہیں۔ چار ماہ سے جاری "بھارتیو کشمیر چھوڑ دو" تحریک کے دوران ڈیڑھ سو کے قریب شہادتیں ہو چکی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد پندرہ سو اور ساڑھے تین ہزار کشمیریوں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا۔ کشمیری آزادی کے لئے اپنے حصے کا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ اب پاکستان کی طرف سے کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ آج پاکستان کی طرف سے کشمیریوں کی بھرپور مدد کی ضرورت ہے۔ یہ ایوان بھارت کی جانب سے مزید فوج کی تعیناتی کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی مکمل

سفارتی اور اخلاقی حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرے اور عالمی برادری سے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ آج آزادی کشمیر کی تحریک بام عروج پر ہے۔ کشمیری آزادی کے لئے بے دریغ قربانیاں دے رہے ہیں۔ چار ماہ سے جاری "بھارتیو کشمیر چھوڑ دو" تحریک کے دوران ڈیڑھ سو کے قریب شہادتیں ہو چکی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد پندرہ سو اور ساڑھے تین ہزار کشمیریوں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا۔ کشمیری آزادی کے لئے اپنے حصے کا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ اب پاکستان کی طرف سے کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ آج پاکستان کی طرف سے کشمیریوں کی بھرپور مدد کی ضرورت ہے۔ یہ ایوان بھارت کی جانب سے مزید فوج کی تعیناتی کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی مکمل سفارتی اور اخلاقی حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرے اور عالمی برادری سے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کرے۔"

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس میں کچھ کہنا چاہیں گی؟

صاحبزادی نرگس ظفر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آزاد کشمیر کی رہائشی ہوں اور اس ایوان کی ممبر ہوں۔ میرا فرض بنتا ہے کہ کشمیر کی موجودہ صورتحال اور جو نہتے کشمیریوں پر ظلم ہو رہا ہے اس سلسلے میں ایوان میں آواز اُٹھاؤں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اُجاگر کیا اور عملی طور پر عوام کو نمائندگی کا حق دیا۔ میرے والد محترم صاحبزادہ محمد اسحاق ظفر (مرحوم) آزاد کشمیر کے سپیکر، سینئر وزیر، پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے عہدوں پر فائز رہے، انہوں نے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اور ہر سیاسی پلیٹ فارم پر اُجاگر کیا۔ انہوں نے جنیوا کانفرنس، کشمیر انٹرنیشنل کانفرنس میں اپنے قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کا دوٹوک مؤقف اختیار کیا۔ ہم کشمیریوں سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں کون کون مخلص ہے۔ یورپین ممالک میں اگر ایک کتا بھی مر جائے تو وہاں پر ہنگامی صورتحال نافذ ہو جاتی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں نہتے مسلمانوں کی آئے دن قتل و غارت کی جاتی ہے اس پر اقوام متحدہ خاموش ہے۔ میری اس ایوان میں موجود تمام جماعتوں سے

گزارش ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے دفاتر میں جا کر قرارداد پیش کریں تاکہ جو عالمی برادری سوئی ہوئی ہے وہ جاگے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ آج آزادی کشمیر کی تحریک بام عروج پر ہے۔ کشمیری آزادی کے لئے بے دریغ قربانیاں دے رہے ہیں۔ چار ماہ سے جاری "بھارتیو کشمیر چھوڑ دو" تحریک کے دوران ڈیڑھ سو کے قریب شہادتیں ہو چکی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد پندرہ سو اور ساڑھے تین ہزار کشمیریوں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا۔ کشمیری آزادی کے لئے اپنے حصے کا کردار بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ اب پاکستان کی طرف سے کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ آج پاکستان کی طرف سے کشمیریوں کی بھرپور مدد کی ضرورت ہے۔ یہ ایوان بھارت کی جانب سے مزید فوج کی تعیناتی کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں کی مکمل سفارتی اور اخلاقی حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرے اور عالمی برادری سے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب محمد محسن خان لغاری صاحب کی قرارداد ہے۔ جناب محمد محسن خان لغاری ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیلاب زدہ علاقوں کے کسانوں کی مالی معاونت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد محسن خان لغاری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیلاب زدہ علاقوں کے کسانوں کی مالی معاونت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سیلاب زدہ علاقوں کے کسانوں کی مالی معاونت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی کاپی آپ کو ملی ہے۔ مجھے تو ابھی تک اس کی کاپی بھی نہیں ملی۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب کو اس کی کاپی دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے بھی آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا ہے کہ اگلے دو روز، بدھ اور جمعرات کو flood پر بحث ہوگی۔ اس کے بعد جو بھی ایوان کی رائے ہوگی اس کے مطابق اگر لغاری صاحب کوئی قرارداد بھی لانا مناسب سمجھیں تو لے آئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں نے پہلے سے جمع کروائی ہوئی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کیا طے ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جی، یہ دو روز بدھ اور جمعرات اس کے لئے طے ہوئے ہیں۔ کل آپ آغاز کریں، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن آپ کو اجازت دیں تو آپ کی طرف سے اس بحث کا آغاز ہو اس کے بعد پورا ہاؤس اس پر اپنا اظہار خیال کرے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آدھا منٹ رانا صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج اس ہاؤس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں قرارداد پاس کی۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب بات کر لیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اپنے ساتھی سے request کرتا ہوں کہ وہ آج اس پر press نہ کریں ہم آج اس کو پیش نہیں کرتے لیکن ایک استدعا ہے کہ کل اس پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے لئے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں ہاؤس نے جو قرارداد پیش کی وہ پورے پاکستان کے اس وقت کے عوام کی سوچ کی ترجمانی ضرور کرتی ہے لیکن میرے ذہن میں چند سوال ہیں اگر پاکستان کی سپریم کورٹ میں کوئی کیس چل رہا ہو اور امریکہ کی کوئی state اسمبلی میں Resolution پاس کرے تو کیا پاکستان کی سپریم کورٹ کو اس اسمبلی کی Resolution کا نوٹس لینا چاہئے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی ملک کے لئے ویزے کی درخواست دیتا ہے تو وہ اس ملک کے قانون کے تابع ہونے کے دستخط کرتا ہے کہ اگر میں اس ملک میں جاؤں گا تو میں اس ملک کے قانون کے تابع ہوں گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات چھوڑ دیں، اب یہ بات نہیں ہے، ethics کی بات ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے منظور ہو گئی۔ میں صرف ایوان کو چند باتیں سوچنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ میرے خیال میں اب اس بات کو چھوڑ دیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا۔ اب اجلاس کل 6۔اکتوبر 2010 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکریہ